احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2017ء

66 ویں سالگرہ مبارک

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اسالیبِ قیادت

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

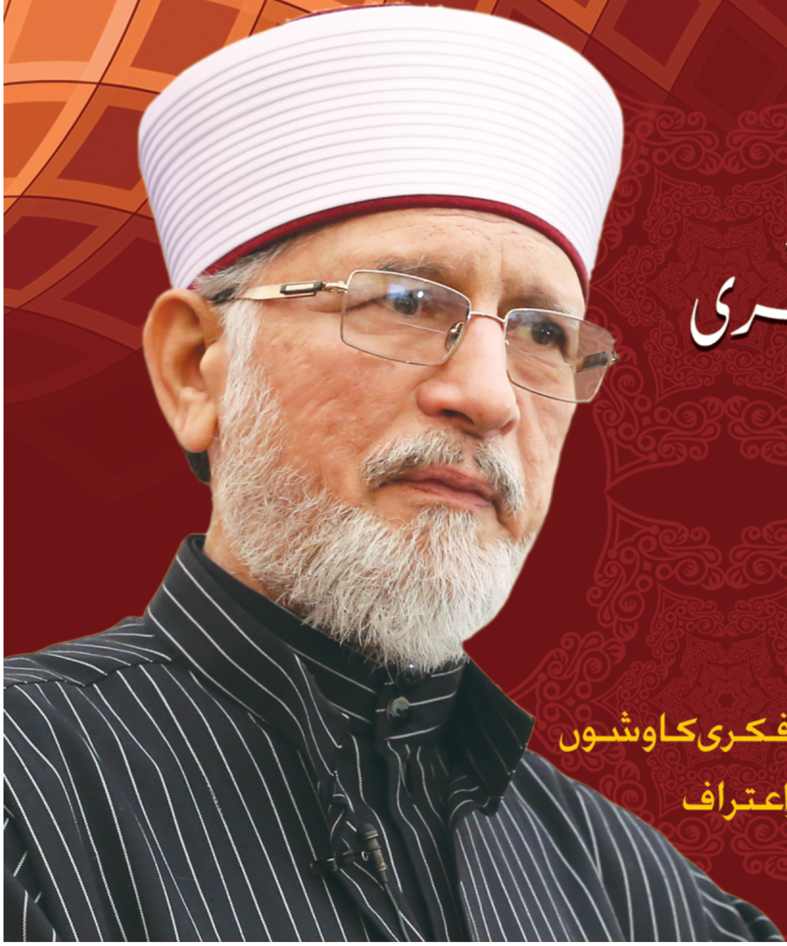

## خضرِ عصر اور بصیرتِ خضری

شیخ الاسلام کی علمی و فکری کاوشوں
کا عالمی سطح پر اعتراف

## 2016ء۔۔۔شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی وفکری مصروفیات (تصویری جھلکیاں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا دورۂ بھارت

17 جون۔یوم شہداء۔دوسری برسی (احتجاجی دھرنا مال روڈ لاہور)

شہرِ اعتکاف 2016ء

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیر صدارت اپوزیشن کا قومی مشاورتی اجلاس

قصاص اور سالمیتِ پاکستان تحریک۔۔۔ملک گیر احتجاجی مظاہرے اور دھرنے راولپنڈی

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

# ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جلد | شمارہ 2 / جمادی الاول ۱۴۳۸ھ / فروری 2017ء

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 66 ویں سالگرہ کے موقع پر خصوصی اشاعت

## حسن ترتیب


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ۔ ’’زمانے کا امامِ برحق‘‘ | | 4 |
| یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری | 7 |
| شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اسالیبِ قیادت | شیخ عبدالعزیز دباغ | 15 |
| خضرِ عصر اور بصیرتِ خضری | علامہ غلام مرتضیٰ علوی | 24 |
| 2016ء۔ شیخ الاسلام کی مطبوعہ تحقیقی وتجدیدی خدمات | محمد فاروق رانا | 34 |
| شیخ الاسلام کے محبت وخلوص پر مبنی اقدامات کے اثرات | نوراللہ صدیقی/عین الحق بغدادی | 42 |
| شیخ الاسلام کی علمی وفکری کاوشوں کا عالمی سطح پر اعتراف | رپورٹ | 47 |
| اسلامی امن نصاب۔ تبصرے وجائزے | | 50 |
| 2016ء۔۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی وفکری مصروفیات | | 61 |



**چیف ایڈیٹر**
ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

**ایڈیٹر**
محمد یوسف

**اسسٹنٹ ایڈیٹر**
طالب حسین سواگی

**مجلس مشاورت**
صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم، جی ایم ملک
سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری
غلام مرتضیٰ علوی، نوراللہ صدیقی، فرح ناز

**مجلس ادارت**
علامہ محمد معراج الاسلام، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
پروفیسر محمد نصراللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری
عکاسی: قاضی محمود الاسلام



قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

بدل اشتراک
مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا،
کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے
متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ



www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس وسالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

Phone: UAN:042-111-140-140 Ext:128



ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

## حمد باری تعالیٰ

اے مرے اچھے خدا، حاجت روا، مشکل کشا
میں اندھیرے میں کھڑا ہوں تُو مجھے رستہ دکھا
میرے دامانِ طلب میں روشنی کے پھول دے
آئینوں کو شہرِ طیبہ کی چمکتی دھول دے
میرے کھیتوں پر برس جائے تری کالی گھٹا
تشنہ ہونٹوں پر ہوا، آبِ رواں لکھتی رہے
ہر جبیں پر روشنی کی داستاں لکھتی رہے
میری کشتِ آرزو میں پھول خوشیوں کے اگا
تیری رحمت ہر مصیبت سے دلاتی ہے نجات
یاخدا، ہر ہر قدم پر رہنما ہو تیری ذات
دستگیری کون کرتا ہے مری تیرے سوا
اے خدا، آسان کردے مشکلیں میری تمام
تیری رحمت، میرے آنگن میں کرے مولا! قیام
سیدِ ساداتؐ کے صدقے میں سن میری دعا
تیری رحمت پر بھروسہ ہے مری فریاد سن!
تُو خدا ہے تُو صدائے بندۂ ناشاد سن!
بحرِ غم میں ہوں مری کشتی کو بھی ساحل دکھا
اے مرے اچھے خدا، حاجت روا، مشکل کشا
میں اندھیرے میں کھڑا ہوں تُو مجھے رستہ دکھا

﴿ریاض حسین چودھری﴾

## نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ماں باپ میرے آپؐ پر قربان یا نبیؐ
ہیں آپؐ ہی تو میرے نگہبان یا نبیؐ
کوئی نہیں جہاں میں مرا آپؐ کے سوا
ہوجائیں ساری مشکلیں آسان یا نبیؐ
لاکھوں درود آپ پر لاکھوں سلام ہوں
رکھتا ہوں زادِ رہ یہی سامان یا نبیؐ
الحاد و شرک پھر نئی صف بندیوں میں ہیں
بے کس ہے بے نوا ہے مسلمان یا نبیؐ
چھوٹے نہ مجھ سے حق و صداقت کا راستہ
رہتا ہے دل میں آپؐ ہی کا دھیان یا نبیؐ
دنیا کی منفعت سے کوئی واسطہ نہیں
راضی ہوں آپؐ اور مرا رحمٰن یا نبیؐ
میں کربلا کی یاد میں رہتا ہوں ہر گھڑی
کر دوں گا جان اپنی مَیں قربان یا نبیؐ
دیکھیں گے در پہ جس گھڑی نادم غلام کو
بخشیں گے حرفِ توبہ کا عرفان یا نبیؐ
اِن موسموں کے حبس سے شکوہ نہیں کوئی
حرفِ ثنا ہے آپؐ کا احسان یا نبیؐ
ترمیمِ حرف ہو نہیں سکتی عزیزؔ سے
کلمے کا شہد پیتا ہوں ہر آن یا نبیؐ

﴿شیخ عبدالعزیز دباغ﴾

# عزمِ طاہر اجڑنے نہ دے گا چمن (انوار المصطفیٰ ہمدمی)

اس سے پہلے کہ ہم ہاتھ ملنے لگیں
اس سے پہلے کہ منظر بدلنے لگیں
اس سے پہلے کہ کھوٹے یہ سکّے یہاں
پھر سیاست کی منڈی میں چلنے لگیں

آج بھی وقت ہے، ہوش سے کام لو
پھر جلاؤ دیئے، حق کا پیغام لو
دائیں بائیں بھٹکتے ہوئے رہرود
بڑھ کے دامن اِس آواز کا تھام لو

طاہرالقادری، اک صدائے سحر
طاہرالقادری، چھاؤں دیتا شجر
بے بصر کی بصر، منزلوں کی خبر
رہبر دیدہ ور، اک حسیں چارہ گر

بے بدل اک گہر، اک دعا کا ثمر
التجا کا اثر، وقت کا ہمسفر
واقفِ رہگزر، نورِ قلب و نظر
حوصلہ تو کرو، فیصلہ تو کرو

اک طرف علم و حکمت کا انبار ہے
ایک جانب جہالت کی یلغار ہے
اک طرف دستِ قدرت کا شہکار ہے
ایک جانب نحوست ہے، پھٹکار ہے

اک طرف فکرِ نو، عزم بیدار ہے
اک طرف دستِ قاتل میں تلوار ہے
اک طرف روشنی، اک طرف تیرگی
اک طرف زندگی، اک طرف خودکشی
اک طرف مخلصی، اک طرف مفلسی
اک طرف آگہی، اک طرف بے حسی

ہے وفا اک طرف، ہے جفا اک طرف
ہے بقا اک طرف، ہے فنا اک طرف
نور جذبوں میں ڈھالے ہوئے اِک طرف
ظلمتوں کے اُچھالے ہوئے اک طرف

حوصلہ حوصلہ میری ارضِ وطن
عزمِ طاہر اجڑنے نہ دے گا چمن
زلزلہ بن کے باطل پہ طاری ہے یہ
ہے رواں کارواں، جنگ جاری ہے یہ

اداریہ

# ''زمانے کا امامِ برحق''

تاریخ گواہ ہے کہ انسانی معاشرہ کی تشکیل وتعمیر میں تاریخ ساز شخصیات کا کردار ہی اہم عنصر رہا ہے۔ ایسی شخصیات بطور خاص قابل ذکر ہیں جنہوں نے اپنی شخصیت و کردار کی قوت سے وقت کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ وہ نہ صرف عامۃ الناس کے لئے ایک نمونہ اور قابل تقلید بن گئے بلکہ اقدار کی جلاونشو ونما کا باعث بھی رہے۔ عصر حاضر میں انہی شخصیات میں سب سے نمایاں نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہے جن کی جامعیت مختلف شعبہ حیات مذہب، معاشرت، معیشت، سیاست، قیادت اور ثقافت پر محیط ہے۔ معاشرے کی سوشل اور کلچرل اقدار اور دھاروں کو متاثر کرنے میں آپ کی صلاحیتوں اور اوصاف نے اہم کردار ادا کیا۔

شیخ الاسلام کی عالمی سطح پر خدمات کی بدولت وجود ملت کو نئی زندگی و توانائی میسر آئی۔ آپ کی مجددانہ کاوشوں نے ملی افکار میں نئی روح پھونکی۔ آپ کی بصیرت نے زندگی کو نئے رجحانات سے ہمکنار کیا۔ آپ کی حکمت نے شخصی طرز عمل سے ملی لائحہ عمل تک سب کچھ بدل دیا۔ آپ کی لطافت نگاہ نے انفرادی اور اجتماعی حیات کے مخفی گوشوں کی غمازی کی۔ مرض ملت کی تشخیص کے ساتھ علاج لقمانی بھی تجویز کیا۔ آپ کے فکر و فلسفہ نے ذہن انسانی کو نئی دنیاؤں اور نئے نئے جہانوں سے روشناس کرایا۔ آپ کے رشحات قلم سے علم وعرفان کے نئے چشمے پھوٹے جنہوں نے فرد کی ویراں زمین فکر کو بھی شاداب و سیراب کیا اور قوم وملت کی حیات کو بھی نئے موسم ومنظر سے آشنا کیا۔

آپ کی عزم کی پختگی ، جذبہ کی حدت اور افکار کی تمازت نے کائنات ہست وبود کو نئے حادثات سے دو چار کر کے حیات نو اور نشاۃ ثانیہ کی لہر پیدا کی۔ معاشرے کی ہیت وتشکیل کے انداز بدل دیے۔ آپ نے خوابیدہ ضمیر ملت کو بیدار و بے قرار کر کے ایک نیا ولولہ، جوش، جذبہ، فکر اور کردار دیا۔ آپ نے مایوسی و ناامیدی کے سمندر میں غرق روحوں کو یقین وعمل کے سفینوں پر نیا عزم زندگی اور ذوق منزل عطا کیا۔ آپ کی دلربا شخصیت، سحر انگیز طرز عمل، ہیبت ناک استقامت اور حیات آمیز افکار نے فرد اور معاشرہ کی فکر وعمل میں انقلاب برپا کر دیا۔ آپ کے افکار ونظریات اور طرز عمل اور جدوجہد مرض ملت کے لئے اکسیر حیات ثابت ہوئیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی گفتگو معنویت، جامعیت، ربط وتسلسل، الفاظ کے برجستہ و برمحل انتخاب، بلاغت، فصاحت ہر آہنگ لہجہ اور موثر اظہار بیان میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ علمیت کا رنگ لئے ہوئے آپ کی گفتگو اصلاح وتعمیر کے درد کے ساتھ سامع تک پہنچتی ہے۔ آپ نے مسلک پرستی اور فرقہ واریت کے ماحول میں بھی ان منفی اقدار کو مرکز توجہ بنانے کے بجائے وحدت واتحاد کو موضوع کلام بنایا۔ آپ نے ذہن ملت کو نئی جہتوں سے ہم کنار کیا۔ ان کو یقین محکم سے عمل پیہم کا درس دیا۔ ان کے افکار ونظریات کو چشمہ گنبد خضراء سے سیراب کر کے انہیں رفعت پرواز کے نئے رستوں پر ڈال دیا اور اذہان وقلوب میں اسلام کی عظمت وسطوت، شوکت و ہیبت وجلال کو زندہ کیا۔ شیخ الاسلام نے اپنی انقلابی شخصیت کی بناء پر عامۃ الناس کے طرز عمل میں واضح تبدیلیاں پیدا کیں۔

لوگوں کے طرزِ عمل میں تبدیلی ہی دراصل معاشرے میں کسی مثبت تبدیلی کی اساس ہوتی ہے۔ آپ نے مروجہ افکار ونظریات کو نئی جہتوں سے آشکار کرکے لوگوں کی بڑی تعداد کو متاثر کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت و خدمات کی بناء پر انفرادی و اجتماعی ہر دو سطح پر معاشرے میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ آج سے چند سال قبل کے ماحول کا جائزہ لیا جائے تو واضح نظر آتا ہے کہ علماء حضرات فروعی مسائل میں الجھے ہوئے تھے۔ فرقہ وارانہ موضوعات' اختلافی مسائل' مناظرے اورمجادلے ان کا من پسند موضوع تقریر تھے۔ زندگی کے دیگر عملی گوشے ان کی نظروں سے اوجھل تھے۔ وہ اسلام کے بنیادی فہم سے بھی بالعموم نابلد تھے۔ شیخ الاسلام نے ملک کے طول وعرض اور بیرون ملک وسیع پیمانے پر جب مذہبی اعتقادات کے علاوہ اسلام کے دیگر احکام زندگی کو موضوع تقریر بنایا تو دیگر لوگوں نے بھی یہ مثبت تقلید شروع کی، اب اسلام کے آدابِ معاشرت اور احکام زندگی پر بحث وتقریر کا رواج معاشرے میں عام ہوگیا ہے۔ شیخ الاسلام نے مذہبی طبقہ میں دلائل و براہین عقل و منطق' مومنانہ فراست اورحکیمانہ بصیرت سے بات کرنے کورواج دیا۔

آپ نے ملت کو نئے رجحانات سے روشناس کرایا۔علماء اور اہل دین حضرات دین کے اجزاء کوکل سمجھ کر اس پرعمل پیرا تھے۔ وہ صرف اعتقادات اورعبادات کو ہی مکمل دین سمجھ بیٹھے تھے۔ دیگر شعبہ حیات' معیشت' معاشرت' سیاست سیادت' تہذیب وثقافت' قانون و اخلاق اورتعلیم وتعلم میں احکام اسلامی بھلا بیٹھے تھے۔ شیخ الاسلام نے ان نئے موضوعات پرنہ صرف قلم اٹھایا بلکہ عملی جدوجہد بھی کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جن شعبہ جات میں اساسی تبدیلیاں پیدا کیں اور نئے رجحانات اور طرز رواج پذیر ہوئے ان میں سیاست بھی سرفہرست ہے۔ آپ نے سیاست میں وسعت' بالغ نظری، سیاسی تدبر' بصیرت وحکمت، پالیسی (Strategy) اور بامقصد سیاست کے تصور کوفروغ دیا۔ پاکستان کے نظامِ سیاست اور زمامِ حکومت پر بدقسمتی سے جاگیردار' وڈیرے اورسرمایہ دار قابض ہیں۔اس لئے سیاست عصر حاضر کے فرعونوں اور قارونوں کی لونڈی بنی ہوئی ہے۔ سیاست دھوکہ بازی' ظلم' دجل' فریب' لوٹ مار اور گالی بن چکی ہے۔ ان حالات میں عام آدمی سیاست اور کارِ جہاں بانی سے دور تھا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے صالح قیادت' انقلاب، احتساب' عدل وانصاف اوراقتدار میں عوامی شمولیت کو متعارف کروایا۔سیاستدانوں کو دلائل سے بات کرنے اور اعداد وشمار کی روشنی میں عوامی جلسوں سے خطاب کا ڈھنگ سکھایا۔ جلسوں ریلیوں اور اجتماعات وسیمینار وغیرہ میں سنجیدگی ونظم کو رواج دیا۔

راہنمائے کامل، حیات آموز افکار ونظریات' بہتر وموثر طرزعمل اورمسحورکن شخصیت سے افراد کے عقل و شعور کو مائل کر کے ان کے قلب و باطن میں اضطراب پیدا کردیتا ہے اور یہی اضطراب جب پختگی کے ارتقائی مراحل سے گزر کر اوج کمال پر پہنچتا ہے تو تحریک بن کر افراد کے مزاج وکردار سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ افراد کے مزاج وکردار'عادات اطوار سے معاشرتی عناصر اور ثقافتی خدوخال تشکیل اور ترتیب پاتے ہیں ۔ یہی کام شیخ الاسلام نے کیا ہے۔ آپ نے نوجوانوں کے جذبے میں سیماب' جوش میں اضطراب فکر میں جلا' قوت میں ہیجان' خودی

میں عرفان، گرمی کردار، جرات اظہار، تمناؤں میں تڑپ، آرزوؤں میں حدت، طاقت میں شباب، عزم میں پختگی اور حوصلوں میں بلندی عطا کی۔

یہی وجہ ہے کہ تحریک کی سیاسی سرگرمیوں میں بھی نوجوان ہی انقلابی اجتہادی فکر اور جہادی عزم کے ساتھ ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور مصطفوی انقلاب کے لئے باطل، طاغوتی، استحصالی و سامراجی طاقتوں کے خلاف برسر پیکار نظر آتے ہیں۔ آپ نے اپنے عمدہ افکار و نظریات، دلپذیر طرز عمل اور مسحور کن شخصیت سے نسل نو کی خوابیدہ قوتوں کو جگا کر بیداری و بے قراری کی ایک لے اور لہر پیدا کر دی ہے۔ آج کا جوان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مدارِ اثر میں ہے۔ اس لئے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ شیخ الاسلام کی شخصیت اور آپ کی علمی و فکری خدمات ہی ہمارا تہذیبی و معاشرتی مستقبل ہیں۔ اقبال نے ایسے ہی مردانِ حق کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے:

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے ۔۔۔ حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق ۔۔۔ جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

## ہفتۂ تقریبات بسلسلہ قائد ڈے 12 تا 19 فروری 2017ء

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کا یوم پیدائش صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں تحریک کے وابستگان کیلئے خوشی و مسرت کا ہوتا ہے۔ ہر سال تحریک سے وابستہ تمام لوگ اپنے ذوق کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں حسب معمول امسال 12 تا 19 فروری 2017ء ہفتۂ تقریبات قائد ڈے منایا جا رہا ہے۔

ان تقریبات کا مقصد جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر اور تجدید عہد ہے، وہاں تنظیمی سطح پر شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی صحت، سلامتی اور درازی عمر کیلئے خصوصی دعائیہ تقریبات کا اہتمام کرنا ہے۔ شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی عالمی سطح پر احیائے اسلام، اقامت، قیام امن اور فروغ محبت و رواداری اور تحریک بیداریٔ شعور اور مصطفوی انقلاب کیلئے کی جانے والی کاوشوں کو موجودہ حالات و واقعات کے تناظر میں عوامی سطح پر نمایاں کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ان تقریبات میں پاکستان اور دنیا بھر میں موجود تحریک کے وابستگان، کارکنان، تنظیمات، طلبہ و طالبات اور تعلیمی ادارے سب شریک ہوں۔

اس سلسلے میں مرکز اور فیلڈ میں تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا۔ تنظیمات و کارکنان ان تقریبات کا بھرپور اہتمام کریں اور اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

# یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
# جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

تخلیقِ آدم کے وقت فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدمؑ کو اللہ کے نائب بنانے اور دنیا میں انہیں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجے جانے پر اپنے تحفظات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ایسا کیا ہے جو ہم میں نہیں ہے؟ اس کو تو نے اپنی خلافت کے لیے کیوں چنا ہے؟ اللہ رب العزت نے اس کا جواب عطا فرمایا کہ کیا ان چیزوں کے نام جو آدم کو آتے ہیں تمہیں بھی آتے ہیں؟ فرشتوں نے کہا: مولیٰ ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ ہم ان ناموں سے واقف نہیں ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی برتری فرشتوں پر ثابت کی۔

ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ چیزوں کے نام جاننے میں کیا کمال ہے کہ اللہ رب العزت فرشتوں کے اعتراض کا جواب یوں دے رہا ہے کہ آدم کو اشیاء کے نام آتے ہیں اور فرشتے ان اشیاء کے نام نہ بتا سکے۔ تو کیا فقط اشیاء کے نام جان لینا اس کائناتِ انسانی پر اللہ رب العزت کا خلیفہ بننے کے لیے کافی ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ پھر اللہ رب العزت نے اُن فرشتوں کا جواب یوں کیوں دیا کہ آدم نے ان چیزوں کے نام بتادیے ہیں، اس لیے خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اس معاملے کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ جانا جائے کہ چیزوں کی حقیقت کیا ہے؟

جب کسی شے کا نام کوئی ذی شعور انسان جانتا تو ہو مگر اس شے سے واقف نہ ہو تو کیا اس شے کے نام جاننے کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نہیں، اس لئے کہ اگر کوئی بندہ کسی خاص شے کی حقیقت سے واقف ہی نہیں ہے تو اس شے کا نام جاننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ الغرض کسی شے کا جاننا اسی صورت فائدہ مند ہوگا جب اس کی حقیقت بھی جانیں گے۔

جب اللہ رب العزت نے فرمایا: کہ آدم نے چیزوں کے ہمارے سکھائے ہوئے نام بتادیے ہیں، اس لیے یہ خلیفہ بن سکتا ہے تو اس سے مراد یہ تھا کہ اسے فقط نام نہیں سکھائے بلکہ اس شے کی حقیقت بھی بتائی ہے۔ اس شے کی ابتداء، انتہاء اور مقصد بھی اس کے علم میں ہے۔ جو کچھ خدا نے بنایا ہے ہر شے کی حقیقت آدم جانتا ہے، اس لیے وہ خلیفہ بننے کے اہل ہے۔

## قیادت کا معیار

گویا اللہ رب العزت نے ایک معیار مقرر فرمادیا کہ تمہارا خلیفہ، قائد اور رہبر و رہنما وہ ہے جو فقط فلسفے نہ جانتا ہو بلکہ معاملات کی حقیقت سے بھی واقف ہو۔۔۔ فقط امراض گِن گِن کر سناتا نہ ہو بلکہ ان کا حل دینا بھی جانتا ہو۔۔۔ یہ نہ کہے کہ دہشگردی نے ملک کو مار دیا بلکہ دہشتگردی کا خاتمہ کرنا بھی جانتا ہو۔۔۔ یہ نہ کہے کہ لوڈ شیڈنگ نے ملک وقوم کو اندھیروں میں دھکیلا ہے بلکہ اس کا علاج دینا بھی جانتا ہو۔۔۔ یہ نہ کہے کہ قوم بے

راہروی کا شکار ہوگئی بلکہ وہ اگلی نسل کی تربیت کرنا بھی جانتا ہو۔۔۔ یہ نہ کہے کہ اس قوم کو تبدیلی چاہیے بلکہ اس دھرتی پر انقلاب بپا کرنا بھی جانتا ہو۔۔۔ پھر فقط انقلاب کا نعرہ نہ لگاتا ہو بلکہ اسے پتہ ہو کہ انقلاب سے پہلے کیا کرنا ہے، دورِ انقلاب میں کیا کرنا ہے اور بعد از انقلاب کیا کرنا ہے۔۔۔؟ جو یہ تمام visions رکھے، وہ قائد ہوتا ہے اور اسی کو لیڈر کہتے ہیں۔

## تہذیبیں اور فلسفے زوال کا شکار کیوں ہوئے؟

انسانی تاریخ کا جائزہ لیں تو ایک بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کائنات میں بہت سی تہذیبیں، مذاہب، نظریات اور افکار وجود میں آئے، چاہے ان افکار و نظریات کا تعلق مذہب سے تھا، یا سیاست، معیشت، معاشرت سے، الغرض بہت سے فلسفے آئے اور بہت سے نعرے لگے۔ مثلاً:

ایک وقت ایسا آیا کہ یہودیت کا راج تھا، ان کا فلسفہ اپنے عروج پر تھا، ان کے معلمین، رہنماؤں کا نام تھا پھر اس فلسفہ کو زوال آ گیا۔ حالانکہ فلسفہ تو وہی تھا جو ان کی توراۃ میں بیان کیا گیا تھا، باتیں تو وہی تھیں لیکن عروج کو زوال آ گیا۔

پھر عیسائیت کا دور آیا۔ بے شمار ممالک میں ان کے فلسفہ اور مذہب کے ماننے والے پیدا ہوئے۔ اس فلسفے و نظریے کا راج تھا، ان کے معلمین اور مبلغین جانے جاتے تھے۔ پھر کیا ہوا؟ ان کی تعلیمات تو وہی تھیں جو انجیل میں تھیں لیکن ایک دن آیا کہ وہ زوال کا شکار ہوگئے اور وہ بات ان کے فلسفے اور نظریے میں نہ رہی۔

اسی طرح چودہ سو سال پہلے تاجدارِ کائنات ﷺ نے تعلیماتِ اسلام کا تحفہ انسانیت کو عطا فرمایا۔ کم و بیش ان تعلیمات کا عروج ایک ہزار برس تک رہا۔ اسلام دنیا کی سب سے طاقتور civilisation بن گئی، دنیا کو تہذیب سکھانے والا دین اسلام بن گیا۔ دنیا کو حقوق دینے والا دین اسلام بن گیا۔ اسلام سب سے طاقتور نظریہ بن کر ابھرا۔ سیاست سکھانے والا، انسانیت کو حقوق دینے والا، معیشت کے قوانین سکھانے والا دین اسلام ٹھہرا۔ لیکن کیا ہوا؟ تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ تو وہی ہیں جو پہلے تھیں، افکار بھی وہی تھے، جو قرآن نے دیئے۔ ہر شے اسی طرح آج بھی درج ہے مگر وہ اسلام جس کا عملی اظہار ہزار برس تک دنیا پر ہوتا رہا آج زوال کا شکار ہو گیا۔ وہی نظریہ جو کائنات کو ایک نئی راہ اور سمت دکھا رہا تھا، آج زوال کا شکار ہوگیا۔ وہی نظریہ، وہی دین، وہی فلسفہ جو پورے عالم پر حکومت کرتا تھا، آج محکوم ہوگیا۔

مذاہب کے علاوہ اگر دنیا میں رائج ماڈلز کی بات کریں تو ایک دور Capitalism (سرمایہ دارانہ نظام) کا تھا۔ بہت سارے ممالک نے اسے اپنایا، بہت شور اور غلغلہ تھا۔ قوانین تو Capitalism کے آج بھی وہی ہیں لیکن آج Capitalism کا نظریہ زوال کا شکار ہے۔ پھر کمیونزم وجود میں آئی۔ ایک دنیا نے ان ماڈلز کو اپنایا۔ اس کی تعلیمات آج بھی وہی ہیں لیکن کمیونزم کا وجود نہیں ہے۔

اسی طرح بہت ساری سلطنتیں (dynasties) تھیں۔ جن کا ایک غلغلہ تھا، انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں سینکڑوں برس حکومت کی، ان کا فلسفہ اور طوطی بولتا تھا لیکن پھر ان کو زوال آ گیا۔ اس کے بعد ان کا کوئی نام لینے والا نہ رہا۔

## فکر و فلسفہ اور نظریہ کی بقاء کا راز

ان مثالوں سے سمجھانا یہ مقصود ہے کہ نظریات، فلسفے، تہذیب، نعرے، ہر دور میں لگتے ہیں، ان کا ایک دور رہتا ہے مگر پھر زوال آ جاتا ہے۔ اس سے ایک بات سمجھ آئی کہ مذہب ہو، فلسفہ ہو، تاریخ ہو یا نظریہ، ہر بات

چھوٹی ہے، بڑا ہے تو صرف وہ انسان ہے جو اس نظریہ و فکر کا علمبردار بن کر کھڑا ہوا اور اپنے عمل و کردار کی سچائی سے اس نظریہ وفکر کو دوام عطا کردیا۔

مذکورہ تہذیبیں، ماڈلز، فلسفے تب تک عروج پر تھے، جب تک ان فلسفوں کو اپنی زباں سے ادا کرنے والے لوگ طاقتور تھے۔ لیڈرز بڑے تھے تو ان فلسفوں کو عزت حاصل تھی۔ جب لیڈرز کمزور اور بے کار ہوگئے تو ان کی زباں سے ادا ہونے والا فلسفہ اور نعرہ بھی کمزور پڑ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ تعلیماتِ اسلام کے فروغ کے لئے مکہ مکرمہ میں بھرپور کاوشیں فرمارہے تھے، آپ کی زبان اقدس سے شریعت محمدی ادا ہو رہی تھی، شریعت کا پیغام آپ ﷺ دے رہے تھے لیکن آپ ﷺ اللہ رب العزت کے حضور یہ دعا بھی کرتے نظر آتے ہیں کہ ”میرے مولا! اسلام کو عُمر بن خطاب عطا کر، تاکہ اسلام کو طاقت مل جائے“۔ اس سے یہ بات سمجھ آئی کہ نظریے میں جتنی بھی جان ہو جب تک اس نظریے کو طاقتور قیادت نہ ملے اس نظریہ کے فروغ میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔

## شیخ الاسلام اور معاصر قائدین

پاکستان میں غربت ہر دور میں رہی ہے، جاگیردارانہ نظام ہر دور میں رہا ہے، مفلسی ہر دور میں رہی ہے، ظلم و بربریت کا بازار ہر دور میں گرم رہا ہے اور تبدیلی کے نعرے بھی ہر دور میں لگے ہیں، انقلاب کے نعرے بھی ہر دور میں لگے ہیں، روٹی، کپڑا، مکان کے نعرے بھی ہر دور میں لگے ہیں، سینکڑوں سیاسی قیادتیں بھی بنی ہیں لیکن کیا ہے کہ ہر محلے اور گلی سے اٹھ کر لوگ ہر روز ایک نیا جلسہ سجاتے ہیں، تبدیلی کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن فرق نہیں پڑتا۔

پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ چشمِ فلک نے دیکھا جب اسی انقلاب کا نعرہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری لگاتے ہیں تو اسلام آباد کی سخت سردی میں بھی لاکھوں لوگ جم کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔ ریاستی جبرو بربریت کے سامنے جھکتے نہیں بلکہ سینہ تان کر مقابلہ کرتے ہیں۔۔۔ ایک طرف حکمرانوں کے ظلم و ستم برداشت کرتے ہوئے قائد انقلاب کے حکم پر انقلاب مارچ میں شرکت کرتے ہیں تو دوسری طرف انہی کے حکم پر موسم کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے 70 دن مسلسل دھرنے میں بیٹھے رہتے ہیں۔۔۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نعرہ کسی ایسے شخص کی زبان سے ادا نہیں ہورہا جس کے قول وعمل میں مطابقت نہ ہو، جس کو اسلام کی حقانیت کا یقین نہ ہو، جس کے اندر ملک وقوم کا درد موجود نہ ہو، جو سراپا صدق و اخلاص نہ ہو بلکہ ڈاکٹر طاہر القادری کی زبان سے نکلا ہے۔

اسی طرح کے حکم دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین بھی اپنے کارکنان کو دیتے ہیں مگر ان کے کارکنان پر بھی ان کی باتیں بے اثر رہتی ہیں چہ جائیکہ عامۃ الناس ان سے متاثر ہو۔ دیگر جماعتوں کے کارکنان پر ان کے قائدین کے کنٹرول اور اطاعت کا حال تو ہم اکثر TV چینلز پر بھی دیکھتے ہیں کہ کھانے تقسیم پر ہی باہم دست وگریبان نظر آتے ہیں۔ گویا ہر بات اس وقت تک چھوٹی ہے جب تک کہنے والا مضبوط سیرت وکردار کا مالک نہیں۔

بدقسمتی سے پاکستان میں انقلاب نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں بہت سے ادارے ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں حکمران وہی شخص قبول ہے جو ہمارے قوانین کی پاسداری کرتا ہو، جس کے سامنے ہمارا موجودہ فرسودہ سسٹم بڑا ہو اور وہ چھوٹا بن کر اسی فرسودہ نظام کا حصہ بن کر رہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ایسے زمانوں میں اور ایسے حالات میں انقلاب نہیں آتے کہ جہاں ہر کوئی فرسودہ

نظریات و افکار سے چمٹے بیٹھا ہو اور تمام نام نہاد قائدین اس نظام ونظریہ کے غلام ہوں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری اس لیے لوگوں کی نگاہ میں کھٹکتے ہیں کہ وہ پاکستان میں واحد قیادت ہیں جن کے سامنے ہر باطل وفرسودہ نظام اور ہر غلط نظریہ غلط ہے۔ وہ کسی بھی قیمت پر باطل کو حق اور جھوٹ کو سچ نہیں کہہ سکتے۔ ان کی زبان سے کہا ہر لفظ، ہر کلام ہر جملہ بڑا ہے۔ لوگ ان پر اعتبار کرتے ہیں، ان کی صلاحیتوں کے معترف ہیں اور کیوں نہ ہوں اس لئے کہ انہی جیسوں کے بارے میں فرمایا گیا:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةِ الْمُوْمِنِ وَهُوَ يَنْظُرُ مِنْ نُوْرِاللّٰه. (ترمذی)

”مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے“۔

آج ہم پوری دنیا میں اس عظیم قیادت کا 66 واں یوم ولادت منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم قیادت کی سنگت وصحبت عطا کی ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا:

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قومی و بین الاقوامی سطح پر خدمات اس امر پر گواہ ہیں کہ علامہ محمد اقبالؒ نے جن بندگانِ خدا کا تذکرہ ان اشعار میں کیا ہے، شیخ الاسلام کی شخصیت میں یہ اوصاف بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

## ذوقِ خدائی کیا ہے؟

علامہ اقبالؒ کہتے ہیں کہ ایسے بندے بھی ہیں جنہیں اللہ نے ذوقِ خدائی عطا کر رکھا ہے۔ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ذوقِ خدائی ہوتا کیا ہے؟ خدا خدائی کرتا ہے، خدا کا وہ کیا ذوق ہے جس کے تحت وہ خدائی کرتا ہے؟ اس ذوق کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اللہ رب العزت نے کائناتِ انسانی میں سب سے طاقتور بادشاہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کو بنایا ہے اور ان کی طاقت میں اپنی تمام مخلوق دے دی۔ ہواؤں، پرندوں، جانوروں الغرض ساری مخلوق کو ان کے تابع کر دیا اور پھر ایک ایسا دن بھی آیا کہ کہا مولیٰ جو تو نے بنایا ہے وہ ہر ہر شے میرے تابع کی ہے صرف ایک شے رہ گئی ہے، اسے بھی چند دن میرے قابو میں کردے۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا: مولیٰ! شیطان کو بھی میرے قابو میں دے دے۔ اللہ نے شیطان بھی تین دن حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے پائے سے باندھ دیا تا کہ ہر شے ایک وقت میں آپؑ کے قابو میں آجائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے جب ہر شے پر حاکم بنا دیا تو وہ ایک روز کہنے لگے: مولیٰ! تو رزّاق ہے، لوگوں کو کھلاتا پلاتا ہے، تو نے چونکہ ہر شے کو میرا مطیع بنادیا ہے لہذا اب ایک روز تو اپنی مخلوق کو رزق نہ دے بلکہ مجھے کھلانے کی اجازت دے۔ یہ وہ ذوقِ خدائی ہے کہ خدا بھوکوں کو کھلاتا ہے، اپنی مخلوق کو پالتا ہے تو میں بھی یہ کام سرانجام دوں۔ سلیمان علیہ السلام میں بھی یہ ذوقِ خدائی پیدا ہوگیا کہ مولیٰ، ایک دن مجھے بھی تمام مخلوق کی دعوت کرنے دے۔ اللہ رب العزت نے اجازت دے دی۔

سلیمان علیہ السلام نے بہت دن لگا کر بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا۔ کھانوں کے انبار پکائے۔ جب پکا چکے اور دل کو تسلی ہوگئی کہ خدا کی کُل مخلوق کے لیے اب کافی ہے تو دعوت شروع ہونے سے کچھ گھڑیاں قبل سمندر کے کنارے سے ایک بہت بڑی مچھلی نکلی اور کہنے لگی کہ سلیمان! میں نے اپنے بچوں کو کھانا کھلانا ہے، تیری دعوت تو ہوتی رہے گی، مجھے میرا حصہ کھا لینے دے۔

فرمایا: چل تو کھا لے۔ اس نے منہ کھولا اور سلیمان علیہ السلام نے جو کُل مخلوق کے لیے پکایا تھا، اس نے ایک لقمے میں سارا کھا لیا اور کہا سلیمان! میں نے تو ایک لقمہ کھایا ہے، بھوک ختم نہیں ہوئی۔ باقی کہاں ہے؟ سلیمان علیہ السلام اُسی وقت خدا کی بارگاہ میں گر گئے کہ مولیٰ! یہ تیرا ہی کام ہے کہ جس طرح تو مخلوق کو پالتا ہے۔

ذوقِ خدائی کا یہ سلسلہ انبیاء کے بعد اولیاء میں بھی چلتا رہتا ہے۔ جو اس کے مقربین اور عشاق ہوتے ہیں انہیں خدا اپنی صفات کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔ ان کی اپنی خواہشات فنا ہو جاتی ہیں اور وہ صرف مخلوق کے لیے جینا شروع کرتے ہیں۔ جب ان میں ذوقِ خدائی پیدا ہوتا ہے تو پھر سیدنا فاروق اعظمؓ کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوتے ہیں کہ 'دجلہ کے کنارے اگر بکری کا بچہ بھی بھوک سے مرگیا تو عُمر سے اس بارے پوچھا جائے گا'۔ یہ ذوقِ خدائی ہے کہ خدا کی مخلوق کی فکر ہمیشہ ان کے دامن گیر رہتی ہے۔

## ولایت اور ذوقِ خدائی کا باہمی تعلق

ولایت اصل میں انسان میں ذوقِ خدائی پیدا کرتی ہے۔ امام قشیری ''ولی'' کی تعریف میں لکھتے ہیں:

''ولی وہ شخص ہے کہ شاید خدا کے حقوق میں اس سے کوئی کمی رہ جائے لیکن خدا کی مخلوق کے حقوق میں وہ کمی نہیں رہنے دیتا''۔

اس کا جینا مرنا خدا کی مخلوق کے لیے ہو جاتا ہے۔ وہ نہ عذاب کے خوف سے خدا کی بندگی اور اطاعت کرتا ہے اور نہ کسی اچھے ٹھکانے کی خواہش میں خدا کی اطاعت و بندگی کرتا ہے بلکہ وہ فرائض اور واجبات اس لیے ادا کرتا ہے کہ اس کو اپنے جینے کا مقصد وہی لگتا ہے۔

کئی لوگ یہ سوچتے ہیں کہ خدا کا ولی کیسے بنا جاتا ہے؟ اس کا دوست کیسے بنا جاتا ہے؟ کبھی خیال آتا ہے کہ ایک شب میں ہزار ہا نوافل پڑھ لوں تو خدا راضی ہو جائے گا۔۔۔ کبھی خیال آتا ہے کہ پوری عمر روزوں میں گزار لوں تو شاید خدا راضی ہو جائے گا۔۔۔ کبھی کہتا ہے کہ میں یہ عبادت کرلوں تو خدا راضی ہو جائے گا۔۔۔ کبھی کہتا ہے کہ وہ عبادت کرلوں تو خدا راضی ہو گا۔۔۔ آیئے ولایت کی ایک خوبصورت تعریف ملاحظہ کرتے ہیں کہ ولایت کیسے ملتی ہے اور کوئی ولی کیسے بنتا ہے؟

اس بات کو سمجھنے کے لئے پہلے یہ سمجھیں کہ انسان اپنا دوست کسے بناتا ہے؟ کیا ہم اس شخص کو اپنا دوست بناتے ہیں جو صبح و شام ہماری خوشامد کرتا ہو؟ ہمارے گن گاتا ہو؟ ہماری ذاتی خدمت میں مصروف رہتا ہو؟ ہم اسے اپنی دوستی دیں گے یا اسے اجر دیں گے؟ دنیا کا قانون ہے کہ ہم ایسے شخص کو اجر اور صلہ دیں گے لیکن اپنی دوستی نہیں دیں گے۔

اس کے برعکس اپنا دوست اس شخص کو بنائیں گے کہ جس کے ساتھ ہم خیالی ہو۔۔۔ جس کے ساتھ ہماری سوچ ملتی ہو۔۔۔ جس کے ساتھ بیٹھنے کو دل چاہے۔۔۔ یعنی اس کا ذوق بھی اسی شے میں لگتا ہو جس میں ہمارا ذوق لگتا ہے۔۔۔ وہ بھی ویسا ہی سوچتا ہو جیسا ہم سوچتے ہیں۔۔۔ اس کی بھی دلچسپی اسی پروجیکٹ میں ہو جس پروجیکٹ میں ہماری دلچسپی ہے۔۔۔ یعنی ہماری اور اس کی دلچسپیاں مشترک ہوں۔۔۔ اگر اکٹھے بیٹھیں تو بات کرنے کے موضوعات مشترک ہوں۔۔۔ اس کے ساتھ نشست کرنے کو دل چاہے۔۔۔ گویا دلچسپی مشترک ہو تو اسے دوست بناتے ہیں۔ خوشامد اور تعریف کرنے والے کو دوست نہیں بناتے بلکہ اس کو تعریف کرنے کا اجر اور صلہ دے دیتے ہیں۔

بلا تشبیہ و بلا مثال اللہ رب العزت کا قانون اس سے مختلف نہیں ہے۔ جو شخص فقط نوافل اور وظائف کی کثرت اور خلوت و چلّے کاٹنے سے یہ سمجھے کہ خدا اُسے اپنا

ولی بنالے گا، تو ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ اجر کے طور پر جنت تو دے دے گا لیکن اپنی ولایت اور دوستی نہیں دے گا۔ خدا اپنا ولی اس شخص کو کرتا ہے جس کی اور اللہ کی دلچسپی مشترک ہو common interest ہوں۔

سوال یہ ہے کہ خدا کا انٹرسٹ (دلچسپی) کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کا انٹرسٹ (دلچسپی) اس کی مخلوق ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق میں جہالت کے اندھیرے دور ہو جائیں۔۔۔ خدا چاہتا ہے اس کی مخلوق میں ظلم کا خاتمہ ہو جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق کے بے روزگاروں کو روزگار مل جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ ظالموں کا ہاتھ مروڑ دیا جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ بے سہاروں کو سہارا دیا جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے۔۔۔ قرآن میں جابجا خدا کہتا ہے کہ یتیموں کا سہارا بن، بے سہاروں کا سہارا بن۔۔۔ ظالموں کی گرفت کر، جہالت میں علم کا نور پھیلا۔۔۔ انصاف کر، شفا دے۔۔۔ لوگوں کی مدد کر، لوگوں کو جینے کے آداب سکھا۔۔۔ لوگوں کو شریعت کی تعلیم دے۔۔۔ یہ سب خدا کے انٹرسٹ (دلچسپیاں) ہیں اور جب کوئی بندہ یہی سارے انٹرسٹ اپنی ذات میں پیدا کر لیتا ہے، مخلوق کے درد میں تڑپتا ہے۔۔۔ ظلم کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔۔۔ بے روزگاروں کو روزگار دینا چاہتا ہے۔۔۔ بے سہاروں کا سہارا بننا چاہتا ہے۔۔۔ بے سہارا عورتوں کے سر کی چادر بنتا ہے۔۔۔ انصاف کرنا چاہتا ہے۔۔۔ تو خدا فرشتوں کو بلاتا ہے اور کہتا ہے: دیکھو ان لوگوں میں وہی نظر آتا ہے جو صفتیں مجھ میں دیکھتے ہو، لہٰذا مخلوقِ خدا میں منادی کردو کہ ان کو میں نے اپنا ولی بنالیا ہے۔

خدا کا ایک اور انٹرسٹ بھی ہے جو سب سے بڑھ کر ہے اور وہ تاجدار کائنات ﷺ ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میرے فرشتو! میں اور تم مل کر مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر درود پڑھتے ہیں، پھر وہ سب کو دعوت دیتا ہے کہ میری رفاقت میں آ جاؤ، میرے رفیق بن جاؤ اور مل کر میرے مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر عشق کا نذرانہ پیش کرو اور درود و سلام پیش کرو۔ اس لیے کہ میرا ایک انٹرسٹ میرا مصطفیٰ ﷺ بھی ہے، جو میرے مصطفیٰ ﷺ کو میری طرح چاہتا ہے، وہ میرا بھی رفیق ہے۔

## ولایت کی قیمت ہر دور میں بدل جاتی ہے

ولایت کی قیمت ہر دور میں بدل جاتی ہے۔ مثلاً اگر عام حالات ہوں اور کوئی فساد سے بچ کر اپنی جان بچائے تو عبادت ہے۔ عام حالات میں، گلی محلے کی لڑائی میں فساد انگیزی سے بچے اور اپنی جان کی حفاظت کرے تو یہ خدا کے حضور عبادت ہے۔ لیکن اگر میدان جہاد اور راہ انقلاب میں جان بچا کر کوئی دوڑے اور راستے میں مارا جائے تو خدا کہتا ہے کہ یہ گناہ کی موت مرا۔ عمل ایک ہے، جان دونوں جگہ بچائی گئی ہے لیکن حالات مختلف ہیں۔ ایک جگہ وہی عمل کیا تو عبادت، دوسری جگہ وہی عمل کیا تو گناہ۔

اسی طرح ہر دور میں ولایت کی قیمت بدل جاتی ہے۔ اس لئے کہ ہر دور میں مخلوق کی ضرورت بدلتی رہتی ہے۔ خدا کو اپنی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ اس کو منتخب کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ جب ہر دور میں مخلوق کی ضرورت نے ہی بدل جانا ہے تو پرانے فارمولے پر کیسے دوستی ہو گی؟

ہر دور کی ضرورتیں جدا تھیں، جب اسلام اپنے عروج پر تھا، ترقی کی منازل طے کر رہا تھا، حکمران بھی مسلمان تھے، اسلامی ریاستوں کے انبار لگے ہوئے تھے، معیشت بھی مسلم تھی، بڑے بڑے سائنسدان بھی مسلمان تھے، بڑی بڑی ایجادات بھی مسلمان کر رہے تھے تو اس دور میں امت کو تصوف، بے نیازی، رغبت الی اللہ اور خلوتوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس دور میں صوفیاء اٹھے، انہوں نے ان خلوتوں کے درس دیئے، انہوں نے جنگلوں

میں ریاضتیں کیں، اس لئے کہ اس دور میں مادیت سے دور لے جانا مقصود تھا۔ جنہوں نے اس پیغام کو پھیلایا، خدا نے ولایت کے لیے انہیں چن لیا۔

بعد میں آنے والے آج کے لوگوں نے سمجھا کہ آج بھی خلوت میں بیٹھے رہو اور دنیا کے امراض اور مسائل سے بیگانے رہو تو شاید آج بھی وہ ولایت دے گا لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس لئے کہ آج امت مسلمہ کا ہر پہلو زوال کا شکار ہے۔ نہ آج حکومت اسلام کے پاس ہے۔۔۔ نہ آج علم کی ترقی اسلام کے پاس ہے۔۔۔ نہ آج سائنسی ایجادات اسلام کے پاس ہیں۔۔۔ نہ فوجی طاقت اسلام کے پاس ہے۔۔۔ نہ سائنسدان اسلام کے پاس ہیں۔۔۔ نہ تعلیمِ شریعت اور احکام الٰہی اسلام کے پاس ہیں۔۔۔ نہ اخلاقیات اسلام کے پاس ہے الغرض آج کچھ بھی مسلمانوں کے پاس نہیں ہے۔ مجموعی زوال آ گیا ہے۔

آج اگر کوئی خلوت میں بیٹھ کر خدا کی دوستی چاہے گا تو ولایت کی قیمت آج ''خلوت'' نہیں ہے۔ آج کوئی ولایت چاہے، خدا کی دوستی چاہے تو اس کی قیمت ''انقلاب'' ہے۔ آج امت مسلمہ، پاکستان اور ملت پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت انقلاب ہے۔ اس مخلوق کی ضرورت آج انقلاب ہے کیونکہ انقلاب اس سرزمین کو ہمہ جہتی ترقی دے سکتا ہے۔ لہٰذا آج انقلاب لانے کے لیے جو جو نکلے گا خدا اس کو اس کے اجر کے طور پر اپنی دوستی دے گا اور جو انقلاب سے پیٹھ موڑ کر خلوتوں میں جان دے گا، اُسے رب ثواب تو دے دے گا، لیکن اپنی دوستی عطا نہیں کرے گا۔

آج مخلوق کی ضرورت کے مطابق کردار ادا کرنا ہی ولایت کی قیمت ہے۔ جس نے انقلاب کی صورت میں مخلوق کی اس ناگزیر ضرورت سے منہ موڑ کر خلوتوں میں، وظیفوں میں جان کھپائی اور مخلوق باہر گلیوں میں مرتی رہی، اس کی یہ خلوتیں اُس کو بھی فائدہ نہ دیں گی۔ اسی لیے علامہ نے کہا:

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری

آج کا دور رسمِ شبیری مانگتا ہے، خانقاہوں کی خلوتیں نہیں مانگتا۔ اگر رسمِ شبیری ادا نہ کی تو یہ خانقاہیں بھی تباہ ہو جائیں گی، یہ مدرسے بھی باقی نہیں رہیں گے کیونکہ ان خانقاہوں کی بقا بھی رسمِ شبیری میں ہے، ان مدرسوں کی سلامتی بھی رسمِ شبیری میں ہے۔

## شیخ الاسلام سے محبت کے تقاضے

آج شیخ الاسلام کے یوم ولادت کی تقریبات منعقد کرتے ہوئے جہاں ہم اللہ کی بارگاہ میں شکر بجا لا رہے ہیں وہاں یہ دن ہم سے کچھ تقاضا بھی کر رہا ہے اور وہ تقاضا رسمِ شبیری کی ادائیگی ہے۔ وہ تقاضا خدا کے انٹرسٹ کو اپنانے میں ہے۔ وہ تقاضا آج کے دور کے مطابق ولایت کی قیمت ادا کرنا ہے۔ جو شخص قائد سے محبت کرتا ہے، قائد کے فلسفے اور ایجنڈے سے محبت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہمارا قائد اللہ کا مقرب بندہ ہے، اس کا ولی ہے، اس کا دوست ہے تو پھر ان کی راہ کو اپنائے۔ یہ سفر جیسے انہوں نے طے کیا ہے اسی نقش قدم پر چلتے جائیں۔ وہ نقشِ قدم اور راستہ مخلوق کا درد اور مخلوق کی خدمت ہے۔

آج کا دن ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ خواب، وہ نعرہ، وہ فلسفہ، وہ نظریہ، وہ ایجنڈا جس نے ہمارے قائد کو بے قرار کر رکھا ہے، اس کی تکمیل تک کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا عہد کیا جائے۔ شیخ الاسلام کا خواب اس سرزمین پر پستی ہوئی، حقوق سے محروم مخلوق کو ان کے حقوق دلوانا ہے۔۔۔ ان کا خواب اس سرزمین پاکستان کو خوشحال دیکھنا ہے۔۔۔ ان کا خواب مظلوموں کو انصاف دلوانا ہے۔۔۔ ان کا خواب بے روزگاروں کو روزگار اور جہالت کے اندھیروں میں نور کو پھیلانا ہے۔۔۔ ان کا خواب دہشتگردی کے ماحول میں امن کی شمع فروزاں کرنا ہے۔۔۔ ان کا خواب ہر گھر میں

خوشیاں بکھیرنا اور اس سرزمین پر بنجر زمینیں آباد کرنا ہے۔۔۔ اس سرزمین کے لیے جو خون دے اس کا اس سرزمین پر حق تسلیم کروانا ہے۔۔۔ ان کا خواب ہر گھر کو باعزت طریق سے ضروریاتِ زندگی فراہم کرنا ہے۔۔۔ ان کا خواب ہے کہ کوئی خالی پیٹ نہ سوئے۔۔۔ ان کا خواب ہے کہ کسی بہن اور ماں کی عزت نہ لٹے۔۔۔ ان کا خواب ہے کہ کوئی شخص انصاف سے محروم نہ رہے۔۔۔ ان کا خواب ہے کہ اس سرزمین پر وہ تمام حقوق میسر آ جائیں جو آئین پاکستان نے اس سرزمین کے باشندوں کو دیئے ہیں۔۔۔ ان کا خواب ہے کہ ہر شخص آزادی کی سانس لے۔۔۔ ان کا خواب کہ پاکستان کا ہر شخص حقیقی معنی میں آزاد ہوجائے۔

بس اتنا خواب ہے اور جس قائد سے ہم پیار کرتے ہیں، جس سے محبت کرتے ہیں، جن کا دم بھرتے ہیں، جن کے ایجنڈا کا نعرہ لگاتے ہیں، ان کے لیے سب سے بڑا تحفہ یہی ہے کہ اس قائد کا خواب پورا کر دیا جائے۔ اس خواب کو اس سرزمین پر بپا کرنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ ہے ''انقلاب''۔

یاد رکھیں! انقلاب ایک اجتماعی کاوش ہے۔ ہر شخص کو اس میں کردار ادا کرنا ہوگا، مردہ ضمیروں کو جھنجھوڑنا ہوگا۔ اپنا حق لینے کے لئے آئینی و قانونی طریق پر آگے بڑھنا ہوگا۔

آج ہمیں اپنے قائد سے وعدہ کرنا ہے اور یہ عزم مصمم کرنا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس مقصد کے لیے وقف کر دیں گے۔ صرف عزم پختہ ہو جائے، یقین کامل ہو جائے تو راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

یقینِ محکم، عملِ پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

❁❁❁❁❁

## دانشِ عہدِ حاضر کو میرا سلام

روحِ عصرِ رواں طاہرالقادری
اہلِ دل کی زباں طاہرالقادری
قوم کا ترجماں طاہرالقادری
بتکدے میں اذاں طاہرالقادری
دانشِ عہدِ حاضر کو میرا سلام

ظلمتِ دہر میں سر بہ سر روشنی
آئینہ رُوبرو صبح تابندگی
گلشنِ مصطفیٰ ﷺ کی وہ تازہ کلی
خلق جس کو کہے طاہرالقادری
دانشِ عہدِ حاضر کو میرا سلام

طاہرالقادری دینِ حق کا ولی
سر سے تا بہ قدم بایقیں راستی
علم و عرفان و ایقان کی آگہی
اور سایۂ فگن اس پہ فیضِ نبی ﷺ
دانشِ عہدِ حاضر کو میرا سلام

طاہرالقادری، رہبر و رہ نما
حق نگر حق شناسا و حق آشنا
اس کا منہاج قرآن کا راستا
اس کا مقصودِ جاں منزلِ مصطفیٰ ﷺ
دانشِ عہدِ حاضر کو میرا سلام

خضر کی عمر طاہر کو کردے عطا!
عمر میری بھی لگ جائے اس کو خدا!
دل کی گہرائیوں سے ہے اٹھتی صدا
اس پہ دائم رہے سایہ کبریا!
دانشِ عہدِ حاضر کو میرا سلام

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اسالیبِ قیادت

شیخ عبدالعزیز دباغ☆

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قائدانہ جدوجہد کی جہات اور اسالیب کا احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا، ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ روئے زمین پر جہاں جہاں پہنچ کر جو جو کچھ کر رہے ہوتے ہیں ہم ان سے آگاہ رہیں، آنکھیں کھلی رکھیں ،گوش بر آواز رہیں، ذہن حاضر اور غوروفکر کرنے کی صلاحیت انہی پر مرکوز کر رکھیں اور پھر جملہ معلومات ریکارڈ کرتے جائیں تو ممکن ہے ایک ادھورا سا خاکہ بن پائے کہ کیا کیا جہتیں ہیں جن میں شیخ الاسلام مصطفوی انقلاب کی جدوجہد کو آگے بڑھا رہے ہیں اور مطلوبہ نتائج کے حصول کے لئے وہ کیا کیا اسلوب اختیار کرتے جارہے ہیں۔

ارادہ ہو تو شیخ الاسلام کی تمام مصروفیات سے آگہی یوں ممکن ہے کہ ہماری ان ذرائع تک رسائی ہو جن سے یہ ساری معلومات مل سکتی ہیں۔ آپ کے خطابات اور TVانٹرویوز کی DVDs ، منہاج TV پر خطابات کی نشریات، آپ کی 500 سے زائد مطبوعہ کتب کا مطالعہ، انٹرنیٹ پر آپ کی مصروفیات کی رپورٹس، مجلّہ جات کا مطالعہ اور رفقا کے ساتھ رابطے اور تبادلہ خیال سے ہم یہ خاکہ بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور اپنے احباب کے ساتھ share کر سکتے ہیں۔

## شیخ الاسلام کے محققانہ اسلوب کی ایک جھلک

شیخ الاسلام نے مصطفوی مشن کے فروغ کا کام دنیا بھر میں پھیلا رکھا ہے۔ انسانیت کو بالعموم اور امت مسلمہ کو بالخصوص درپیش بحرانوں اور خطرات سے کامل آگہی، اہمیت کے لحاظ سے ان کی درجہ بندی، منہاج القرآن کے وژن کے مطابق ان مشکلات کا حل اور حل کی طرف بڑھنے کا لائحہ عمل شیخ الاسلام کے لئے ایسے مراحل ہیں جن کے لئے انہیں محض چند لمحے درکار ہوتے ہیں۔مگر وہ خود تربیت دیتے ہوئے کئی بار فرما چکے ہیں کہ وہ اپنے ہر خطاب، انٹرویو یا گفتگو کے لئے preparation (تیاری) کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ ہر معاملے کے جملہ پہلو نگاہ میں رکھتے ہیں اور کس پہلو پر کس انداز سے کتنا وقت لینا ہے ان کو بخوبی مستحضر ہوتا ہے۔ اس تیاری میں سب سے زیادہ اہم مستند دلائل کو منطقی تسلسل میں رکھتے ہوئے ترتیب دینا ہوتا ہے جو گفتگو کی میز پر flag کی گئی کتب کی صورت میں ہمیں نظر بھی آ رہا ہوتا ہے۔ ان حوالہ جات کا اہتمام DVDریکارڈنگز میں بھی نظر آتا ہے تاکہ سامعین اور ناظرین کو کسی دلیل کے بارے میں ابہام نہ رہے۔ آپ کا تقریر و خطابت کا یہ محققانہ اسلوب آپ کا معمول ہے اور اس کی مثال آج تک بڑے بڑے گذرے

☆ نائب ناظم اعلیٰ (ریسرچ) shaykhdabbagh@gmail.com

ہوئے اور معاصر مقرروں اور خطیبوں (orators, demagogues) کے ہاں بھی یکسر ناپید ہے۔

## ہمہ جہتی رابطے

شیخ الاسلام کے مقاصد ان کے اسالیب متعین کرتے ہیں۔ اور مقاصد میں سرفہرست امت مسلمہ کی اصلاحِ احوال ہے جبکہ امت ایسے خطرناک بحرانوں میں گھری ہوئی ہے جن سے نجات مخلصانہ مگر فیضِ نبوت سے بہرہ ور قیادت کی صدیوں پر محیط مسلسل جدوجہد ہی سے ممکن ہے۔ مگر امت کے وہ طبقات جو غیر مسلم یورپی ممالک کے multicultural معاشروں میں نسل در نسل رہتے آرہے ہیں ان کے مسائل گھمبیر اور فوری سدّ باب کے متقاضی ہیں۔

نیز مسلم ممالک میں فرقہ وارانہ، لسانی یا دیگر عوامل کی وجہ سے جاری خونریزی یا انتشار کے خاتمہ کے لئے ان ممالک کی حساس اور امت کا درد رکھنے والی قیادتوں کے ساتھ ممکنہ حل کے لئے شیخ الاسلام رابطوں کے اسلوب پر کاربند ہیں۔

دوسری طرف اپنے وطن کی صورت حال ایسے بھنور کی سی ہے جو زد میں آنے والی ہر شے کو نگل جائے۔ دشمنوں میں گھرے ہوئے مادرِ وطن کی بقا کا سوال ہے جس کے لئے انقلاب کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ لوٹ مار اور کرپشن کے جبر وستم سہتے ہوئے محروم، مظلوم عوامی طبقات کے خوں آشام دشمنوں کے خلاف طبلِ جنگ بجایا جا چکا ہے۔ جانوں کا نذرانہ پیش کیا جا چکا ہے۔ دشمنوں کو مزید مہلت دینا خودکشی کے مترادف ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ بھی فوری اقدامات کا تقاضا کر رہا ہے۔

## جدو جہد کی جہتیں اور اسوۂ حسنہ کا ایک ہی اسلوب

یورپ اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کو دین اسلام کے خلاف انتہاپسندی و دہشتگردی کے الزام اور Islamophobia کے عفریت کے خطرات لاحق ہیں۔ یہ ایک بہت خطرناک صورتحال ہے جس سے شیخ الاسلام گذشتہ ایک دہائی سے جنگی بنیادوں پر نمٹ رہے ہیں۔ یہ نئے صحت مند معاشرتی رویوں کو وجود میں لانے کا کام ہے۔ یہ حالات و واقعات کے تاریخی دھارے کو نئے رخ پر موڑ دینے کا کام ہے۔ یہ اعلیٰ ترین اولوالعزمی کے ساتھ حکومتی رویوں کی تشکیل نو اور اس کے لئے گہری احتیاط کے ساتھ محتاط اور موزوں حکمت عملی سے ممکن ہے۔ یہ اس حکمت عملی کی ارتقائی منازل کو مضبوط ہاتھوں میں رکھتے ہوئے اعلیٰ مصلحت اندیشی کے ساتھ راہ عمل پر گامزن رہنے کی جدوجہد ہے۔ یہ اسلام کے صحیح تشخص کی ترویج اور مختلف تہذیبوں کے مابین نظریاتی خلیج کو پاٹ دینے کا کام ہے۔ اس عظیم جدوجہد کو درپیش جملہ نظریاتی، معاشرتی، سیاسی اور قانونی نوعیت کے معاندانہ رویوں اور ان کے پیچھے سرگرم عوامل کو دانش وحکمت کے ساتھ مسدود کرنے کا کام ہے اور پورے عالمی معاشرے کو انسانی فلاح اور تکریم کے فروغ کے لئے Mobilize کرنے کا کام ہے۔

آپ نے دیکھا ان تمام امور سے اگر صرف ایک ہی شخصیت نے نبرد آزما ہونا ہو تو کب کب کیا اسلوبِ قیادت، اسلوبِ فکرواظہار، اور اسلوبِ رابطہ وتعلق درکار ہوں گے۔ پورے یورپ اور امریکہ میں پھیلی ہوئی multicultural humanity کے متفرق اور متنوع معاشرتی رویوں کی کایا پلٹ پیغمبرانہ جدوجہد کی تبلیغ و ترویج ہی سے ممکن ہے۔ وگرنہ حالات و واقعات کے تاریخی دھاروں کو کون موڑے۔۔۔؟ حکومتی رویوں کی تشکیل نو کی جدوجہد کیونکر ممکن ہے۔۔۔؟ یہ جملہ امور کم از کم ایک مصلح انسانیت کا تقاضا کرتے ہیں۔ قرآن سے رہنمائی لی جائے تو فرمانِ الٰہی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

”فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے“۔(الاحزاب:۲۱)

یہی وہ اسلوب ہے جو تمام مسائل کے حل کے لئے اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور جو وہی طور پر شیخ الاسلام نے مجددانہ طریقے سے اپنا رکھا ہے۔

آپ نے سیرت النبی ﷺ کی 12 جلدیں لکھ کر، تجدیدِ دین کے لئے احادیثِ رسول ﷺ کی عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق ترتیب و تدوین کر کے اور اسلام کے صحیح تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے اسلامی قوانین سے موجودہ زندگی کے لاینحل مسائل اور قیام امن کے لئے موزوں ترین اور مؤثر ترین ہونے کے ناقابلِ تردید دلائل مہیا کر کے امت مسلمہ کے لئے بالخصوص اور غیر مسلم دنیا کے لئے بالعموم محفوظ ترین راہِ عمل پیش کر دیا ہے۔ دہشت گردی کے حوالے سے شہرہ آفاق اور ناقابلِ تردید فتویٰ لکھ کر دنیا بھر کی قیادتوں، صفحۂ ہستی پر بسنے والے جملہ معاشروں اور خصوصاً اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کا کلچر پھیلانے والے عناصر کو نہ صرف خاموش کر دیا بلکہ ان کی اصلاح اور رہنمائی کے لئے بھی ٹھوس دلائل فراہم کئے۔

اب آپ خود ہی سوچیں کہ اس اسلوب کو کیا نام دیا جائے۔ اس سے ایک قدم آگے چلیں تو آپ کو مختلف زبانوں میں مرتب کردہ کئی جلدوں پر مشتمل نصابِ امن بھی مل جاتا ہے جس کی تعلیم و تدریس کے لئے انگلش اور اردو میں لکھی گئی 25 سے زیادہ ٹیکسٹ بکس مل جاتی ہیں جو مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہ محبت کا پرچار کیسے کیا جائے؟ دیرپا امن کے قیام کا لائحہ عمل کیا ہو گا؟ پر امن بقائے باہمی کے instruments کیا کیا ہیں؟ معاشروں میں میانہ روی، اعتدال، رواداری، تحمل، بردباری اور ایثاروقربانی کے رویوں کی پرورش کیسے کی جاتی ہے اور صفائے قلب اور ذہنی و روحانی سکون کا حصول کیسے ممکن بنایا جاتا ہے؟ multicultural معاشروں میں integration یا معاشرتی وحدت کے لئے جس وسعتِ قلب اور وسعتِ نظر کی ضرورت ہے وہ مسلم اور غیر مسلم طبقات معاشرہ میں کن کن طریقوں سے پیدا کی جا سکتی ہے؟ الغرض امن کا یہ نصاب دورِ حاضر کے ان تمام طوفانوں کا رخ موڑ سکتا ہے جن کی وجہ سے انسانیت اپنے مستقبل قریب تک سے بھی مایوس ہوئی بیٹھی ہے۔

## یورپ میں معاشرتی وحدت کی حکیمانہ جدوجہد

امریکہ میں 9/11 اور انگلینڈ میں 7/7 کے بعد کے پے درپے واقعات سے یورپ اور امریکہ میں مقیم مسلمانوں کے لئے عدم تحفظ کی فضا پیدا ہوئی جو وقت کے ساتھ پیچیدگیوں کا شکار ہو رہی ہے۔ مختلف کمیونٹیز میں معاشرتی وحدت (integration) کے حوالے سے سخت پوزیشن اختیار کی جا رہی ہے اور Multiculturalism کو ناکام قرار دیا جا رہا ہے۔ Integration کے حوالے سے ان کا خیال ہے اگرچہ مختلف پس منظر سے آئے ہوئے لوگوں کا ہم آہنگی سے رہنا ایک مثبت طریقہ ہے مگر ماضی اور حال کے حالات کے تناظر میں ہجرت کر کے آنے والے لوگ ہی اگر Integration mind set کو تسلیم نہ کرتے ہوں تو اس کے نتائج منفی اور ناقابلِ برداشت ہوتے ہیں۔

گویا دہشتگردی کے واقعات نے تمام یورپی ممالک میں مسلمان آبادی کے لئے integration کے حوالے سے ایک سنجیدہ صورتحال کو جنم دیا ہے۔ ان حالات میں فرانس، جرمنی، برطانیہ، بلجئیم، ناروے اور ڈنمارک میں آباد مسلمانوں میں integration پالیسی کے حوالے سے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

یہ ہے وہ چیلنج جس سے نبٹنے کے لئے شیخ الاسلام نے پچھلی ایک دہائی سے دن رات ایک کر کے اسلام کی Multiculturalism اور integration پر تعلیمات کو عام کرنے اور مثبت اور تعمیری رویوں کے

فروغ کے لئے جدوجہد کی ہے اور یوتھ کو بالخصوص target کر کے الہدایہ کیمپس کے ذریعے ان پر تربیتی پروگرامز فوکس کئے ہوئے ہیں۔اس سلسلے میں اسوۂ حسنہ سے رہنمائی کے لئے آپ نے

Muhammad the Peacemaker
Islam on Love and Compassion
Muhammad the Merciful
Islam on Serving Humanity

جیسی کتب لکھ کر اسلامی تعلیمات امن و رحمت کی روشنی کو عام کردیا ہے تاکہ شرح صدر ہو اور جملہ طبقات اپنے رویوں کی اصلاح کے لئے یکساں استفادہ کرسکیں۔

شیخ الاسلام بحیثیت سفیر امن منہاج القرآن انٹرنیشنل کے عظیم قائد کے طور پر امن و سلامتی کے فروغ کی وہ آواز ہیں جو بیک وقت پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ٹورنٹو ہو یا وین کوور۔۔۔ نیو جرسی ہو یا واشنگٹن ڈی سی۔۔۔ اوسلو ہو یا گلاسگو۔۔۔ مانچسٹر، برمنگھم یا لندن۔۔۔ استنبول ہو یا حیدر آباد دکن۔۔۔ ٹوکیو ہو یا ڈیووس جنیوا۔۔۔ یہ آواز پوری دنیا میں ہر کہیں سنائی دے رہی ہے کہ اسلام مذہبی جنون، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے وجود میں آیا۔خطابات، انٹرویوز اور Talks کا ایک سلسلہ ہے جو جاری ہے۔

یہ دراصل ان کا عالمی دانشوروں، پالیسی سازوں، ماہرین تعلیم، مورخین، سفارت کاروں اور حکمرانوں کے ساتھ وہ گہرا رابطہ ہے جس کا مقصد صرف ایک ہے کہ آنے والے وقت کا رخ امن و سلامتی اور فلاح و تکریمِ انسانیت کی منزل کی طرف موڑ دیا جائے۔مختلف ممالک کے سربراہان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے رابطہ میں رہتے ہیں، اپنے ہاں مدعو کرتے ہیں اور حصولِ امن اور بقائے باہمی کے فروغ اور integration کے عمل کو نتیجہ خیز بنانے کے سلسلے میں رہنمائی بھی حاصل کرتے ہیں۔اس طرح آپ غیر مسلم معاشروں میں معاشرتی وحدت قائم کرنے کا تاریخی کردار ادا کررہے ہیں۔

مقامی معاشروں اور رہنماؤں کو اسلام اور مسلمانوں کے مذہبی رویوں کی قیامِ امن میں افادیت کے پہلو سے روشناس کرانا، مختلف مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کو ان معاشروں میں Integrate کرنے کے لئے تربیتی کیمپس لگانا، لٹریچر تخلیق اور تقسیم کرنا، ورکشاپس منعقد کرنا اور ضبطِ نفس کے حصول کے لئے نوجوان نسل کو تصوف کی تعلیمات کی تربیت کے مراحل سے گزارنا اور اس مقصد کے لئے ھدایہ کیمپس باقاعدگی سے منعقد کرنا اور نوجوانوں کو Moderation اور Tolerance کے راستے پر چلانے کے لئے مربیانہ انقلابی کردار ادا کرنا ایسے امور ہیں جن سے آپ نے عملی محاذ پر اپنی بصیرت کی وہ شمعیں روشن کی ہیں جن سے غیر مسلم دنیا میں اسلامی تہذیب کے خدوخال جھلملانے لگے ہیں۔آپ کی حکمت عملی وہی ہے جو سرکارِ دوعالم ﷺ نے multicultural society میں integration کے لئے اپنائی۔آپ کا اسلوب بھی وہی ہے جو رحمۃ للعلمین ﷺ نے وحی الٰہی کے تتبع میں اپنایا اور بالآخر دینِ اسلام کو متحقق کردیا۔

## Islamophobia کے انسداد کی حکمتِ عملی

معاشرتی وحدت کی کاوشوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے جو نیا محاذ کھولا گیا ہے اسے اسلاموفوبیا کہتے ہیں جس نے دہشت گردی کے سونامی سے جنم لیا ہے۔حقیقت میں یہ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔پہلے القاعدہ اور اب داعش کے نام سے دہشتگرد مسلمان ہونے ہی کے دعوے دار نہیں بلکہ مسلمانوں کو قتل بھی کرتے ہیں۔ان کا مقصود اسلام کا تشخص گڈمڈ کرنا اور غیر مسلموں میں مسلمانوں کے لئے نفرت کی آگ بھڑکانا ہے۔اس لئے کہ دہشتگردی کی وجہ سے دنیا میں جہاں کہیں مسلمانوں کے خلاف غم وغصہ جنم لیتا ہے اس سے

انہیں خوشی ہوتی ہے کہ اب یورپی معاشروں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آگ خوب بھڑکنے لگی ہے اور Multiculturalism اور integration کے پروگرامز اب نا کام ہو جائیں گے اور معاشروں اور تہذیبوں میں نفرت، دوری اور عناد پیدا ہوگا۔

یورپی اقوام میں مسلمانوں کی طرف سے خطرات کو اجاگر کرنے کے لئے یہ دہشت گرد خود کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کے خلاف ہی دہشتگردی کرکے اور ساتھ ہی غیر مسلم اقوام کو بھی خونریزی کا نشانہ بنا کر انہیں عدم تحفظ کے احساس میں مبتلا کرتے ہیں جسے وہ اسلاموفوبیا کہہ کر مسلمانوں سے نفرت کے کلچر کا پرچار کرنے لگے ہیں۔ عالمی معاشروں اور تہذیبوں کے لئے یہ ایک عظیم خطرہ ہے جس سے دنیا تیسری جنگ عظیم کی طرف بڑھنے لگی ہے۔

شیخ الاسلام اس خطرے کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے یورپی ذہن سے اس کے نقوش دھو ڈالنے کے لئے قیامِ امن کے محاذ پر بر سر پیکار ہیں اور اس خطرے کا قلع قمع کرنے کے لئے مختلف ورلڈ پلیٹ فارمز پر اپنی جدو جہد کا آغاز کر چکے ہیں۔ آپ جس طرح اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، اسی طرح اس طوفانِ بلا کا رخ موڑنے کے لئے حکمتِ عملی (strategy) وضع کر کے اس پر عمل پیرا ہیں۔۔ اسلام کی Scientific Interpretation کے ساتھ ساتھ اصل اسلامی عقائد کے فروغ کے ذریعے اسلام کے بارے میں پائے جانے والے اس تاثر کو جڑ سے اکھاڑ رہے ہیں کہ اس کے نظریات شدت پسندی یا انتہا پسندی پر مبنی ہیں اور اس میں تحمل، بردباری اور رواداری کی گنجائش نہیں۔

وہ ان معاشروں کا حصہ بن جانے والے مسلمان شہریوں اور ان کے بچوں کی تربیت کے انتظامات کر رہے ہیں تا کہ یہ افراد خالصتاً اسلامی اخلاقیات کا طرز عمل اپنائیں۔ سب سے بڑی وجہ اسلام کے بارے میں جہالت اور بے خبری ہے جسے دور کرنا ہے، تحمل اور بردباری سے ڈائیلاگ کا راستہ اپنانا ہوگا، اپنے امن پسند رویے کے عملی نمونے پیش کرنا ہوں گے، اخلاقِ حسنہ کی ترویج کرنا ہوگی۔ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہوگا۔ زمینی حقائق کا من وعن پرچار کرنا ہوگا تا کہ مختار اداروں میں ابہام نہ رہے۔حکومتوں کو قیامِ امن اور معاشرتی رویوں میں تبدیلی کے لئے قانون سازی پر آمادہ کرنا ہوگا۔ اس معاملے میں پولیس فورس کا کردار بھی اہمیت کا حامل ہے اور سب سے بڑھ کر میڈیا کے حوالے سے محتاط رویہ اپنانا ہوگا اور اپنے مؤقف کے پرچار کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اپنی جگہ بنانا ہوگی۔ یہ کام کتنا بڑا ہے اور اس میں مضمر مسائل کتنے پیچیدہ ہیں، ان پر تدبر اور تفکر کی ضرورت ہے۔ یہ ہیں وہ جملہ امور جو شیخ الاسلام تنہا سرانجام دے رہے ہیں۔

## مادرِوطن میں شیخ الاسلام کی قیادت کے متنوع اسالیب

یورپ، امریکہ اور باقی غیر مسلم دنیا میں مسائل اور ان سے نجات کے لئے شیخ الاسلام کے حکیمانہ، مربیانہ، مصلحانہ، اور داعیانہ قیادت کا ایک ادھورا خاکہ تیار کرنے کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ مادرِ وطن کے تشویشناک حالات و واقعات سے نبرد آزما ہونے، ملت کی ڈوبتی نیا کو بچانے اور ساحل تک لانے کے لئے آپ نے کیا حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے اور کن کن محاذوں پر کس کس اسلوب سے قیادت کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔

منہاج القرآن کے تربیتی، دعوتی، تنظیمی، تحریکی اور انقلابی معاملات ایک طے شدہ لائحہ عمل کے تحت انجام دیئے جاتے ہیں۔ تاہم غیر معمولی صورتحال میں غیر معمولی فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ انہی صفحات پر گذشتہ کئی اشاعتوں میں تفصیل سے حالات اور انقلابی اقدامات کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ لانگ مارچ ، انقلاب مارچ

اور قصاص مارچ جیسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام تربیتی اور معلمانہ اسلوب بھی اختیار کرتے ہیں کیونکہ انقلاب کے مجاہدوں کی تعلیم و تربیت، بیداریٔ شعور اور حقائق سے آگاہی بھی ضروری ہے اور کارکنوں کو تمام معاملات کے قانونی اور آئینی پہلوؤں سے روشناس کرنا بھی کیونکہ انہی کارکنان نے عوام کو انقلاب پر آمادہ کر کے انہیں اپنی جدوجہد کے دھارے میں شامل کرنا ہے۔

شیخ الاسلام نے پوری قوم کے ذہن میں اپنے آئینی حقوق سے آگاہی اور ان کے حصول کی جنگ کی تخم ریزی کی اور پھر الیکٹرانک میڈیا پر مسلسل انٹرویوز کے ذریعے لوگوں کو منزل سے آشنا کیا۔ 23 دسمبر 2012ء کو جشن استقبال اور 17 جنوری 2013ء کو لانگ مارچ کے موقع پر آپ نے لوگوں سے عہد وفا لیا تو مرد و زن موسم کی انتہا درجہ کی شدت میں بھی چٹان بن کر جم گئے۔ یہ لانگ مارچ تاریخ کا ایک انوکھا اور ریکارڈ مارچ تھا جس میں کوئی پتا اور گملا تک بھی نہ ٹوٹا۔

قائد انقلاب نے حکمرانوں کے سامنے مطالبات رکھے کہ انتخابی نظام (Electoral System) کو آئینی دفعات کے تابع کیا جائے، نمائندوں کی جانچ پڑتال ہو، صادق اور امین نمائندے انتخابات لڑیں۔ ایسے لوگ جو کرپشن کرتے رہے ہوں، سزا یافتہ ہوں یا جو ٹیکس نادہندہ ہوں اور جن کے اثاثہ جات کا کوئی ریکارڈ نہ ہو انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ پاکستان الیکشن کمیشن کی آئینِ پاکستان کے مطابق تنظیم نو کی جائے اور اس میں سے صوبوں کے نمائندوں کو نکالا جائے۔ مگر مُک مکا کی سیاست نے اِن مطالبات کو اپنے ذاتی مفادات کے یکسر خلاف دیکھتے ہوئے انہیں مسترد کردیا۔

11 مئی 2013ء عام انتخابات کے دن قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہدایات پر پاکستان عوامی تحریک نے وطن عزیز کے 60 بڑے شہروں میں احتجاجی کیمپس لگائے۔ جہاں ووٹرز ووٹ ڈال رہے تھے وہاں پاکستان عوامی تحریک کے کارکنان عوام الناس کو قائد انقلاب کا یہ پیغام پہنچا رہے تھے کہ

”ہونے والے انتخاب ان کے آئینی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا ایک مکروہ کھیل ہے“۔

یہ یقیناً ایک دلیرانہ اقدام تھا۔ ڈاکہ زنی ہوگئی، عوام کو ان کے آئینی حقوق سے مکمل طور پر محروم کر دیا گیا اور ہر کوئی یہ پکار اٹھا ”طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے“۔

جون 2014ء میں جب عوام الناس، میڈیا اور غیر جانبدار حلقے قائد انقلاب کے دیئے گئے ایجنڈے کو حق بجانب سمجھتے ہوئے اس کے حق میں اپنی آواز بلند کرنے لگے تو حکمرانوں نے 17 جون 2014ء کو ماڈل ٹاؤن میں PAT کارکنان پر گولیاں برسائیں اور 14 کارکنوں کو شہید جبکہ 100 کو شدید زخمی کردیا۔

23 جون 2013ء کو قائد انقلاب کو اسلام آباد ایئر پورٹ پر اترنے سے جبراً روکتے ہوئے جہاز کا رخ لاہور کی طرف پھیر دیا۔

10 اگست کو یوم شہداء پر حکمرانوں نے پھر یزیدیت کی انتہا کردی۔ اس موقع پر قائد انقلاب نے 14 اگست 2014ء کو اسلام آباد کی طرف انقلاب مارچ کا اعلان کردیا۔ حکومتی مظالم مزید شدت اختیار کر گئے اور 12 اگست سے 14 اگست تک ماڈل ٹاؤن کا محاصرہ کرتے ہوئے نہ صرف پورا لاہور بند کردیا گیا بلکہ ملک بھر سے آنے والے قافلوں کو بھی اُن کے علاقوں تک محصور کردیا گیا۔ ماڈل ٹاؤن میں اناج تو دور کی بات ہے پینے کا پانی بھی نہیں آنے دیا جارہا تھا۔ ملک بھر سے کارکنان کی گرفتاریاں ہونے لگیں اور یہ کریک ڈاؤن آج تک جاری ہے۔

اس صورت حال میں قائد انقلاب کی ذمہ داری ہزار گنا زیادہ ہوگئی۔ ان دنوں کے ٹی وی انٹرویوز PAT اور MQI کے پاس آگہی کا ریکارڈ ایک خزانہ

ہے۔ آپ کی وہ ساری گفتگو دراصل عوام کے بنیادی آئینی حقوق کے ابلاغ کا وہ موجزن سمندر ہے جس سے عوام الناس کو مستفیض ہونے کا موقع نصیب ہوا۔ آپ صرف 14 اگست کو انقلاب مارچ پر روانہ ہونے سے آدھا گھنٹہ پہلے دی جانے والی پریس بریفنگ سن لیں اور 70 دن کے دھرنے کے بعد 21 اکتوبر کو دھرنے سے کیا گیا آخری خطاب سن لیں تو عوام کے بنیادی آئینی حقوق سے آگاہی میں قائد انقلاب کا کلیدی کردار واضح ہوجائے گا۔ دسمبر 2014ء کے مجلّہ منہاج القرآن کے شمارے میں 70 روز دھرنے کی روزانہ کی روداد شائع ہوئی ہے جس سے قائد انقلاب کی انقلابی قیادت کی شان روز روشن کی طرح نکھر کر سامنے آئی ہے۔ اسی ضمن میں 19 جولائی 2014ء کو ’’انقلاب کے بعد کا پاکستان کیسا ہوگا‘‘ کے موضوع پر چھ نشستوں پر مشتمل خطاب کی روداد آئین پاکستان اور پاکستان کو معاشی دہشتگردی کے لاحق خطرات پر ایک تربیتی کورس کی حیثیت رکھتی ہے۔

آپ نے MQI کارکنوں کو بالخصوص اور پوری قوم کو بالعموم بتایا بلکہ پڑھا دیا کہ ’’آئین 280 آرٹیکلز پر مشتمل ہے۔ 240 آرٹیکل صرف کاروبارِ حکومت چلانے سے متعلق ہیں اور پہلے 40 آرٹیکلز میں عوام کے بنیادی حقوق مذکور ہیں اور آئین ان حقوق کا عوام سے وعدہ کرتا ہے۔ اس آئین کو بنے 44 سال ہو گئے۔ مگر عوام کے حقوق کا یہ حصہ principals of policy میں پڑا ہوا ہے اور اسے واجب العمل اور واجب النفاذ نہیں بنایا گیا۔ یہ کام پارلیمنٹ نے کرنا تھا جس میں ڈاکو، چور، لٹیرے اور سیاسی اور معاشی دہشت گرد منتخب ہوکر جاتے ہیں۔ آرٹیکل 38 کو یاد کرلیں، یہی ایک آرٹیکل ہمارے انقلاب کی بنیاد ہے۔ کوئی پوچھے آپ کا انقلاب کیا ہے؟ تو بتا دیں کہ آئین کا آرٹیکل 38 ہمارا انقلاب ہے‘‘۔

انقلاب مارچ کے فوراً بعد 11 نومبر 2014ء کو Democratic Rights of Overseas Pakistanis کے سیمینار سے خطاب کرنے آپ نیویارک امریکہ پہنچ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں:

’’یہ انقلاب مارچ کیوں تھا، یہ دھرنا کیوں تھا، اس میں میری کوئی ذاتی غرض نہیں تھی۔ یہ صرف اس لئے کہ دل خون کے آنسو روتا ہے، اس دھرتی نے ہمیں جنم دیا ہے، اور اس دھرتی کی مٹی میں اتنا Potential، talent اور اتنی capabilities ہیں، افراد میں، زمین میں، معدنیات میں، وسائل میں، environment میں کہ وہ دنیا کا عظیم ملک اور دنیا کی عظیم قوم بن سکتی ہے، اگر وہ corruption-free system، کرپشن فری سوسائٹی، کرپشن فری لیڈرشپ کی نعمت سے بہرہ یاب ہوجائے۔ میں دیکھتا ہوں اگر سیاسی جمہوری انقلاب کی جدوجہد کامیاب ہو جائے، تو میں پاکستان کو BRICS (Brazil, Russia, India, China and South Africa) کا حصہ بنتے دیکھتا ہوں۔ میں اس کو G-20 کا حصہ بنتے دیکھتا ہوں۔ میں اسے ICSU کا حصہ بنتے دیکھتا ہوں۔ شنگھائی organization کا حصہ بنتے دیکھتے ہوں۔ سارک میں بڑا اہم رول ادا کرتے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ پاکستان کا خطہ دنیا کے اہم ترین سنگھم پر، اہم ترین وسائل، اہم ترین صلاحیتوں اور اہم ترین مواقع کے ساتھ موجود ہے۔ صرف نقص یہ کہ اسے قیادت دیانتدار نہیں ملی۔ قیادت کے پاس پاکستان بنانے کے لئے کچھ نہیں ہے اور ریاست اور ملک گنوانے کے لئے سب کچھ ہے۔ overseas پاکستانیوں کے لئے میرا message یہ ہے کہ پاکستان کے مقام کو پہچانو۔ مایوس نہ ہو۔ اس کا مستقبل بڑا روشن ہے۔ صرف آپ کو اس عظیم جدوجہد کا حصہ بننا ہو گا۔ میں پاکستان کو ترقی کے افق پہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح دیکھ رہا ہوں مگر قوم کے ہرفرد کو اس کے لئے اپنا رول play کرنا ہوگا۔ اس طرح انقلاب نہیں آتے کہ

TV کھول کر بیٹھیں اور دل دعائیں دیں، نہیں بلکہ قربانیوں میں حصہ دار بننا ہوگا۔''

دو گھنٹے کے خطاب میں سے یہ ایک منٹ کا اقتباس ہے۔ خود تصور کریں کہ شیخ الاسلام نے overseas پاکستانیوں کے قلوب و اذہان میں کیا انقلاب برپا کیا ہوگا۔ یہ سیمینار 12 نومبر کو ڈلاس اور 13 نومبر 2014ء کو ہوسٹن میں ہوا اور اس کا لب لباب یہاں پیش کرنا ممکن نہیں۔ آپ DVDs حاصل کریں اور شیخ الاسلام کو سنیں کہ وہ کس طرح پاکستان سے باہر بسنے والے پاکستانیوں میں انقلاب کی چنگاریاں بھر رہے ہیں اور وہ کیا معلومات ہیں جو ہر پاکستانی کو پتہ ہونی چاہئیں مگر انہیں کون بتائے؟ انہیں معلم، مربی، مرشد، قائد، نجات دہندہ، معالج، اکانومسٹ، مفکر، مدبر، محقق، مصنف، ناخدا، اور ایسے محکم توسل کی ضرورت ہے جو انہیں درِ مصطفی ﷺ سے جوڑے رکھے، دنیا کے خطرات سے آگاہ بھی کرے اور محفوظ بھی اور آخرت کی کامیابی کے لئے زادِ راہ بھی عنائت کرے۔ یہی سب کچھ ہے جو شیخ الاسلام ان سب کے ساتھ کر رہے ہیں اور پاکستان میں رہنے والے محتاجوں، غریبوں اور محروموں کی داد رسی پر بھی کمر بستہ اور ان کی کشتی طوفان سے نکال کر کنارے لے جانے کی محنت شاقہ میں مصروف ہیں۔

عالمی سطح پر خدمات کے ساتھ ساتھ مملکت پاکستان میں عوام کو ان کے حقوق کا شعور دلانے اور آمادۂ جدوجہد کرنے کی سزا انہیں یہ دی جاتی ہے کہ نہ صرف اُن کے کارکنان کو بلکہ انہیں خود بھی لٹیرے اور غاصب حکمرانوں کی ریاستی بربریت اور ظلم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کے سفید ریش بوڑھے رفقاء کی ڈنڈے مار مار کر ہڈیاں توڑ دی جاتی ہیں اور پھر الٹا انہی زخمیوں کے خلاف دہشت گردی کی دفعات کے تحت FIR بھی کاٹی جاتی ہے۔ شیخ الاسلام کو اس جدوجہد سے روکنے کے لئے ہر اوچھا ہتھکنڈا استعمال کیا جاتا ہے۔ state terrorism کی دنیا بھر میں ڈھونڈے سے بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔

## فروغِ علومِ دینیہ کیلئے مجددانہ کاوشیں

انقلاب مارچ کے فوراً بعد دعوت، تربیت اور علوم دین کے فروغ کو مہمیز لگاتے ہوئے آپ نے ''مجالس العلم'' کی ابتدا کی اور اب تک تقریباً 55 مجالس کا انعقاد کر چکے ہیں جن کے ذریعے ہر خاص و عام کو متنوع موضوعات پر زیورِ علم سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ ان میں ''فضیلت و اہمیت علم، علم: حصولِ ہدائت اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ، علمِ نافع ایمان کو ترقی دیتا ہے، حصولِ علم کے باطنی ذرائع، حصولِ علم اور قلب، حصولِ علم اور الہام، حصولِ علم اور صدق و تقویٰ، حصولِ علم اور مراتبِ نفس، الہام اور اس کے مقامات، کشف اور علمِ لدنی، کشف اور مرتبۂ علم محمدیؐ، احادیثِ نبوی اور خلفائے راشدین کے مکاشفات، فضیلتِ علم اور تفقہ فی الدین کی حقیقت، ابلاغِ علم اور اس کی فضیلت و آداب'' اور ایسے متعدد موضوعات شامل ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں کہ جب پاکستان میں ہوتے ہیں تو محبت و یگانگت، وحدت و ہم آہنگی، ایثار و قربانی کی برکات کن کن طریقوں سے اپنے رفقاء اور پیروکاروں میں بانٹ رہے ہوتے ہیں۔ اعتکاف کے خطابات ہمیشہ تربیت کا ایک مکمل پیکج ہوا کرتے ہیں۔ اعتکاف 2016ء کے خطابات کا منفرد پیکج دیکھئے جو آپ نے معتکفین کو مرحمت فرمایا۔ یہ خطابات سن کر آپ کے قدموں پر نچھاور ہونے کو جی چاہتا ہے۔ معاشرتی وحدت کے لئے یورپ میں ہدایہ کیمپس، انٹرفیتھ ڈائیلاگ، کانفرنسز اور لٹریچر کے ٹولز استعمال ہو رہے ہوتے ہیں اور جب پاکستان آتے ہیں تو اعتکاف کے خطابات کے ذریعے ''فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہوگئے (۳:۱۰۳)) کے مصداق معاشرے کو

## انتباہ!

**یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر ہاؤسنگ سوسائیٹیز میں پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ احباب لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی کسی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔**

محبت و رحمت کا گہوارہ بنانے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ اس مرتبہ اعتکاف میں ان کے موضوعات (''توفیق الٰہی، تقویٰ، حسنِ خلق؛ اخوت، رفاقت حسنِ خلق؛ تعلق مع اللہ کی حقیقت اور حسنِ خُلق؛ غیبت اور چغلی سے اجتناب؛ تعلق باللہ اور معرفت الٰہیہ'') ان کی اسی بے تابی کے غماز ہیں۔

یہ ہیں شیخ الاسلام جو یورپ میں ہوں تو سالانہ الہدایہ کیمپ، واروک یونیورسٹی میں سہ روزہ Anti-terrorist camp، مانچسٹر میں Global & Unity Peace کانفرنس، واشنگٹن ڈی سی میں جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں Alwaleed Bin Talal Center for Muslim-Christian Understanding میں امریکی بری، بحری اور ایئر فورس کے اعلیٰ حکام، پالیسی میکرز، ماہرین تعلیم اور think tanks سے خطاب کرتے ہیں اور اس کے بعد US Institute of Peace کو Concept of Jihad کا درس دے رہے ہوتے ہیں تاکہ مغرب سمجھ لے کہ دہشت گردوں کو جہادی کہنا ایک افسوسناک غلطی ہے جو جہالت پر دلالت کرتی ہے۔

### دور اندیش اور پیکرِ محبت قائد

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ ان کا ہر عمل ان کے پیروکاروں کے لئے ایک نمونہ اور قابل تقلید عمل ہے اس لئے ان سے کوئی غیر ذمہ دارانہ فعل سرزد نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ قانون ہاتھ میں لیتے ہیں۔ وہ صبر کا دامن ہمیشہ تھامے رہتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہوئے دشمن کے ہر وار کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ اپنے رفقا سے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی مشاورت کرنا نہیں بھولتے، کارکنوں کی نبض پر ہر وقت ان کا ہاتھ ہوتا ہے، ان کے حالات سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کی توقعات کو جانتے ہوئے ان سے گفتگو کرتے ہیں۔

ہر کوئی یہی کہتے سنائی دیتا ہے کہ بات ابھی تو میرے دل میں تھی مگر قائد نے سنے بغیر اس کا حل بھی عطا کردیا۔ ان کے لئے فرد تو فرد ہوتا ہی ہے وہ اجتماع کا بھی اتنا ہی کامل ادراک رکھتے ہیں اور موقعے کی مناسبت سے خطاب فرماتے ہیں۔ تربیتی، دعوتی، اصلاحی، حکیمانہ، مفکرانہ، مجددانہ، سپہ سالارانہ، مجاہدانہ، پدرانہ، دوستانہ غرض اس تنوع کی کوئی حد نہیں۔ کارکنوں، محبت کرنے والے پیروکاروں اور جان ہتھیلی پر رکھ کر قربانی کے لئے تیار رفقاء کے لئے آپ کی نگاہِ لطف و کرم، راحتِ جاں اور انبساطِ بہار سے کم نہیں۔ آپ کی آواز میں ہدایت کا نور جگمگاتا ہے جو ہمیں دنیوی زندگی کے شب پوش مرحلوں سے بے خوف و خطر گذارتے ہوئے کامیابی کی نویدیں سناتا رہتا ہے۔ ان کا وجود امتِ مسلمہ کے لئے بلاشبہ ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے صدقے سے انہیں عمرِ خضر عطا فرمائے اور ان کے ساتھ ہماری نسبت کو سلامت رکھے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین ﷺ!

❁❁❁❁❁

# خضرِ عصر اور بصیرتِ خضری

علامہ غلام مرتضیٰ علوی☆

اللہ رب العزت نے انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ہر دور میں علم، عمل اور کردار کے ایسے چراغ عطا کئے ہیں جن کی روشنی سے زمانہ منور رہتا ہے۔ اللہ رب العزت نے ان ہستیوں کے نقش قدم کی تلاش کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. (الفاتحہ:٦)

''اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اِنعام فرمایا''۔

اللہ ان ہستیوں کو علم وعمل کے ساتھ ساتھ فراست وبصیرت کا نور بھی عطا فرماتا ہے۔ یہ بندگان خدا صرف درس و تدریس کا فریضہ سرانجام نہیں دیتے، اپنی خانقاہوں میں محض اللہ اللہ کی ضربوں سے قلب کے احوال کو بدلنے کا ہی کام نہیں کرتے بلکہ یہ انعام یافتہ بندے اتنی بصیرت رکھتے ہیں کہ حال میں رہتے ہوئے مستقبل کا مشاہدہ کرلیتے ہیں۔

ان کی فراست و بصیرت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤمِنِ وَهُوَ يَنْظُرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰه. (ترمذی)

''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

نورِ خداوندی کے فیض سے یہ بندگانِ خدا اپنی قوم کے مسائل سے باخبر رہتے ہیں، قوم پر مستقبل میں آنے والے فتنوں اور آزمائشوں سے آگاہ رہتے ہیں اور بروقت ان کا حل دے کر قوم کو نقصان سے بچاتے ہیں۔

## بصیرتِ خضری

بنی اسرائیل کے انعام یافتہ بندوں میں ایک عظیم نام ''بلیا بن ملکان'' ہے، جن کی کنیت ''ابوالعباس'' اور لقب ''خضر'' ہے۔ اللہ رب العزت نے انہیں علم اور رحمت کا وسیع خزانہ عطا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا. (الكهف،١٨: ٦٥)

''تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علمِ لدنی (یعنی اَسرار و معارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا''۔

اللہ رب العزت نے خضر علیہ السلام کے اوصاف بیان فرمانے کے بعد سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات اور ان کے ہمراہ ایک سفر کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ اگر ہم تینوں واقعات یعنی خضر علیہ السلام کا کشتی میں سوراخ کرنا، ایک معصوم بچے کو قتل کرنا اور دو یتیم بچوں کے خزانے کی حفاظت کے لئے دیوار تعمیر کرنا کا بغور مطالعہ کریں تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت نے

☆ مرکزی ناظم تربیت gmalvi92@gmail.com

خضر علیہ السلام کو علم اور رحمت کی خیرات کے ساتھ ساتھ بصیرت کا ایسا نور عطا فرمایا تھا جس سے وہ مستقبل میں اپنی قوم پر آنے والے سیاسی، مذہبی اور معاشی فتنوں اور آزمائشوں سے باخبر تھے۔ انہوں نے نہ صرف وقت سے پہلے ان فتنوں کا اندازہ لگایا بلکہ ان کا حل تجویز کر کے عملی جدوجہد کے ساتھ قوم کو اس فتنے و عذاب سے بھی بچایا۔

تینوں واقعات میں خضر علیہ السلام کی بصیرت کے حسب ذیل تین پہلو نمایاں دکھائی دیتے ہیں:

۱۔ سیاسی بصیرت ۲۔ مذہبی بصیرت ۳۔ معاشی بصیرت

## ۱۔ سیاسی بصیرت

قوم کے سیاسی حقوق کا تحفظ، حکمرانوں کے فتنوں اور ان کی ظلم کی کارروائیوں سے باخبر رہنا اور قوم کو ان کے ظلم سے بچانا یہ وہ بصیرت ہے جو اللہ رب العزت نے حضرت خضر علیہ السلام کو عطا کی تھی۔ اپنے سفر کے پہلے واقعہ میں حضرت خضر علیہ السلام نے بادشاہ (حکمران) کے فتنوں اور ظلم کے ارادوں کو پہلے ہی بھانپ لیا اور پھر کشتی میں سوراخ کر کے افرادِ معاشرہ کو ظالم حکمران کے ظلم سے بچایا۔ یہ واقعہ آپ کی بہترین سیاسی بصیرت کا نمونہ ہے۔

## ۲۔ مذہبی بصیرت

افرادِ معاشرہ کے ایمان کا تحفظ کرنا، انہیں ان فتنوں سے بچانا جو ان کے ایمان کو تباہ کرنے والے ہوں۔ دولت ایمان کو لوٹنے والے تمام فتنوں کا قلع قمع کرنا۔ فتنوں سے بچانے کے ساتھ ساتھ انہیں فتنوں سے پاک ایمان اور سلامتی والی متبادل زندگی عطا کرنا اعلیٰ مذہبی بصیرت اور نہایت دور اندیشی کی صلاحیت کے بغیر ممکن نہیں۔

دوسرے واقعہ میں آپ نے ایک خاندان کے ایمان کا تحفظ کرتے ہوئے اسے مستقبل میں پیدا ہونے والے اس فتنے سے بچایا جس نے نہ صرف بچے اور اس کے ایمان بلکہ اس کے والدین کے ایمان کو بھی برباد کرنا تھا۔ آپ نے نہ صرف انہیں اس فتنے سے بچایا بلکہ بہترین متبادل بھی عطا کیا۔ اس سے حضرت خضر علیہ السلام کو عطا کی گئی مذہبی بصیرت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

## ۳۔ معاشی بصیرت

قوم کے روزگار کا تحفظ کرنا، ان کے ہونے والے معاشی نقصان کا وقت سے پہلے جائزہ لے لینا، قومی وراثت کا تحفظ کرنا، لوگوں کے مال و اسباب کو لٹنے سے بچانا اور خصوصاً یتیم اور بے سہارا لوگوں کے مال و اسباب اور مستقبل کا تحفظ کرنا اسی شخصیت کا کام ہے جسے اللہ نے معاشی بصیرت سے سرفراز فرمایا ہو۔ حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے معاشی امور کی بھی مکمل بصیرت عطا کی تھی۔ آپ نے پہلے واقعہ میں ایک خاندان کا روزگار بچا کر انہیں فاقوں مرنے سے بچایا۔ جبکہ تیسرے واقعہ میں گری ہوئی دیوار کو دیکھ کر آپ کو ادراک ہوگیا تھا کہ یتیم بچوں کی وراثت لٹ جائے گی۔ لہذا خضر علیہ السلام نے ان کی دیوار تعمیر کر کے ان کی وراثت کو محفوظ کیا گویا انہیں مستقبل کا معاشی تحفظ دیا۔

حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ رب العزت کے عطا کردہ علم لدنی اور رحمت کی برکت سے نہ صرف مستقبل کے احوال و واقعات کو دیکھنے کی صلاحیت حاصل تھی بلکہ وہ قوم کو ان نقصان سے بچانے کا حل بھی تلاش فرماتے اور اپنی عملی جدوجہد سے ان فتنوں کا قلع قمع کر کے قوم کا تحفظ بھی فرماتے۔ لہذا خضر علیہ السلام نے تینوں گھرانوں کو نقصان سے بچایا۔ ایک کو ظالم حکمران کے ظلم اور بے روزگاری سے بچایا دوسرے کا ایمان اور تیسرے گھرانے کی وراثت کو بچایا۔

## ہر دور میں اوصافِ خضری کے حامل مردانِ حق

ہر دور میں ایک خضر ہوتا ہے جو اپنے منصب و مقام کے مطابق اس دور میں اصلاحِ احوال کا فریضہ ادا کرتا ہے اور مینارہ نور بن کر تجدیدِ دین کا بیڑہ اٹھاتا ہے۔ چونکہ اللہ رب العزت خضر کو رحمت، علم اور بصیرت کی

صفات عطا کرتا ہے۔ لہذا اُمتِ محمدی ﷺ کے مجددین بھی انہی اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات صفتِ رحمت غالب ہوتی ہے اور کبھی صفتِ علم زیادہ غالب ہوتی ہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کے تقاضوں کے مطابق آنے والے خضر کی ذمہ داریوں اور تقاضوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

(ابوداؤد في السنن، كتاب: الملاحم، باب: مايذكر في قرن المائة، ۴/۱۰۹، الرقم: ۴۲۹۱)

''اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے والا مجدد اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے باعث مقامِ خضر پر فائز ہوتا ہے۔ اس کا مقصد امت محمدی ﷺ کے لئے ایسے اقدامات کرنا ہے جس کے نتیجے میں لوگوں کے دین کا تحفظ ممکن ہو، انہیں ایمان پر قائم رہنے کا ماحول میسر آئے، ان کے سیاسی اور معاشی حقوق کا تحفظ ہو سکے، کوئی بد دیانتی، کرپشن اور لوٹ مار سے ان کا مال نہ لوٹ سکے۔ معاشرے کے غریبوں محتاجوں اور مساکین کا معاش اور مستقبل محفوظ ہو۔ دینی اقدار اور تعلیمات میں تحریف نہ ہوسکے۔ دین ایک صدی (چار نسلیں) گزرنے سے بوسیدہ نہ ہو اور نہ ہی زمانے کے انقلابات اسے بدل سکیں۔ گویا اللہ رب العزت دین کی بقا، حفاظت اور تجدید کا برابر انتظام کرتا رہے گا۔ لہٰذا ہر دور اور ہر قرن میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو زمانہ کی ہواؤں سے دین پر پڑنے والی گرد وغبار کو جھاڑتے رہیں گے۔

مندرجہ بالا سطور کی روشنی میں یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ مجددِ دین ہی ہدایت وراہنمائی کے باعث خضر کا اصلی وحقیقی استعارہ ہے۔ علم، معرفت، عمل، جدوجہد، رحمت، مدد ونصرت دین، تصنیف وتالیف، احیاء سنت، محبت وعشق، سلوک وتصوف، فصاحت وبلاغت، گفتگو وخطابت یہ اور اس قبیل کے جملہ اوصاف جب ایک جگہ پر مجتمع ہو جائیں تو ایسی شخصیت ''خضر'' کے عظیم منصب پر ہی فائز ہوتی ہے۔

## ۱۵ویں صدی میں بصیرتِ خضر کی حامل شخصیت

اس بدترین دورِ فتن میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ سے علم و رحمت کی خیرات لے کر، حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بارگاہ سے فیضانِ غوثیت اور بصیرتِ خضری سمیٹ کر، قدوۃ الاولیاء پیر سیدنا طاہر علاؤالدینؒ کے دستِ اقدس کو بوسہ دے کر دورِ حاضر میں دہشت گردی کے اندھیروں میں امن کا چراغ جلایا۔ آپ کی فروغِ امن کے لئے خدمات کے نتیجے میں اسلام کے دامن پر لگا بدنما داغ صاف ہوا۔ مسلمانوں کو دنیا بھر میں عزت و وقار میسر آیا۔

ان صفحات میں ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے علم اور آپ کے دیگر اوصاف کا تذکرہ نہیں کر رہے بلکہ آپ کی شخصیت میں موجود بصیرتِ خضری کا جائزہ لے رہے ہیں۔

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بصیرت

اللہ رب العزت نے حضرت خضر علیہ السلام کو سیاسی، مذہبی اور معاشی بصیرت عطا کر رکھی تھی۔ سیدنا خضر علیہ السلام مستقبل میں آنے والے فتنوں کا ادراک فرما لیتے اور ان فتنوں کے تدارک کا حل بھی تلاش فرما دیتے۔ جن امور میں افرادِ معاشرہ کے سیاسی، معاشی اور مذہبی کسی بھی نقصان کا خطرہ ہوتا اس کا نہ صرف تدارک فرماتے بلکہ اس کا اچھا بدل بھی عطا فرماتے۔ غاصب وظالم حکمران کے

اطوار سے واقف سیدنا خضر علیہ السلام نے نوجوان کی کشتی کو شکستہ کیا کیونکہ آپ صاحبِ بصیرت تھے اور جانتے تھے کہ ظالم وغاصب حکمران اس کشتی پر قابض ہو کر اس خاندان کا ذریعۂ معاش برباد کر دے گا۔ اس خضری بصیرت سے معلوم ہوا کہ جب حکمران ظالم ہوں تو بصیرتِ خضری کا تقاضا یہی ہے کہ جو کوئی اس ظلم کی زد میں آ رہا ہو اسے بچایا جائے یا کم از کم متنبہ کیا جائے۔ اسی بصیرت کے طفیل آپ نے اپنی قوم کے افراد کو آنے والے ممکنہ خطروں اور فتنوں سے بچایا۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اس دور میں جس ہستی کو اوصافِ خضری سے نوازا ہے، اسے اللہ نے کس قدر بصیرت عطا کی ہے۔

اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو علم اور رحمت کے ساتھ ساتھ بصیرت کی نعمت بھی وافر عطا فرمائی ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ سے آپ کو حاصل مذہبی، سیاسی اور معاشی بصیرت کے ذریعے آپ نے گزشتہ تین دہائیوں میں بیسیوں مرتبہ قوم کو آنے والے فتنوں سے آگاہ کیا ان سے بچنے کا نہ صرف حل دیا بلکہ قوم کو اس عذاب سے بچانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی اور تاحال جاری ہے۔

## ا۔ مذہبی بصیرت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1980ء کی دہائی میں جب وطن عزیز کے مذہبی ماحول کا جائزہ لیا تو آنے والے دور میں جن فتنوں کا سامنا ہونا تھا، اس سے آگاہ کیا۔ ان میں چند اہم حسب ذیل ہیں:

### i۔ دینی و دنیاوی تعلیم کا امتزاج

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جب تجدید واحیائے دین کا آغاز کیا تو اس وقت مذہبی طبقات باہم دست وگریباں تھے۔ فتویٰ بازی، مناظرہ اور دلائل وبراہین سے عاری گفتگو کرنے کا ماحول تھا۔ علم اور بنیادی ماخذ سے رجوع نہ ہونے کے برابر تھا۔ مذہبی اور غیر مذہبی طبقات الگ الگ اپنی اپنی سمتوں (Dimentions) میں کام کر رہے تھے۔ مدرسے سے فارغ التحصیل ہونے والے مولوی اور سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز سے پڑھنے والے بابو اور آفیسرز کہلاتے تھے۔ دونوں طبقات کے اندر ایک نفرت کی بڑی دیوار کھڑی تھی کہ جس کو عبور کر کے دونوں طبقات کو باہم شیر وشکر کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے جب 1985ء میں جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تو اس میں دینی ومذہبی علوم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم کو بھی لازم قرار دیا۔ جس کی بناء پر مذہبی طبقات جو کہ بصیرت سے عاری تھے، جو انگریزی اور عصری تعلیم کو شجرِ ممنوعہ سمجھتے تھے، انہوں نے فتوؤں کا بازار گرم کیا۔ لیکن وقت بہت بڑا استاذ ہے، وہ گزرتے لمحات کے ساتھ سب کچھ سمجھا دیتا ہے۔ صرف دس سال بعد ہی ہر مدرسہ یہی دعویٰ کرتا نظر آتا ہے کہ اس کے دامن میں دونوں علوم قدیم وجدید کا امتزاج موجود ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اس بصیرت کو ہر خاص وعام کو تسلیم کرنا پڑا۔ حکومتی سرپرستی میں اسلام آباد میں اسلامی یونیورسٹی کو قائم کیا گیا۔ تمام مدارس میں سرکاری حکم کے مطابق عصری تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا تاکہ مدرسے سے فارغ التحصیل ہونے والا طالبعلم صرف ''مولوی'' اور ''ملا'' ہی نہ کہلائے بلکہ معاشرے کے لئے قابل رشک فرد بن سکے۔ الحمد للہ آج جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، منہاج یونیورسٹی بن چکی ہے۔ جس میں جدید وقدیم تمام علوم میں ماسٹرز، ایم فل اور پی ایچ ڈیز ہو رہی ہیں، یقیناً یہ شیخ الاسلام کی مذہبی بصیرت کا عملی ثبوت ہے۔

### ii۔ تکفیری رویے کے خاتمہ کی جدوجہد

80 اور 90ء کی دہائی کا زمانہ کفر کے فتوؤں کا

زمانہ تھا جب تکفیریت کا عفریت منہ کھولے مذہبی ہم آہنگی اور امن و آشتی کو نگل رہا تھا۔ شیخ الاسلام کی مذہبی بصیرت کا بین ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اس دور میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان اعلامیہ وحدت پر دستخط کیے۔ امن و محبت کا یہ معائدہ 10 جنوری 1990ء کو پاکستان عوامی تحریک اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے درمیان طے پایا تاکہ شیعہ سنی فسادات کو روکا جا سکے۔ یہ ڈاکٹر طاہر القادری کی مذہبی بصیرت تھی کہ فتووں کے دور میں فتووں سے ڈرے بغیر اس قدر انتہائی قدم اٹھایا جس کے بعد فتوی بازی یقینی امر تھا۔ ہر طرف سے کفر کے فتوے برسنے لگے، شیعہ ہو جانے کا الزام لگنے لگا۔ فتوی لگانے والے شدت پسندوں کو کیا خبر تھی کہ آنے والا وقت فتوی بازی کا نہیں بلکہ مذہبی و مسلکی ہم آہنگی اور رواداری کا دور ہوگا۔

پھر وہی ہوا ایک دوسرے کو کافر و مشرک کہنے والے اتحاد بناتے رہے۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں مسلکی اتحاد کو بھول جانے والے کبھی MMA میں اتحاد کرتے رہے، کبھی ملک بچانے کے نام پر انتہائی بدعقیدہ اور شدت پسند جماعتوں کے ساتھ اتحاد کر کے عملاً یہ مانتے رہے کہ 1990ء میں اہل تشیع کے ساتھ مذہبی و مسلکی منافرت کے خاتمے کے لئے ڈاکٹر طاہر القادری کا اعلامیہ وحدت کا اعلان درست عمل تھا۔

### iii۔ قدامت پرستی کے نقصانات سے آگاہی

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کی مذہبی بصیرت و فراست کا اگلا واضح ثبوت ترویج و اشاعت اسلام کے سلسلے میں آپ کے موجودہ دور کے مطابق اٹھائے گئے عملی اقدامات ہیں۔ 1980ء کے اوائل میں جب تحصیلِ علم اور افشاءِ علم کا واحد ذریعہ کتب تھیں، ٹیلی ویژن ہر گھر میں موجود نہ تھا۔ تصنیف و تالیف کے ساتھ آپ نے کمال بصیرت سے کام لیتے ہوئے اپنے خطابات کی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ کا آغاز کیا۔

یہ وہ دور تھا جب علماء اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ تصویر کھنچوانا جائز ہے کہ نہیں؟ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال شرعی ہے یا غیر شرعی؟ بلکہ حقیقت کی نظر سے اگر دیکھا جائے تو ٹی وی دیکھنا حرام قرار دیا جا چکا تھا۔ تصویر کھنچوانا غیر شرعی اور حرام سمجھا جاتا تھا، بلکہ بعض کے ہاں یہ مشہور تھا کہ کیمرہ ہمارے شیخ کی تصویر نہیں کھینچتا، اگر کھینچ لی جائے تو تصویر اور کیمرہ دونوں جل جاتے ہیں۔ قائد اعظم کی تصویر والے نوٹوں سے جیبیں گرم کر کے فتوی دینے والوں نے یہ ذرا خیال نہ کیا کہ آئندہ آنے والے وقت کے تقاضے کیا ہیں۔

شیخ الاسلام کے 7000 سے زائد آڈیو، ویڈیوز خطابات، متنوع موضوعات پر مختلف زبانوں میں یہ ذخیرہ علم نہ صرف انسانیت کی راہنمائی کر رہا ہے بلکہ Internet کے ذریعے برق رفتاری سے دنیا کے طول وعرض میں پھیل رہا ہے۔ یقیناً یہ شیخ الاسلام کی مذہبی بصیرت کا عظیم شاہکار ہے۔

آج سے تیس سال قبل فتوی لگانے والوں اور تصویر و ویڈیو کو حرام کہنے والوں کو اپنے فتووں سے رجوع کرنا پڑا اور ایسا U ٹرن لیا کہ دعوت و تبلیغ کے لئے اپنے ٹی وی چینلز کھولنے پڑے، انٹرنیٹ اور دیگر جدید ذرائع کو اپنی تبلیغ، ترویج و اشاعتِ دین کا ذریعہ بنانا پڑا۔ لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ شیخ الاسلام کی مذہبی بصیرت دیگر مذہبی طبقات کے عملی اقدامات سے 20 سال آگے ہے۔

## ۲۔ سیاسی بصیرت

مذہب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے شیخ الاسلام کو سیاسی بصیرت سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ انہوں نے ہر موقع پر قوم کو باخبر کیا کہ اُس کا اصل دشمن کون ہے۔ ملک و قوم کو انہوں نے متعدد مرتبہ آگاہ کیا کہ وہ کس

فتنے کا سامنا کرنے والے ہیں۔ ان کی سیاسی بصیرت میں چند نمایاں پہلو حسب ذیل ہیں:

## i۔ ظالمانہ نظام کی خرابیوں سے متنبہ کرنا

اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں صفاتِ خضر میں سے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی کہ خضر علیہ السلام نے اپنے دور کے مجبور، محکوم، مظلوم طبقات کو ظالم، جابر اور غاصب حکمرانوں کے پنجہ استبداد سے بچایا ہے۔ شیخ الاسلام اوصافِ خضر کی حامل شخصیت ہیں۔ لہٰذا آپ نے اپنی سیاسی بصیرت وفراست اور تجربہ وتحقیق کی بنیاد پر اس قوم کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس موجودہ ظالمانہ، استحصالی نظام کے تحت تبدیلی نہیں آئے گی، اس نظام کے تحت اگر 100 بار بھی الیکشن ہو جائیں، چہرے تو بدل سکتے ہیں لیکن مجبور، مقہور مظلوم طبقات کی قسمت اور مقدر نہیں بدل سکتا۔

وقت بڑا بے رحم احتساب کرتا ہے، دیکھنے والوں نے دیکھا، سننے والوں نے سنا، تجزیہ کرنے والوں نے تجزیہ کیا کہ اس ملک میں رائج جابرانہ، ظالمانہ، جاگیردارانہ، سرمایہ دارانہ نظام، حکمران اور طاقتور طبقات کے مفادات کا تحفظ تو کرتا ہے لیکن غریب، متوسط، سفید پوش طبقات کو مزید غربت اور پسماندگی کی حالت کی طرف دھکیل رہا ہے۔ بالآخر تمام طبقات کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ نظام کی تبدیلی کے بغیر اصلاح کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

## ii۔ تبدیلئ نظام کے لیے عملی جدوجہد

23 دسمبر 2012ء کی سرد اور ٹھٹھرتی ہوئی شام تھی جب الیکشن 2013ء قریب آ رہا تھا۔ مینار پاکستان کی وسعتوں میں انسانی سروں کے سمندر کی موجودگی میں ایک آواز اپنی سیاسی بصیرت کا اعلان کر رہی تھی، وہ آواز شیخ الاسلام کی تھی۔ لگتا یوں تھا کہ اس آواز دینے والے شخص کو فیضان و بصیرتِ خضری سے وافر حصہ ملا ہے۔ شیخ الاسلام پکار پکار کر پاکستانی قوم کو متنبہ کر رہے تھے کہ اگر اسی نظام کے تحت، اصلاح وترمیم کیے بغیر الیکشن ہو گئے، اگر اسی غیر آئینی الیکشن کمیشن کی زیرنگرانی انتخابات ہوئے تو ملکی تاریخ کی بدترین دھاندلی ہوگی اور یہی کرپشن زدہ سیاسی بونے چہرے بدل کر زمامِ اقتدار سنبھالیں گے۔ ''مک مکا'' کا یہ نظام انہی وڈیروں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں کو تحفظ دے گا جبکہ الیکشن کے بعد کوئی تبدیلی نہیں آئے گی، وہی لوٹ مار کے قصے ہوں گے، ملکی اداروں کو سستے داموں بیچا جائے گا، ملکی وسائل کو کوڑیوں کے مول بیچ کر ذاتی مفادات کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

## iii۔ ''ڈاکٹر طاہر القادری ٹھیک کہتے تھے''

23 دسمبر اور 14 جنوری 2013ء کے اسلام آباد دھرنے کے بعد اس قوم کے شعور کو بڑھانے اور آئین کے مندرجات پڑھانے اور یاد کروانے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے حقوق کا شعور دیتے ہوئے یہ بتا دیا تھا کہ اگر اسی نظام کے تحت الیکشن ہوئے تو ساری قوم چیخے گی۔ پھر یہی ہوا اور 11 مئی 2013ء کی شام سورج ڈھلنے کے ساتھ ہی آوازیں اور چیخیں بلند ہونا شروع ہوئیں، الیکشن کی شفافیت پر انگلیاں اٹھنا شروع ہوگئیں، پوری قوم کی آواز تھی کہ ''ڈاکٹر طاہر القادری ٹھیک کہتے تھے''، یعنی جو منظر اور نظارہ ڈاکٹر طاہر القادری کی بصیرت 6 ماہ پہلے دیکھ رہی تھی پوری قوم، دانشور اور سیاستدان اس شعور کی سطح پر 6 ماہ بعد پہنچے جو کہ اس بات کا بین اور واضح ثبوت ہے کہ شیخ الاسلام کی سیاسی بصیرت آنے والے حالات کا بہتر اور مستند تجزیہ کر رہی تھی جس کا اظہار متعدد، دانشور، تجزیہ نگار اور سیاستدان کر چکے ہیں۔ یقیناً یہ بصیرت وفراست ہر کسی کو عطا نہیں ہوتی جن سے کوئی کام لیا جانا ہو انہیں ہی میسر آتی ہے۔

## iv۔ قوم کو بروقت آگاہ کرنا

کسی بھی ریاست میں نظامِ انتخاب ہی تبدیلی

کی بنیاد ہوا کرتا ہے۔ عوام اپنے ووٹ کی طاقت سے ظالم حکمرانوں سے نجات حاصل کرتے ہیں لیکن پاکستانی نظامِ انتخاب انتہائی فرسودہ، جانبدارانہ اور غیر منصفانہ ہے۔ جس کی بنیاد ''مک مکا'' اور گٹھ جوڑ پر ہے۔ جس میں عوام کے ووٹ پر مبنی مینڈیٹ پر ڈاکہ زنی کی جاتی ہے۔ 23 دسمبر 2012ء کو ڈاکٹر طاہرالقادری نے الیکشن سے 6 ماہ قبل اسی خطرہ سے خبردار کر دیا تھا۔ اس وقت کسی نے اس آواز پر توجہ نہ دی لیکن پھر وہی ہوا اور عوام کے حق پر ڈاکہ پڑ گیا۔

ایک جماعت کی طویل تگ و دو اور جدوجہد کے بعد دھاندلی کی تحقیقات کے لیے جوڈیشل کمیشن بنایا گیا، جوڈیشل کمیشن بننے کے بعد فریق اول سے یعنی مدعی سے سوال کیا گیا کہ آپ کیا توقع رکھتے ہیں کہ عدلیہ کی طرف سے کیا فیصلہ ہوگا۔ اس فریق کا جواب تھا کہ ''ہم عدلیہ کے فیصلے کا احترام کریں گے''۔

لیکن جب یہی سوال شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری سے پوچھا گیا تو آپ نے بصیرتِ خضری کے فیضان کے طفیل ایک سال بعد آنے والا فیصلہ پہلے ہی بتا دیا کہ ''کمیشن یہ فیصلہ کرے گا کہ منظّم دھندلی کے کوئی شواہد نہیں ملے، اکا دُکا مقامات پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ ملک میں شفاف انتخابات ہوئے''۔

پھر وہی ہوا جوڈیشل کمیشن کا فیصلہ حرف بحرف وہی آیا جو شیخ الاسلام نے فرمایا تھا۔ اس طرح ایک مرتبہ پھر قوم کو اعتراف کرنا پڑا کہ خضرِ وقت سچ کہتے تھے۔ یہ عدلیہ کی تاریخ کا شرمناک فیصلہ تھا۔ حکمرانوں کے کردار اور عدلیہ کے ''مک مکا'' کو دیکھتے ہوئے خضرِ وقت نے قوم کو ایک سال قبل فیصلے کے متعلق آگاہ کر دیا تھا۔

### v۔ دہشت گردوں کے معاونین کو بے نقاب کرنا

دہشت گردی ایک دن کی پیداوار نہیں ہے اور نہ ہی کسی شخص کو ایک دن میں خودکُش بمبار بنایا جاسکتا ہے، اس کے پیچھے ایک پوری ٹیم ہوتی ہے۔ قوم کو فقط دہشت گردوں کا مکروہ چہرہ تو دکھایا گیا لیکن دہشت گردوں کے معاونین، سہولت کاروں (Facilitators) نرم گوشہ رکھنے والوں اور مالی اعانت کرنے والوں (Financers) کے بارے میں کچھ نہ بتایا گیا۔ دہشت گردوں کے سہولت کار سرعام ٹی وی اور دیگر ذرائع پر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ دہشت گردوں کے حق میں بیان دیتے اور دہشت گردوں کی مذمت بھی نہیں کرتے۔

خضرِ وقت نے نہ صرف دہشت گردوں کے خلاف فتویٰ دے کر اور ان کی علامات بیان کرکے قوم وملت کے سامنے ان کو ننگا کیا بلکہ ان کے جملہ معاونین کو بھی بیانگ دہل بے نقاب کیا، تاکہ اصل مجرموں کو پہچان کر ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ آج پاکستان آرمی کا دہشت گردوں کے سہولت کاروں کے خلاف جو آپریشن ہے۔ اس سوچ کے واحد علمبردار خضرِ وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں۔

### vi۔ دہشت گردی کا حل، مذاکرات نہیں جنگ

پوری قوم گواہ ہے کہ حکومت اور تقریباً تمام سیاسی جماعتیں دہشت گردوں سے مذاکرات کی حامی تھیں اور تقریباً ایک سال مذاکرات کا ڈرامہ چلتا رہا۔ شیخ الاسلام نے روزِ اول سے فرما دیا تھا کہ مذاکرات کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ دہشت گردی کا حل دہشت گردوں کا خاتمہ ہے۔ ایک سال تک انتظار کرنے، سینکڑوں لاشیں اٹھانے اور دہشت گردوں کو فرار کروانے کے بعد پوری قوم کو ماننا پڑا کہ ''طاہرالقادری سچ کہتے تھے''۔ بالآخر پاکستان آرمی نے ضربِ عضب کا آغاز کیا اور آخری دہشت گرد کے خاتمے تک جنگ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔

## ۳۔ معاشی بصیرت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی مذہبی و سیاسی بصیرت کا مطالعہ کرنے کے بعد آیئے اب خضرِ وقت

کی معاشی بصیرت پر بھی ایک نظر ڈالتے ہیں:

کسی بھی قوم کی معیشت اس کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ اگر معیشت برباد ہو جائے تو پوری قوم اور ملک برباد ہو جاتا ہے۔اسی لئے حضرت خضر اور موسیٰ علیہ السلام نے ان دو یتیم بچوں کی دیوار بغیر کسی معاوضے کے بنا دی۔ اوصافِ خضر سے متصف شخصیت کے فرائض میں سے ہوتا ہے کہ وہ یتیم، مساکین اور فقراء کے اموال کی حفاظت کا انتظام کرے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے جب اپنی نگاہ بصیرت سے دیکھا کہ قوم کی وراثت لٹ رہی ہے تو انہوں نے قوم کو اس سے بھی درج ذیل انداز میں باخبر کیا:

### i۔ قومی لٹیروں سے بروقت خبردار کرنا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بصیرتِ خضری سے متصف ہو کر قوم کی قومی وراثت/دولت چوری کرنے والوں سے خبردار کرتے رہے۔ کسی کے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ کس طرح انسانوں کو بطور کیریئر استعمال کر کے منی لانڈرنگ کی جاتی ہے؟ ستمبر 2014ء میں دھرنے کے موقع پر شیخ الاسلام نے فرمایا کہ لوگو آنکھیں کھولو! تمھاری وراثت اور سرمایہ تمھارے دشمن نقد اٹھا اٹھا کر ملک سے باہر لے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ ایک سال کے بعد ملک کی ایک مشہور ماڈل بطور کیریئر ملکی سرمایہ بیرون ملک منتقل کرتے پکڑی گئی، پھر اس نے اعتراف کیا کہ وہ کس کس سیاسی شخصیت کے لیے کام کرتی ہے اور کتنا سرمایہ وہ باہر منتقل کر چکی ہے۔

اسی طرح جب کراچی کے سمندر سے کرنسی کی بھری لانچ پکڑی گئی تو تب قوم کو یہ بات سمجھ آئی کہ کس طرح اس کی وراثت باہر منتقل ہو رہی ہے؟ کس طرح (Swiss Banks) میں اربوں ڈالرز پہنچائے گئے اور کس طرح پوری دنیا میں ذاتی کاروبار اور جائیدادیں خریدی گئیں۔ ان پوشیدہ حقائق سے وہی پردہ اٹھا سکتا ہے جس کو فیضانِ بصیرتِ خضری نصیب ہوا ہو۔

### ii۔ قومی ذخائر کی حفاظت

پاکستان کو اللہ رب العزت نے تمام قدرتی وسائل و خزانوں سے نوازا ہے لیکن ملک کی نا اہل قیادت اپنے وسائل کو بروئے کار لانے کے بجائے ملک کا معاشی نظام قرضوں پر چلا رہی ہے۔ مزید یہ کہ ملکی وسائل کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جا رہا ہے۔ ملک میں کثیر قدرتی ذخائر ہونے کے باوجود دیگر ممالک سے گیس کے حصول کے لیے معاہدات کیے جا رہے ہیں۔ ملک میں سونے کے وسیع ذخائر موجود ہیں، اگر صرف بلوچستان میں موجود ریکوڈیک کے ذخائر کا تخمینہ لگایا جائے تو پاکستان کے تمام مسائل کا حل ممکن ہے۔

اسلام آباد میں انقلاب مارچ کے دوران خضر وقت شیخ الاسلام نے پوری قوم کو خبردار کیا کہ ریکوڈیک (سونے کے قومی ذخائر) کو کیسے منصوبہ بندی کے ساتھ سستے داموں بیچا جا رہا ہے۔ پھر دنیا نے آپ کی بات کی صداقت کو دیکھ لیا کہ آپ کی کہی ہوئی بات سچ ثابت ہوئی کہ حکومت نے اس منصوبہ کا سربراہ سابق چیف جسٹس کے بیٹے ارسلان افتخار چوہدری کو بنا دیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کے بروقت خبردار کرنے پر اسے ہٹا دیا گیا۔ شیخ الاسلام نے متعدد مواقع پر قومی وسائل کو استعمال میں لا کر عوام تک اس کے فوائد پہنچانے کی بات کی ہے جو یقیناً خضرِ وقت کی بصیرت کی علامت ہے۔

### iii۔ قومی اداروں کو لوٹ سیل سے بچانا

پوری دنیا میں نجکاری کا عمل ملک و قوم کے لیے نفع بخش اور سود مند بنایا جاتا ہے۔ اس کے لیے شفاف کمیشن بنائے جاتے ہیں۔ اخبارات میں (Bids) دی جاتی ہے تاکہ اس کی شفافیت پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ لیکن پاکستان میں نجکاری کے عمل میں نیت کا فتور شامل ہوتا ہے۔

کمیشن (Kick back) حاصل کی جاتی ہیں، اداروں کو بیچا جاتا ہے اور خود ہی دوسرے نام سے خرید لیا جاتا ہے۔

ان تمام کرپشن کے معاملات کے متعلق شیخ الاسلام نے قوم کو بروقت خبردار کیا تھا کہ حکمران طبقہ قومی اداروں کو اونے پونے داموں بیچ کر خود ہی خریدنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے نجکاری کمیشن کے جملہ ممبران ان کے سربراہ کا مکمل (Bio Data) عوام کے سامنے رکھ دیا اور ان کی حکمرانوں کے ساتھ رشتہ داریاں، تعلقات اور ہمدردیوں کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ بعد ازاں شیخ الاسلام کی کہی ہوئی یہی باتیں حرف بحرف سچ ثابت ہوئیں جس کا قبل ازوقت شیخ الاسلام نے پردہ چاک کر دیا تھا۔ PIA جیسے منافع بخش قومی ادارہ کو بیچنے اور خود خریدنے کے لئے حکمرانوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں۔ پاکستان سٹیل اور دیگر قومی ادارے بھی لوٹ سیل پر ہیں۔ مشتری تو ہوشیار ہے لیکن اگر قوم بھی ہوشیار ہو جائے تو ڈاکٹر طاہر القادری کی بصیرت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

## iv۔ خضرِ وقت کا دس نکاتی ایجنڈا

حضرت خضر علیہ السلام جہاں حاکم وقت سے غریب کی کشتی کو بچا رہے ہیں وہیں پر غریب ویتیم بچوں کو ان کے بہتر مستقبل کی ضمانت بھی دے رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں اوصافِ خضر کا حامل وہی ہوگا، جو زمین میں چھپے خزانے دیکھنے کی نگاہ رکھتا ہو، جو اُن خزانوں کی حفاظت اور انہیں ان کے وارثوں تک پہنچانے کا لائحہ عمل اور صلاحیت رکھتا ہو۔ غریب، یتیم، مجبور و مقہور اور مظلوم طبقات کے لیے کوئی ایسا لائحہ عمل دے جو اُن کی حالت کو بدل دے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے بھی 2013ء میں 10 نکاتی انقلابی ایجنڈا پیش کیا اور اس کے لیے وسائل کی دستیابی کے لیے انتظامات کا بھی اعلان کر دیا۔ اس انقلابی ایجنڈے کے چیدہ چیدہ مندرجات درج ذیل ہیں:

۱۔ ہر بے گھر کو گھر دیا جائے گا۔

۲۔ ہر بے روزگار کو روزگار دیا جائے گا۔

۳۔ کم تنخواہ دار طبقہ کو بنیادی ضروریات کی اشیاء نصف قیمت پر ملیں گی۔

۴۔ تمام تنخواہ دار طبقات سے یوٹیلٹی بلز نصف لیے جائیں گے۔

۵۔ صحت کی قومی انشورنس سکیم متعارف کروائی جائے گی۔

۶۔ میٹرک تک تعلیم مفت ہو گی۔

۷۔ غریب کسانوں میں کاشت کے لئے زمینیں مفت تقسیم ہوں گی۔

۸۔ تنگ نظری، فرقہ پرستی اور دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔

۹۔ خواتین کے لیے بہتر روزگار مہیا کیا جائے گا۔

۱۰۔ تنخواہوں میں فرق ختم کیا جائے گا۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایسا ایجنڈا فقط خضرِ وقت ہی دے سکتا ہے جس کے پاس علم بھی ہو اور کردارِ امن و رحمت بھی۔ یہ بصیرت خضری کا فیضان ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری آنے والے حالات و واقعات کا بہتر تجزیہ کرتے ہیں، قوم کو خبردار کرتے ہیں، انہیں ان کے مسائل سے آگاہ کرتے ہیں اور ان کے حل کا مکمل لائحہ عمل بھی دیتے ہیں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ آنے والا دور ڈاکٹر طاہر القادری کا دور ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری قاسمِ فیضانِ خضر بن کر امن و علم، بصیرت و شعور کا نور پھیلا رہے ہیں۔ امن کے فروغ اور علم کے افشاء کے لیے شیخ الاسلام کی کاوشیں کئی صدیوں تک تلاش خضر کرنے والوں کے لیے راہنمائی کا باعث بنیں گی۔ آپ کا نظریہ جیتے گا، شہیدوں کا لہو رنگ لائے گا اور پاکستان اور عالم اسلام میں مصطفوی انقلاب کا سورج طلوع ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

## حرفِ تمنا

معاشرے میں تصور پایا جاتا ہے کہ فیضان خضری کا امین وہ شخص ہوگا جو عالم، فاضل، زاہد، متقی اور کسی خانقاہ میں گدی نشین ہوگا۔ اگر ہم سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور

خضر علیہ السلام کے سفر کے واقعات کا جائزہ لیں تو اس سفر میں موسیٰ علیہ السلام جس علم کی تلاش میں آئے تھے اس کی وضاحت، تفہیم یا تدریس کے لئے خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو نماز، روزہ یا اس دور کی کسی عبادت سے نہیں گزارا۔ موسیٰ علیہ السلام کو بٹھا کر کسی آسمانی کتاب یا صحائف کے صفحات کا مطالعہ نہیں کروایا۔ علمی فکری لیکچر نہیں دیئے۔ تخلیق کائنات و تخلیق انسانیت کے رازوں سے پردہ نہیں اٹھایا بلکہ یتیموں، مسکینوں، محتاجوں کے حقوق کا تحفظ کیا، ان کے روزگار اور وسائل کا بندوبست کیا، ان کے خزانوں کو لٹنے سے بچایا، انہیں ظالموں کے ظلم سے بچایا اور ان کے دین و ایمان کو تحفظ فراہم کیا۔

ہر دور میں فیضانِ خضری کا حامل وہی ہوگا جو علم و رحمت کے ساتھ ساتھ دکھی انسانیت کا درد اپنے دل میں محسوس کرے۔ جو غریبوں محتاجوں کے حقوق کے لئے تن من دھن قربان کرے۔۔۔ جو یتیموں اور بے آسراء لوگوں کی وراثت کی حفاظت کے ساری عمر جدوجہد کرتا رہے۔ تعجب ہے ان بندگان خدا پر جو خضر سے تلاشِ خضر کا وظیفہ پوچھتے ہیں۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو خضر کی جدوجہد میں شریک بھی ہیں اور اس کے ہر عمل پر سوالات بھی کرتے ہیں۔ وہ لوگ اس بات سے کیوں بے خبر ہیں کہ راستے کسی بھی وقت جدا ہوسکتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

**اظہار تعزیت:** گذشتہ ماہ محترم شیخ محمد خاور (علی پور چٹھہ) کے والد محترم شیخ نور الٰہی (ان کی میت کو مرکز لایا گیا جہاں ان کی نماز جنازہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پڑھائی اور مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لئے خصوصی دعا کی)، محترم سید توقیر الحسن گیلانی (سابقہ ناظم TMQ پنجاب) کی والدہ، محترم کیپٹن غلام حسن قادری (صدر PP154 لاہور) کی یکے بعد دیگرے بڑی ہمشیرہ محترمہ خورشید بی بی، چھوٹی ہمشیرہ محترمہ تاج بی بی اور بڑا بھائی محترم عبدالستار، محترم حافظ محمد جنید رضا اویسی (سٹوڈنٹ شریعہ کالج) کے والد محترم اور بھائی (جان ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہوئے)، محترم محمد حمزہ (سٹوڈنٹ شریعہ کالج) کی نانی جان، محترم سید عثمان علی (سٹوڈنٹ شریعہ کالج) کے دادا جان، محترم ماسٹر محمد اسحاق (سابقہ تحصیل صدر تحریک حضرو اٹک)، محترم سلطان احمد قادری (صدر TMQ سرگودھا سٹی) کے بہنوئی، محترم قاری غلام شبیر (گجرات) کی بہن اور بہنوئی، محترم ماسٹر احمد علی غفاری (حافظ آباد) کے والد محترم علی محمد، محترم ماسٹر آصف علی کریمی (حافظ آباد) کے سسر، محترم مختار احمد قادری اور محترم قاری گلزار احمد کی والدہ محترمہ، محترم رانا نعیم عبداللہ (ناظم TMQ، UC13) کے والد محترم، محترم پروفیسر وقار احمد طاہر (دیرینہ تحریکی کارکن لاہور) کے بہنوئی ڈاکٹر بابر، محترم طارق الطاف (ناظم PP-144) کے چچا جان، محترم حاجی محمد یاسین (رفیق واہگہ ٹاؤن لاہور)، محترم تنویر انصاری (لاہور) کا بیٹا، محترم محمد سرور (دیرینہ تحریکی کارکن شالیمار ٹاؤن لاہور) کی والدہ، محترم محمد وقاص تارڑ (چک بھٹی) کی تائی جان، محترم قاری محمد اشرف (گوجرانوالہ) کا بھانجا، محترم شیخ گلفام علی (اوکاڑہ) کے والد، محترم ملک ارشد محمود (گوجرانوالہ) کے والد اور محترم عمران علی ایڈوکیٹ کے چچا، محترم مختار احمد لونا (لالیاں) کی والدہ، محترم رانا محمد نعیم (لالیاں) کے والد، محترم ڈاکٹر محمد الیاس قادری (پتوکی) کی ممانی جان، محترم محمد یونس نقشبندی (پی پی 226) کی پھوپھو جان، محترم چوہدری ناصر گجر (پی پی 162) کے ماموں، محترم محمد فیاض (پی پی162) کا بھتیجا، محترم محمد اشرف حیدری (پاکپتن) کے بہنوئی، محترم ملک محمد نواز مصطفوی (کھڈیاں) کے تایا جان، محترم عامر سلطان (حافظ آباد) کے والد، محترم محمد امین گجر (فاروق آباد) کی والدہ، محترم محمد اشرف تارڑ (سابق صدر تحریک فاروق آباد) کی خالہ، محترم چودھری محمد سلطان (دیرینہ لائف ممبر تحریک) اور محترم رانا محمد اویس (سیکرٹری فنانس MSM فاروق آباد) کے تایا قضائے الٰہی سے انتقال فرمائے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالی مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

2016ء

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مطبوعہ تحقیقی و تجدیدی خدمات

محمد فاروق رانا☆

تحریک منہاج القرآن دورِ حاضر کا عظیم مصطفوی مشن ہے۔ اس کی ساری جد و جہد کا مقصد تجدید و احیاے دین اور غلبہ حق ہے۔ اس مقصد کی بنیاد حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت مبارکہ کا وہ مقصد ہے جس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ. [التوبة، ۹:۳۳]

’وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (رسول ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کر دے۔‘

تجدید دین اور غلبہ دین و خدمتِ دینِ متین کا یہ فریضہ اُمت کی پوری تاریخ میں تسلسل کے ساتھ جاری رہا۔ ہر دور اور زمانے میں مجددین اور ائمہ کرام نے اپنے اپنے عہد کی ضروریات کے مطابق تجدید دین کا فریضہ ادا کیا اور کتاب و سنت اور اَسلاف کی تقلید کرتے ہوئے اپنے زمانے کے لوگوں کی درست سمت کی طرف رہنمائی کی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دورِ حاضر کے عظیم اِسلامی مفکر، محدّث اور مفسر ہیں۔ آپ نے تحریک منہاج القرآن کے مشن کی بنیاد رکھی اور اسے ہمہ گیر و جامع بنانے کے لیے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق خدمتِ دین کی مختلف جہات پر کام کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا یَقُوْمُ بِدِیْنَ اللهِ إِلَّا مَنْ حَاطَهٗ مِنْ جَمِیْعِ جَوَانِبِهٖ. (مسند الفردوس للدیلمی، ۵:۱۹۰، رقم:۷۹۲۰)

’اللہ تعالیٰ کے دین کو صرف وہی قائم کر سکے گا جو اس کی تمام جہات کا احاطہ کرے گا (یعنی تجدید دین کا فریضہ تبھی ادا ہوسکے گا جب دین کے تمام گوشوں اور پہلوؤں پر کام ہوگا)۔‘

آپ کا کام مذکورہ حدیث مبارک کے مطابق ہمہ جہت ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری تحریک منہاج القرآن کو ہمہ جہت کیوں نہ بناتے کہ اِس وقت بگاڑ کلی شکل اختیار کر چکا ہے، جس کی اِصلاح بھی کلیت کا تقاضا کرتی ہے۔ مختلف جہات پر آپ کے کام کی نوعیت اور معاصر علماء کے ہاں اس کی توصیف و تائید کے پیش نظر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ آپ صدی کے مجدد ہیں اور یہ فریضہ آپ نے ہی ادا کرنا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا.

(سنن أبی داود، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائة، ۴:۱۰۹، رقم: ۴۲۹۱)

☆ ڈپٹی ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ farooqrana@gmail.com

’اللہ تعالیٰ اِس اُمت کے لیے ہر صدی کے آغاز میں کسی ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس (اُمت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘

زیرِ نظر مضمون میں ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمتِ دین کے مختلف گوشوں میں سے صرف ایک گوشے یعنی تصنیف و تالیف کا تذکرہ ہی کریں گے۔ آپ کی قائم کردہ تحریکِ منہاجُ القرآن دنیا کے نوے سے زائد ممالک میں اِسلام کا آفاقی پیغامِ اَمن و سلامتی عام کرنے لیے مصروفِ عمل ہے۔ آپ کو عالمی سطح پر اَمن کے سفیر کے طور پر پہچانا جاتا ہے؛ جب کہ بہبودِ اِنسانی کے لیے آپ کی علمی و فکری اور سماجی و فلاحی خدمات کا بین الاقوامی سطح پر اِعتراف بھی کیا گیا ہے۔ آپ نے پاکستان میں عوامی تعلیمی منصوبے کی بنیاد رکھی جو غیر سرکاری سطح پر دنیا بھر کا سب سے بڑا تعلیمی منصوبہ ہے۔ اِس منصوبے کے تحت اب تک ایک چارٹرڈ یونی ورسٹی (منہاج یونی ورسٹی لاہور) اور پاکستان بھر میں چھ سو سے زائد اسکولز و کالجز کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا بھر میں مختلف ممالک میں اسلامک سنٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ ماضی قریب میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ فردِ واحد نے اپنی دانش و فکر اور عملی جدّ و جہد سے فکری و عملی، تعلیمی و تحقیقی اور فلاحی و بہبودی سطح پر ملّتِ اِسلامیہ کے لیے اِتنے مختصر وقت میں اِتنی بے مثال خدمات اَنجام دی ہوں۔

گزشتہ پینتیس سالوں میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی اُردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں تقریباً 515 کتب زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ دنیا کی دیگر زبانوں میں ان کے تراجم بھی ہو رہے ہیں۔ اگرچہ پرنٹنگ پریس وغیرہ کو شروع ہوئے بھی دو تین صدیاں بیت چکی ہیں، لیکن ایسا کبھی تاریخ میں نہیں ہوا کہ کسی کی زندگی میں ہی اس کی پانچ سو سے زائد کتب طبع ہو چکی ہوں۔ یہ شیخ الاسلام کی ایک انفرادی اور تجدیدی خدمت ہے۔

علوم القرآن ہوں یا علوم الحدیث؛ اِیمانیات اور عبادات ہوں یا اِعتقادیات (اُصول و فروع)؛ سیرت و فضائلِ نبوی ہوں یا ختمِ نبوت اور تقابلِ اَدیان؛ فقہیات ہو یا اَخلاق و تصوف؛ اَوراد و وظائف؛ اِقتصادیات و سیاسیات ہو یا فکریات؛ دستوریات ہو یا قانونیات؛ شخصیات ہوں یا سوانح؛ سائنس ہو یا حقوقِ اِنسانی، عصریّات ہو یا اَمن و محبت اور ردّ تشدد و اِرہاب یا سلسلۂ تعلیماتِ اِسلام؛ الغرض حضرت شیخ الاسلام نے ہر موضوع پر نادر کتب تالیف کی ہیں۔

برصغیر میں کئی صدیوں سے حدیث پر کام اور لٹریچر کا پیدا ہونا تعطل کا شکار تھا۔ چھ سات سو سال پہلے کے کیے ہوئے کاموں پر زیادہ تکیہ تھا۔ پچھلی ایک دو صدیوں میں علمی نوعیت کے جو کام ہوئے ہیں وہ زیادہ تر حواشی اور شروحات ہیں۔ ہر subject کو حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی شکل میں ایک compendium کے طور پہ لوگوں تک پہنچا دینا حضرت شیخ الاسلام کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے امت کو عطا کیا۔ پوری مغربی دنیا اور عالم عرب بھی ان کا معترف ہے اور ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

قائد ڈے کی مناسبت سے شائع ہونے والے اس شمارے کی ضرورت کے مطابق ذیل میں ہم صرف ان کتب کا مختصر تعارف پیش کریں گے جو سال 2016ء میں شائع ہوئی ہیں۔

## ۱۔ حروفِ مقطعات کا قرآنی فلسفہ

قرآن مجید میں اِعجاز و بلاغت کا ایک منفرد پہلو حروفِ مقطعات ہیں۔ ان حروف کی مجموعی تعداد چودہ (14) ہے اور یہ اُنتیس (29) مختلف سورتوں کے آغاز میں وارِد ہوئے ہیں۔ حروفِ مقطعات کے معانی و مفاہیم کے بارے میں مذہبِ

مختار یہی ہے کہ یہ اللہ رب العزت اور اُس کے حبیبِ مکرّم ﷺ کے درمیان سربستہ راز ہیں اور ان کے معانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مکرم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اِس نئی کتاب میں حروفِ مقطعات کے وہ معانی و مفاہیم بیان کیے گئے ہیں جو اَکابرِ اُمت کو علمِ نبوت سے بطور خیرات نصیب ہوئے اور انہوں نے اُمتِ مسلمہ کی آگہی و رہنمائی کے لیے ہم تک پہنچائے۔ بطور نمونہ فقط الٓمّٓ کے معنی و مراد اور تعبیر و تاویل پر تفصیلی بحث بھی شاملِ کتاب کی گئی ہے۔

## ۲۔ شانِ مصطفیٰ ﷺ میں قرآنی قسمیں (کَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰی ﷺ)

یہ محتشم بہ الشان کتاب سید البشر، اَعظم الرّسل اور آخر الانبیاء ﷺ کی اپنے ربِ کریم کی بارگاہ میں شان و رِفعت اور قدر و منزلت کی مباحث پر مشتمل ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آیاتِ قرآنیہ کی صورت میں آپ ﷺ کے ذریعے قسم کھائی، آپ ﷺ کے لیے قسم کھائی اور آپ ﷺ پر قسم کھائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا آپ ﷺ کی قسمیں کھانا آپ ﷺ کے جلال و جمال کو دو چند کر دیتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 2007ء میں طبع ہونے والی کتاب کَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْأَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰی ﷺ کا اُردو ترجمہ بھی اب 'شانِ مصطفیٰ ﷺ میں قرآنی قسمیں' کے عنوان سے مع عربی متن شائع ہو چکا ہے۔

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اَقدس میں کھائی گئی 43 قرآنی قسموں کا نہایت ایمان اَفروز اور محبت آمیز بیان کیا گیا ہے۔

## ۳۔ ﴿تَرْغِيْبُ الْعِبَادِ فِي فَضْلِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَمَكَانَةِ الْإِسْنَادِ﴾

### فضیلتِ روایتِ حدیث اور مقامِ اِسناد

احادیثِ نبوی کو سیکھنے، ان کا علم اور فہم حاصل کرنے، انہیں محفوظ کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی بڑی فضیلت وارِد ہوئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مبلغِ حدیث کے لیے حسین دعا ہی نہیں فرمائی بلکہ اس کی تبلیغ اور حدیث کو آگے پہنچانے کا حکم بھی فرمایا۔ بایں وجہ حفاظت و روایتِ حدیث کی فضیلت و اَہمیت کے ساتھ ساتھ ائمہ و محدثین نے حدیث بیان کرنے کے لیے کڑی شرائط بھی مقرر کیں تا کہ متنِ حدیث کی صحت کو پرکھا جائے اور نبوی الفاظ کو دیگر کے ساتھ خلط ملط ہونے سے بچایا جائے۔ چنانچہ مختلف باطل فرقوں کی طرف سے بپا کی جانے والی شر انگیزیوں کا تدارک کرنے کے لیے محدثین کرام نے روایتِ حدیث کے سخت اُصول وضع کیے اور اپنی زندگیاں ان اصولوں کی پرورش و نگہداشت کے لئے وقف کر دیں۔ علم اسماء الرجال کے تحت کم و بیش پانچ لاکھ راویوں کی زندگی سے وفات تک کے تمام حالات، اخلاق و کردار، شیوخ، تلامذہ اور دیگر شواہد پر مشتمل ایسا ذخیرہ مرتب کیا گیا جس کی وسعت، پختگی اور تسلسل پر غیر مسلم اَہلِ علم آج تک انگشت بہ دندان ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے امت کی صحیح سمت رہنمائی کے لیے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے جس میں حدیث کے فہم و تفقہ اور مقام اسناد کے بارے ثقہ روایات و آثار کو جمع کیا ہے۔ اِس مجموعہ کے مطالعے سے روایت حدیث کی فضیلت واہمیت کے ساتھ ساتھ رواۃ حدیث کی عظمت اور مقام و مرتبے کا بھی ادراک ہوتا ہے۔

## ۴۔ ﴿إِزَالَةُ الْغُمَّة عَنْ حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ﴾ حجیتِ حدیث وسنت

یہ عقیدہ نہایت گمراہ کُن اور خلافِ اِسلام ہے کہ ہمارے لیے صرف قرآن ہی حجت اور قابلِ اِستناد ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث و سنت ہمارے لیے اَحکامِ شریعت اور اَحکامِ دین کے باب میں حجت اور دلیلِ قطعی نہیں ہے۔ یہ باطل concept ہے اور اس کی حیثیت دینی اعتبار سے کفر و اِلحاد کی سی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اِس نئی کتاب میں اُردو ترجمہ کے ساتھ سیکڑوں احادیث مبارکہ، اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارک اور سنت مطہرہ بھی اُسی طرح سند اور قابلِ حجت ہیں جس طرح قرآن مجید ہے۔ دین کی حقیقی روح کو سمجھنے اور منشاء و مرادِ اِلٰہی تک رسائی کے لیے دونوں کو ہرگز جدا نہیں کیا جاسکتا۔

## ۵۔ ﴿فَضَائِلُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَيْنِ علیہم السلام مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ﴾ اَربعین: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مذکور سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ کائنات اور حسنین کریمین علیہم السلام کے فضائل و مناقب

اِس اَربعین میں سیدنا علی، سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء، امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین علیہم السلام کے فضائل و مناقب کو صرف 'صحیح بخاری' اور 'صحیح مسلم' کی احادیث کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے۔ بنیادی احادیث تو 41 ہیں لیکن کُل 51 احادیث مختلف موضوعات کے تحت اِس نادر کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

## ٦۔ ﴿اَلْكِفَايَة فِي حَدِيْثِ الْوِلَايَة﴾ حدیثِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ

تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا ہے: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ (جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے)۔

بعض لوگ اِس حدیث مبارک کی ثقاہت اور سند پر اِعتراضات وارد کرتے ہوئے اور اسے ضعیف یا موضوع ثابت کرنے کی سعیِ لاحاصل کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِس کتاب میں یہ حدیث مبارک اُردو ترجمہ کے ساتھ 153 مختلف اسانید و طُرُق سے بیان کی ہے اور ان کے رُواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ 153 طُرُق میں سے اکثر صحیح یا حسن ہیں۔ اِس حدیث پر کی جانے والی نقد و جرح کا اُصولِ حدیث کے مطابق تسلی بخش ردّ بھی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں 'حدیثِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ' کو روایت کرنے والے اَٹھانوے (98) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَسماء گرامی بھی آخر میں دیے گئے ہیں۔

## ٧۔ ﴿اَلإِنْتِقَا مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى علیہما السلام﴾

حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی کرم اللہ وجھہ الکریم سے فرمایا ہے: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى علیہ السلام (تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے)۔

اِس کتاب صرف اِس ایک حدیث مبارک کے 128 مختلف اسانید اور طُرُق مع اُردو ترجمہ درج کی گئی ہیں، جن

سے اِس حدیث کی شہرت وقبولیت پر روشنی پڑتی ہے۔

## ۸۔ ﴿اَلْقَوْلُ الْقَيِّم فِي بَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْم ﷺ﴾ بابِ مدینۂ علم علیہ السلام

حضور نبی اکرم ﷺ کے بحرِعلم ومعرفت سے جو علوم ومعارِف، حقائق واَسرار اور اَنوار وتجلیات مولاے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کو نصیب ہوئے، وہ انہی کا حصہ تھے۔ ان کے علاوہ کسی اور ہستی کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے)۔

اِس کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے فقط اِس ایک حدیث مبارک کی مختلف اسانید وطُرق، رُواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کی ہے، جن سے سیدنا علی علیہ السلام کی وُسعتِ علمی اور حکمت ومعرفت کے بحرِ بیکراں کا اِدراک ہوتا ہے۔

## ۹۔ ﴿خَيْرُ الْمَآب فِيمَنْ بُشِّرَ بِالْجَنَّةِ مِنَ الْأَصْحَاب﴾

## جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 60 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نجومِ ہدایت میں سب سے بلند خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا مقام ہے، بعد ازاں عشرہ مبشرہ کے بقیہ چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مرتبہ آتا ہے۔ یہ وہ عظیم طبقہ ہے جسے رسولِ اَقدس ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ہی جنتی ہونے کی بشارت دے دی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی بشارات کا یہ سلسلہ صرف عشرہ مبشرہ تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ رسالت مآب ﷺ نے مختلف مواقع پر کئی صحابہ کرام یا طبقۂ صحابہ کا نام لے کر اُنہیں بہشت کی نعمتِ جاوداں کی خوش خبری سے سرفراز فرمایا ہے۔

منفرد اور اچھوتے موضوع کی حامل اس نئی کتاب کے پہلے باب میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمومی فضائل بیان کیے گئے ہیں، جن سے واضح ہوتا ہے کہ جمیع صحابہ کرام آفتابِ رُشد وہدایت اور مرحوم ومغفور اور جنتی ہیں۔ دوسرے باب میں عشرہ مبشرہ کے درجے پر فائز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں وارِد ہونے والی اَحادیث مبارکہ پیش کی گئی ہیں۔ تیسرے باب میں اِن دس (10) نجومِ ہدایت کے علاوہ دیگر 35 صحابہ کرام اور 15 صحابیات رضی اللہ عنہن کے تذکار موجود ہیں، جنہیں رسولِ مکرم ﷺ نے مختلف مواقع پر ان کا نام لے کر جنت کا پروانہ عطا فرمایا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی یہ شاہ کار تالیف نہ صرف مبشر صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہم کا تعارف کراتی ہے بلکہ ان کی زندگیوں کے وہ مقدس گوشے بھی ہم پر عیاں کرتی ہے، جو قیامت تک آنے والے اَہلِ حق کے لیے ایک نمونہ ہیں۔

## ۱۰۔ اِیمان، یقین اور اِستقامت

ایمان کسی بات کو صدقِ دل سے ماننے، جاننے اور پہچاننے کا نام ہے۔ جب تسلیم وقبولیت اپنے درجۂ کمال کو پہنچتی ہے تو یقین کی منزل حاصل ہوتی ہے۔ درحقیقت اَہلِ یقین ہی 'حقیقی ایمان والے' کہلانے کے حق دار ہوتے ہیں۔ یقین کے درجے پر فائز شخص کو اس مقام کی حفاظت کے لیے بہت سی مشکلات، مصائب اور امتحانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان لرزا دینے والے حالات میں ڈٹے رہنا ہی اِستقامت کہلاتا ہے۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حق کا راستہ بہت کٹھن ہوتا ہے اور قدم قدم پر اَہلِ حق کو دل دہلا دینے والے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِن حالات میں عزم و اِستقامت سے ڈٹے رہنا ہی اَہلِ حق کا امتحان ہوا کرتا ہے۔

اَہلِ حق ایمان، یقین اور اِستقامت کے نسخۂ کیمیا کے ذریعے اپنی منزلِ مقصود کو پا لیتے ہیں۔ یہی پیغام اس تصنیف کا ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں، انقلابیوں کو مایوسی کا شکار ہو کر اپنی قوت کو بکھرنے نہیں دینا چاہیے بلکہ ایمان، یقین اور استقامت کی مدد سے اپنا سفر جاری رکھنا چاہیے۔ بالآخر فتح حق کی ہوتی ہے۔ وہ دن دور نہیں جب سرزمینِ پاک پر مصطفوی پھریرا لہرائے گا اور چار دانگِ عالم اِس مشن کا آفتاب جگمگا رہا ہوگا۔ (ان شاء اللہ ﷻ۔)

## ۱۱۔ تعلیماتِ اِسلام سیریز 11: بچوں کی تعلیم و تربیت اور والدین کا کردار (2 سے 10 سال کی عمر تک)

بچے کسی بھی قوم کا مستقبل اور بیش قدر سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان طفلانِ ملّت کے لیے اَعلیٰ تربیت، عمدہ تعلیم، مناسب پرورش، مہذب نگہداشت اور خصوصی دیکھ بھال والدین اور اساتذہ کی اَوّلین ذمہ داری ہوتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ماں کی آغوش کو پہلی درس گاہ قرار دے کر اِس پر صداقت کی سند ثبت کر دی ہے۔ بچے کو اِس عمر میں کسی کتاب یا دیگر علمی ذخیرے کے بغیر براہِ راست آغوشِ مادر سے علم و نور کا فیضان حاصل ہوتا ہے۔ اِس حوالے سے والدین، خصوصاً والدہ کی اَوّلین ذمہ داری اِسلامی تعلیمات اور بچوں کی نفسیات کے مطابق اُن کی تربیت کرنا اور انہیں تعلیم دینا ہے۔ والدین کے لیے بچوں کی نفسیات سے متعلق بنیادی اصولوں سے آگاہی نہایت ضروری ہے۔ بچوں کے ذہن کی گتھیاں سلجھانے کے لیے نفسیاتی اُمور سے جان کاری بنیادی ضرورت ہے۔ والدین کے بعد بچوں کی تعلیم و تربیت کا اگلا ذریعہ اساتذہ ہوتے ہیں۔ یہ شفیق ہستیاں اسے مادرِ علمی میں میسر ہوتی ہیں۔ اسکول میں بچوں کو آنکھ اور کان کی حسیات کا بھرپور انداز سے اِستعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہاں بہت سی علمی اور عملی مشقیں کرنے کے نئے نئے ڈھنگ اور ذرائع و مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہاں ہر بات مشاہدہ سے بڑھ کر مطالعہ تک جا پہنچتی ہے۔ مطالعہ کا یہ عمل اور اس کے دیگر لوازمات بچے کی شخصیت کو بنانے، سنوارنے اور نکھارنے میں بھرپور معاون ثابت ہوتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں اِسی حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے گلشنِ اَفکار سے گہر ہائے گراں مایہ مرتب کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب 'سلسلہ تعلیماتِ اِسلام' کی گیارہویں کڑی ہے جب کہ بچوں کے حوالے سے دوسری کتاب ہے۔ اس میں اِسلامی تعلیمات اور بچوں کی نفسیات کی روشنی میں ان کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے 180 سوالات پر مشتمل ایک رہبر نامہ ترتیب دیا گیا۔

## 12. MAWLID AL-NABI ﷺ

### [According to the Imams & Hadith Scholars]

انگریزی زبان میں طبع ہونے والی اِس کتاب میں جشنِ میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کو 55 اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں انتہائی خوب صورتی سے اُجاگر کیا گیا ہے۔

اِس موضوع پر شامل کی گئی امام سیوطی اور ملا علی القاری کی مفصل تحقیق بھی اِس کتاب کی اِفادیت کو دو چند کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں مسلم دنیا میں جشنِ میلاد النبی ﷺ منانے کی تاریخی مثالیں اور اِس موضوع پر لکھی گئی 116 کتب و رسائل کی فہرست ایک عظیم اور قابلِ تحسین کارنامہ ہے۔

## 13. INNOVATION

### [According to the Imams & Hadith Scholars]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی انگریزی زبان میں طبع ہونے والی اِس نئی کتاب میں بدعت کا حقیقی تصور 45 اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں اِنتہائی مدلل طریقے سے واضح کیا گیا ہے۔

دین سے نابلد بعض لوگ ہر نئی شے کو بدعت و گمراہی گردان کر حرام و ناجائز قرار دے دیتے ہیں، جب کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے بدعت کو دو اَقسام یعنی بدعتِ حسنہ اور بدعتِ سئیہ میں تقسیم فرما کر بے شمار نئے اُمور کو مباح اور جائز قرار دے دیا ہے۔ لیکن بعض اَذہان اس کے باوجود تشکیک کا شکار ہوئے ہیں۔ ائمہ و محدّثین نے اِسی اِتباع میں اِسلامی تاریخ میں تسلسل کے ساتھ بدعت کا تصور مزید وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں درج کیا ہے۔

## 14. INTERMEDIATION

### [According to the Imams & Hadith Scholars]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی انگریزی زبان میں طبع ہونے والی اِس نئی کتاب میں توسل اور وسیلے کا حقیقی تصور 93 اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں بڑے خوب صورت اور مدلل پیرائے میں اُجاگر کیا گیا ہے۔

توسل اور وسیلہ آج کے دور کی پیداوار نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث میں بڑی صراحت کے ساتھ اسے بیان کیا گیا ہے اور تسلسل کے ساتھ اَئمہ و محدثین نے اِس تصور کو اپنی کتب میں موضوعِ بحث بناتے ہوئے اس کے بارے میں اُٹھنے والے شکوک و شبہات کا ردّ کیا ہے۔

☆ مذکورہ بالا کے علاوہ بھی درج ذیل اربعینات اِسی سال 2016ء میں منظرِ عام پر آئی ہیں:

۱۵۔ ﴿اَلْقَوْلُ الْحَثِيْث فِي فَضْلِ الرِّوَايَةِ وَفِقْهِ الْحَدِيْث﴾ اربعین: روایت و فہم حدیث کی فضیلت

۱۶۔ ﴿اَلْإِرْشَاد فِي مَكَانَةِ الْإِسْنَاد﴾ اربعین: روایتِ حدیث میں اِسناد کی اہمیت

۱۷۔ ﴿اَلتَّحْدِيْث فِي الرِّحْلَةِ لِطَلَبِ الْحَدِيْث﴾ اربعین: علم حدیث کے لیے سفر کرنے کی فضیلت

۱۸۔ ﴿كَاشِفُ الْأَحْزَان بِمَا رُوِيَ فِي فَضِيْلَةِ ذِكْرِ الرَّحْمَان﴾ اربعین: فضیلت و آدابِ ذِکرِ اِلٰہی

۱۹۔ ﴿اَلْقَوْلُ الصَّفِيّ فِي فَضْلِ الْإِيْمَانِ بِالنَّبِيّ ﷺ﴾ اربعین: ایمان بالنبی ﷺ

۲۰۔ ﴿تَنْوِيْرُ الْإِيْمَان فِي مَحَبَّةِ النَّبِيّ ﷺ الْمُرْتَفِعِ الشَّان﴾ اربعین: حقیقتِ ایمان: محبتِ اِلٰہی اور محبتِ رسول ﷺ

۲۱۔ ﴿مُنْتَهَى السُّبُل فِي كَوْنِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل﴾ اربعین: عقیدۂ ختم نبوت

۲۲۔ ﴿اَلْفَضْلُ التَّمَام فِي مُعْجِزَةِ تَخْلِيْقِ الْمَاءِ وَتَكْثِيْرِ الطَّعَام﴾ اربعین: اَشیاء خور و نوش کی تخلیق اور ان میں اِضافے کے معجزات

## دیگر زبانوں میں تراجم

مذکورہ بالا کے علاوہ دنیا بھر میں کئی زبانوں میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتب کے تراجم بھی طبع ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر 2016ء میں درج ذیل کتب کے تراجم طبع ہوئے ہیں:

(۱) 'عرفان القرآن' کا سندھی ترجمہ

(۲) 'دہشت گردی اور فتنہ خوارج' پر مبسوط تاریخی فتویٰ کا فرانسیسی ترجمہ

(۳) تقریباً دو درجن اُردو کتب دیونا گری یعنی ہندی رسم الخط کے ساتھ بھارت میں طبع ہوئی ہیں۔

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ان کتب کی اہمیت وافادیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

''پچھلی 2 صدیوں میں اتنا بڑا کام کسی نے نہیں کیا۔ لہٰذا کارکنان و رفقاءعلم سے محبت اور مطالعے سے شغف پیدا کریں۔ اللہ کے فضل وکرم سے علم کے بارے میں اتنا مواد ہے کہ آپ کو ہر موضوع پر کتاب مل جائے گی۔ یہ سب حضور ﷺ کی خیرات ہے۔ ہم اَہلِ سنت و اَہلِ تصوف ہیں۔ پہلے دور میں بڑے بڑے محدث اَہلِ تصوف تھے۔ وہ مجتہد ومحدث بھی تھے اور صوفی بھی تھے۔ پچھلے دو تین سو سال سے علماء کا ایک طبقہ ایسا آیا جنہوں نے تصوف کو بدعت قرار دیا اور اہل تصوف کو طعنہ دیا گیا کہ حدیث ان کے پاس ہے ہی نہیں، یہ صرف اولیاء کے اقوال بیان کرتے ہیں، اپنے حلقات کرتے ہیں، ذکر و اذکار کرتے ہیں، ان کے پاس قرآن و حدیث کا علم نہیں ہے۔ حدیث اور تصوف پر منہاج القرآن نے عظیم کام کرکے ان کے بے سر و پا اعتراضات کا تشفی بخش جواب دے دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کا سر بلند ہو اور ہر شخص ان کتب کا مطالعہ کرے اور اپنی ذاتی لائبریری قائم کرے، اس لیے کہ منہاج القرآن، تحریکِ علم بھی ہے۔''

❁❁❁❁❁


کارکنان وتنظیمات متوجہ ہوں!

تجدید واحیائے دین، دعوت وتبلیغ حق، اصلاح احوال امت اور ترویج واقامت اسلام کے عظیم مصطفوی مشن کے فروغ کے لئے کوشاں

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن

فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور تحریک منہاج القرآن کے مصطفوی پیغام کو اپنے علاقے میں موجود پبلک لائبریریز، کالجز، سکولز، عوامی مقامات دوست احباب اور علاقے کی موثر شخصیات تک پہنچانے کے لئے

سالانہ خریداری کی صورت میں تحفہ بھجوائیں

365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 042-111-140-140 Ext:128
www.minhaj.info Email:mqmujallah@gmail.com

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے محبت و خلوص پر مبنی اقدامات کے اثرات

نور اللہ صدیقی/عین الحق بغدادی☆

خیر اور شر کی جنگ ارادۂ تخلیق انسان سے شروع ہو گئی تھی۔ ازل سے ہی حق و باطل کی قوتوں میں غلبہ حاصل کرنے کیلئے تگ و دو شروع ہے۔ اللہ رب العزت بنی نوع انسان میں سے جس کی دنیا و عاقبت سنوارنا چاہتا ہے اسے حق کا غلبہ چاہنے والوں میں شامل کر کے امر کر دیتا ہے۔ خیر کی طرف بلانے، شر سے آگاہ کرنے اور اس سے بچانے کا شعور دینے کا یہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام کے سپرد تھا مگر حضور خاتم المرسلین ﷺ کی بعثت کے بعد سلسلۂ نبوت کا خاتمہ فرما دیا گیا مگر اس کے بعد اللہ رب العزت نے انسانیت کی رہنمائی کیلئے مکمل دستور حیات قرآن و سنتِ رسول ﷺ کی صورت میں چھوڑا اور علماء حق کو ان کا وارث بنایا۔ اللہ رب العزت جب کسی کے بارے میں خیر چاہتا ہے تو اسے دین کا فہم عطاء کرتا ہے اور فہم کے ساتھ ساتھ زبان کے عقدے کھول کر عوام میں اس کی بات کی سمجھ پیدا کر دیتا ہے۔

دنیا میں جن شخصیات نے اپنا نام روشن کیا اور رہتی دنیا تک جن کا نام روشن رہے گا ان کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی ایک خاص کام میں مہارت کی وجہ سے شہرت حاصل کی ہے اور زندگی کے دوسرے پہلوؤں میں ان کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ کسی نے اپنی پوری زندگی میں چند ایسی کتابیں لکھ دیں جو رہتی دنیا تک صاحبِ کتاب کی وجۂ شہرت بنی رہیں گی۔ کسی نے علومِ دین میں مہارت کی وجہ سے شہرت حاصل کی تو کسی نے امورِ سلطنت میں مہارت کی وجہ سے۔ کوئی جنگجو بن کر مشہور ہوا تو کسی نے خدمتِ انسانیت میں اپنا نام کمایا مگر زندگی میں ایسی مثالیں بہت ہی کم ملیں گی جنہوں نے ایک وقت میں ان تمام امور میں نام کمایا ہو۔

19 فروری 1951ء کو شہر جھنگ میں فرید ملت حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کے گلشن میں ایک ایسا پھول کھلا جس کی مہک و چمک آج پوری دنیا میں موجود ہے۔ دنیا انہیں شیخ الاسلام، قائد انقلاب، مجدد، محقق، مفسر، مصنف، ڈاکٹر آف اسلامک لاء اور ایک مدبر سیاستدان کے طور پر جانتی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت ایسی ہمہ گیر اوصاف کی حامل ہے کہ جنہوں نے زندگی کے تقریباً سبھی پہلوؤں کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

شیخ الاسلام نے جس میدان میں بھی قدم رکھا اسی میں اللہ نے انہیں کمال عطا کیا۔ آپ اپنے وژن میں شروع ہی سے بڑے واضح ہیں اور انہوں نے غلبہ حق کیلئے جس جدوجہد کا اپنے لڑکپن میں سوچا تھا آج بھی اسی وژن اور سوچ کے مطابق چل رہے ہیں۔ شیخ الاسلام نے تحریک کی ابتداء ہی سے اس کے روشن مستقبل کی نوید سنادی تھی۔ ابتداء میں تحریک منہاج القرآن کے تابناک مستقبل کی خبر

☆ ainulhaq70@gmail.com، noorge4@gmail.com

دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''یہ ایک بین الاقوامی تحریک ہوگی جس کا Setup (تنظیمی ڈھانچہ) پوری دنیا میں قائم ہوگا''۔ ان کی یہ باتیں سن کر ان کی مجلس میں موجود ہر شخص حیران ہوتا تھا کہ ایک تنظیم جو چند اشخاص اور شادماں مسجد تک محدود ہے وہ بین الاقوامی کیسے بن جائے گی؟ آج الحمدللہ ایک دنیا شیخ الاسلام کی بات کو سچ ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔

علم دین میں اللہ رب العزت نے آپ کو وہ فہم وفراست عطا کی ہے کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی آپ کی گفتگو، فنِ تقریر اور طریقۂ زندگی کے معترف ہیں۔ آپ صرف علاقائی یا ملکی سکالر نہیں بلکہ پوری دنیا میں جانے پہچانے اور مدبر شمار کیے جاتے ہیں۔ تصنیف و تالیف میں ایک ہزار سے زائد کتب کا ذخیرہ حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کو دے کر رہتی دنیا تک کے شعور کو بیدار رکھنے کا بندوبست کر دیا ہے۔

سہل پسندی کی وجہ سے خطباء و مواعظین میں قرآن وحدیث سے استشہاد کا سلسلہ کمزور پڑ گیا تھا اور تقاریر میں چاشنی پیدا کرنے کے لیے روایات کا سہارا لیا جاتا تھا۔ شیخ الاسلام نے ایک بار پھر ائمہ اسلاف کے اس طریق کو زندہ کرتے ہوئے کسی بھی موضوع پر سب سے پہلے قرآن پھر احادیث اور پھر اقوال صحابہ و ائمہ سلف کے اقوال کا سہارا لیا اور پھر ہر موضوع پر اس ترتیب کے ساتھ تشنگان علم کے لیے تصانیف کی صورت میں ساماں بھی کر دیا۔

## فعال تنظیمی نیٹ ورک

شیخ الاسلام کی قائم کردہ تحریک منہاج القرآن کی مثال اس وقت دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اس کا نیٹ ورک ملکی سطح پر یونین کونسل اور یونٹ لیول تک عملی صورت میں موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں بھی یہ تنظیمی نیٹ ورک مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ بیرون ملک اس نیٹ ورک کی شہرت کی وجہ سے کئی ملکی اور بین الاقوامی نوعیت کی حامل سیاسی اور سماجی شخصیات بھی تحریک منہاج القرآن کا ممبر بن کر شیخ الاسلام کی ہم سفر ہیں۔ اس تنظیم میں بچوں، طلبہ، نوجوانوں، بڑوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ پلیٹ فورم مہیا کیے گئے ہیں جو ہمہ وقت معاشرے کی اصلاح پر گامزن ہیں۔

اتنا مضبوط اور فعال تنظیمی نیٹ ورک دنیا میں کسی تنظیم کا نہیں جبکہ یہ سب کچھ بغیر کسی حکومتی، ریاستی یا بین الاقوامی این جی اوز کی مدد کے ہورہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دنیا کی اس سب سے بڑی نجی این جی او کی خدمات کا اعتراف اقوام متحدہ کو بھی کرنا پڑا۔ UNO کے ذیلی ادارے اکنامک اینڈ سوشل کونسل نے تحریک منہاج القرآن کو special consultative کا درجہ دے رکھا ہے۔ پوری دنیا میں سے اتنی بڑی فعال تنظیم اور تنظیمی نیٹ ورک کے قیام کی مثال نظر نہیں آتی۔

## اعتدال پسندی اور بین المذاہب ہم آہنگی

شیخ الاسلام نے ابتداء ہی سے اعتدال کا رویہ اپنایا اور شاید یہی وجہ تھی کہ اس وقت دیگر مذہبی و سیاسی شخصیات ان کے ساتھ چلنے سے قاصر تھیں کیونکہ وہ جزوقتی سوچ اور متعصّبانہ رویے کے ساتھ چلنا چاہتے تھے جبکہ شیخ الاسلام کسی ایک گروہ، فرقے یا مذہب کیلئے نہیں بلکہ ہر اس شخص کیلئے کام کرنا چاہتے تھے جوحق پر ہے اور ہر اس شخص کو بیدارئ شعور کا پیغام دینا چاہتے تھے جوحق سے غافل ہے۔ یعنی بھٹکے ہوئے کو راہ راست پر لانا اور حق دار کو اس کے حقوق کا شعور دینا شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری اور تحریک منہاج القرآن کا منشور ہے۔ اس لیے آپ نے اکیلے چل کر اپنا قافلہ بنایا اور ثابت کر دیا کہ اگر بندہ حق پر ہو تو اللہ بھی اس کا ساتھ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اپنے تو اپنے غیر بھی ان کی خدمات کے معترف دکھائی دیتے ہیں۔

ناقد چاہنے کے باوجود ان کی زندگی کے کسی کمزور پہلو کو سامنے نہیں لا سکے۔ میں نے خود ان کے کئی ناقدین کو یہ کہتے سنا کہ ہم ان کے کردار پر شک نہیں کرسکتے، وہ پاکیزہ جوانی کے مالک تھے۔ اسی اعلیٰ کردار کی

وجہ سے ہی تو حکومت دھرنے کے دنوں میں پوری سفارتی مشینری کو حرکت میں لانے کے باوجود ایک روپے کی کرپشن یا منی لانڈرنگ ثابت نہ کرسکی۔

## Reformer & Philanthropist

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت کا ایک اور قابل فخر پہلو آپ کا Reformer (مصلحً) اور Philanthropist (ہمدرد انسان) ہونا ہے۔ آپ محض شارح قرآن و حدیث نہیں بلکہ آپ نے عملاً انسانی خدمت کے کارہائے نمایاں بھی انجام دیئے۔ میری مراد دکھی انسانیت کے لیے ان کی بے مثال خدمت ہے۔ انہوں نے منہاج القرآن انٹرنیشنل ،منہاج یونیورسٹی آف لاہور، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، منہاج گرلز کالج، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، آغوش، بیت الزہرہ، فرید ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی شکل میں انسانی فلاح وملت اسلامیہ کی خدمت کے جو ادارے قائم کئے وہ لاکھوں مسلمانوں اور کروڑوں انسانوں کیلئے ایک نعمت ہیں۔ آپ نے ادارہ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے 36سال کے مختصر عرصہ میں اسلامیان پاکستان کیلئے جو خواب دیکھا اسے عملی تعبیر بھی دی۔

شیخ الاسلام اپنے علمی، تحقیقی، فلاحی کاموں کی بدولت ہزاروں لاکھوں افراد ،خاندانوں کیلئے رزق حلال کمانے کا باوقار وسیلہ بھی ہیں۔ ایسی مثالیں خال خال ملیں گی کہ کوئی شخصیت غیر کاروباری بھی ہو اور اس کے علم، ویژن اور خدمت کے سبب ہزاروں کی تعداد میں روزگار کے مواقع بھی پیدا ہورہے ہوں۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا قیام پاکستان بھر کے پسماندہ خاندانوں کے بچوں کو معیاری اور سستی تعلیم فراہم کرنے کے لیے عمل میں لایا گیا اور الحمدللہ آج ساڑھے چھ سو سے زائد سکول ملک کے قریہ قریہ میں لاکھوں بچوں کو علم کے زیور سے آراستہ کررہے ہیں اور ایم ای ایس کے یہ سکول ہزاروں اساتذہ کیلئے روزگار کا وسیلہ بھی ہیں۔

الحمدللہ شیخ الاسلام کی ذات پر پاکستان یا دنیا کی کوئی حکومت، ادارہ، تنظیم یا گروپ مالی منفعت کا الزام نہیں لگا سکتا۔ یہ سارا نظام اپنی مدد آپ کے تحت چل رہا ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ پاکستان میں جتنا کڑا احتساب اور چھان بین ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ادارہ منہاج القرآن کی ہوئی، اس کی کوئی دوسری مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ نیب ہو، ایف آئی اے ہو، ایف بی آر ہو، اینٹی کرپشن ہو یا کوئی محتسب اصغر یا اعلیٰ ہو سب نے قانون کے مطابق نہیں بلکہ حاکمِ وقت کی خواہش اور حکم کے تابع داغ لگانے اور تلاش کرنے کی کوشش کی مگر کوئی بھی ادارہ تمام تر کوشش اور سازش کے باوجود اپنے مذموم عزائم کی تکمیل نہ کرسکا۔ سینکڑوں مقدمات قائم کیے گئے، نوٹس بھیجے گئے، انکوائریاں کی گئیں، سوال و جواب ہوئے، آڈٹ ہوئے، اکاؤنٹس کی چھان بین ہوئی مگر ہمارا قائد اور ادارہ منہاج القرآن اور اس کے جملہ ذیلی ادارے سب عوام اور قانون کی عدالت میں سرخرو ہوئے۔

اسی لیے شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ جو ڈیل اور سودے کرتے ہیں ان کے حلق سے آواز نہیں نکلتی۔ ہمارے قائد کا یہ شفاف کردار صرف ہمارے لیے ہی نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم کے لیے باعث اعزاز اور فخر ہے کہ ایک شخص ایسا بھی ہے جو انمول ہے۔

## اصلاحِ سیاست اور بقاءِ ریاست میں کردار

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زندگی کا ایک اہم اور قابل ذکر گوشہ ان کی سیاسی کاوشیں بھی ہیں۔ آپ نے جب سیاست میں قدم رکھا تو سیاسی دنیا کی قد آور شخصیات بھی آپ کی سیاسی بصیرت کی معترف نظر آئیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ لوگ جن کا لگاؤ دین اور تعلیم وتعلّم سے زیادہ ہو وہ سیاست سے دور رہتے ہیں اور بالخصوص پاکستان کی سیاست کا تو انداز ہی نرالا ہے۔ یہاں سیاست کرنے کا بنیادی اصول ''چور اچکا اور غاصب و

قاتل'' ہونا ہے۔ شومئی قسمت کہ اب عوام بھی اس معیار کو قبول کر بیٹھی ہے اور وہ بھی کسی امانت دار اور پڑھے لکھے کو سیاست میں نہیں دیکھنا چاہتے۔ اگرچہ یہ Trend بھی مروجہ سیاست دانوں کا بنایا ہوا ہے کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی ایماندار آکر ان کی چور بازاری کو بے نقاب کرے۔

ایسی صورت حال میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ''جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی'' کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ''سیاست نہیں، ریاست بچاؤ'' کے ایجنڈے کو لئے ہر قسم کے خوف سے بے نیاز میدان عمل میں نکل پڑے اور پھر پاکستان کے مروجہ سیاسی نظام کو ہلا کر رکھ دیا۔ سیاست دانوں کی مکارانہ چالوں سے بہکی عوام میں بیداریٔ شعور کا کام شروع کیا۔ عوام کو سیاست دانوں کی چالوں سے آگاہ کیا۔۔۔ ان کی کرپشن کو بے نقاب کیا۔۔۔ عوام کو بتایا کہ آئین کے مطابق تمہارا منتخب نمائندہ کن خصوصیات کا مالک ہونا چاہیے۔۔۔ آئین پاکستان کی رو سے عوام کو ان کے حقوق کے بارے میں آگاہ کیا۔۔۔ اور آئینِ پاکستان کے وہ آرٹیکلز جو عوام کے حقوق پر مبنی ہیں عوام کو زبانی یاد کروا دیئے۔

پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اُن غصب شدہ عوامی حقوق کی بحالی کیلئے عملی طور پر میدان میں نکلے اور نئی جہت پر احتجاجی سیاست کی بنیاد ڈالی۔ آپ کی اس حیدری للکار سے حکمران اور اپوزیشن جماعتوں کو اپنی مکارانہ سیاست کی ناؤ ڈولتی نظر آئی تو سب حق کی اس آواز کے خلاف متحد ہو گئے۔ قائد انقلاب اور پاکستان عوامی تحریک نے پاکستان کی سیاست میں اصول کی سیاست کی تاریخ رقم کر دی۔ آج بھی اور مستقبل میں بھی تاریخِ پاکستان کا بچہ بچہ اس بات سے واقف ہوگا کہ قائد انقلاب کے جان نثاروں نے اصولوں کی سیاست اور عوامی حقوق کی بحالی کی خاطر جانوں تک کا نذرانہ پیش کردیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ استحکامِ پاکستان کیلئے بھی قربانیاں پیش کی جائیں۔ قائد انقلاب کے جانثاروں اور پاکستان عوامی تحریک کے جیالوں نے خون کا یہ نذرانہ پیش کر کے ملک و قوم کے لئے وفادار ہونے اور قومی مفادات کو ہر سطح پر ترجیح دینے کی لازوال مثال پیش کردی۔ الغرض قائد انقلاب نے مثبت سوچ کے ساتھ تبدیلی کیلئے پوری کوشش کی ہے اور اس مقصد کے لئے اپنے تمام ذرائع بروئے کار لائے ہیں۔

حکمران، قائد انقلاب کی اس بیداریٔ شعور کی مہم اور خدمت سے اسی لئے سب سے زیادہ خوف زدہ تھے اور ہیں کہ انہیں اگر پورے ملک میں کوئی حقیقی قوت نظر آتی ہے تو وہ قائد انقلاب ہی ہیں جو عوام کے بنیادی حقوق کی بحالی اور ملک وقوم کی حفاظت کے لئے کسی بھی لالچ، خوف، ڈر، منفعت اور دیگر ہتھکنڈوں سے مرعوب نہیں ہوتے۔

## محبت وخلوص کے اثرات

ایسی ہمہ جہت و ہمہ گیر اوصاف کی حامل ہستیاں کم ہوں گی جنہوں نے اس مختصر دنیاوی زندگی کے اندر اس قدر کامیابیاں حاصل کی ہوں جو زندگی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔ آپ کی عالمگیر شہرت ومقبولیت اور آپ کی علمی، فکری، روحانی، سیاسی الغرض جملہ خدمات کی ہر سطح پر پذیرائی آپ کی صدقِ نیت اور خلوص کی غماز ہے۔ آپ کی جملہ خدمات کا مرکزی نکتہ محبت، امن، رواداری اور مواخات کو فروغ دینا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے فتویٰ بازی کی کوئی فیکٹری نہیں کھولی بلکہ ہر سطح پر بھائی چارے کا پیغام دیا ہے اور حکمت کے ساتھ لوگوں کو تعصب سے نکال کر ایک دوسرے کے قریب کیا ہے۔ آپ نے مختلف فرقوں میں نفرت پیدا کرنے کے بجائے انھیں عشقِ رسول ﷺ، احترامِ صحابہ کرام اور محبتِ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا پیغام دیا۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کے بجائے تعلق باللہ اور رجوع الی القرآن کی جانب متوجہ کیا۔ یورپ کی نوجوان نسل جنہیں اسلام کی عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق

تشریح کی ضرورت تھی اور وہ عرصہ دراز سے یہ تشنگی محسوس کر رہے تھے، اب انہیں شیخ الاسلام کی صورت میں اپنے ارمان پورے ہوتے نظر آئے تو دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ، برطانیہ اور یورپ سمیت کئی ممالک میں منہاج القرآن کے درجنوں اسلامک سنٹرز بنے جو وہاں کی نوجوان نسل کی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق رہنمائی کر رہے ہیں۔

کامیاب انسانوں کی سب سے بڑی علامت اور شناخت ان کا اپنی زندگی میں اپنے ویژن کو عملی شکل دینا ہوتا ہے۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ خواب کسی نے دیکھا اور تعبیر کے مراحل کسی اور کے ہاتھوں انجام پذیر ہوئے مگر شیخ الاسلام نے جو خواب دیکھا اسے افکار میں بدلا، عملی شکل دی اور آج اس خواب کی تعبیر بھی ان کے سامنے ہے۔

لوگ اکثر سوال کرتے ہیں کہ ہماری مذہبی و سیاسی تنظیموں کی عمریں منہاج القرآن سے زیادہ ہیں مگر ہم آپ کے صرف لاہور سیکرٹریٹ جیسا مرکز نہیں بنا سکے جبکہ آپ نے صرف 35 سال میں ملک و بیرون ملک مراکز کا جال بچھا دیا ہے، اس کا کیا راز ہے؟ شیخ الاسلام نے بڑا سادہ جواب دیا کہ مجھ میں اور باقی لوگوں میں فرق یہ ہے کہ میرے چّے (قمیص) میں جیب نہیں ہے۔ یعنی میں دین کے نام پر کاروبار نہیں کرتا اور خدمت دین کا کوئی ادنیٰ سا معاوضہ بھی وصول نہیں کرتا بلکہ میری تصانیف و خطابات کی CD's سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدمتِ دین کی غرض سے منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

شیخ الاسلام نے مختصر عرصے میں اتنے ہمہ جہتی کام کیے مگر اہم بات یہ ہے کہ اس پورے سسٹم کو اپنی زندگی میں ہی خود کار نظام بنا دیا اور اس نیٹ ورک کو چلانے کے لیے ایسی ٹیم بھی تیار کی جسے تمام اختیارات دے کر خود عملاً انتظامی امور سے الگ ہو کر یہ یقین بھی کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انھوں نے جو پودا لگایا تھا اور جسے پروان چڑھتے دیکھا تھا ان شاء اللہ وہ ابدالآباد تک قائم و دائم رہے گا۔ انھوں نے اپنی تصانیف، تعلیمی و فلاحی اداروں، تلامذہ اور کارکنان کے ذریعے اپنے آپ کو امر کر دیا ہے۔ تاریخ ایسے لوگ بہت کم پیدا کرتی ہے جو اتنے ہمہ جہت و کامیاب ہوں۔

صوفیاء کرام کہتے ہیں وقت تلوار ہے اگر اسے نہیں کاٹو گے تو یہ آپ کو کاٹ ڈالے گا۔ شیخ الاسلام نے وقت کا صحیح استعمال کر کے ہمیں یہ درس دیا ہے کہ اگر تم بھی امر ہونا چاہتے ہو تو صدقِ نیت اور خلوص کے ساتھ مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لئے وقت کا درست استعمال سیکھو، یہی عمل تمہیں کامیابیوں کی معراج عطا کر دے گا۔

❁❁❁❁❁

**انتقالِ پُر ملال:** گذشتہ ماہ مرکز پر خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزا و اقارب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ☆ محترم امتیاز حسین اعوان (PSO چیئرمین سپریم کونسل) کے بہنوئی
☆ محترم فراز عالم (منہاج TV) کی والدہ محترمہ ☆ محترم علامہ غلام شبیر جامی (نائب ناظم مرکزی نظامت تربیت) کے والد محترم
☆ محترم ظفر اقبال (لیکچرار شریعہ کالج منہاج یونیورسٹی) کے نومولود بیٹے
☆ محترم ضیاء المصطفی مکی (لیکچرار شریعہ کالج منہاج یونیورسٹی) کے والد محترم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم امیر تحریک صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومین کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی و فکری کاوشوں کا عالمی سطح پر اعتراف

رپورٹ: محمد خلیق عامر/ طالب حسین سواگی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے علم کے باب میں اذہان کی تبدیلی، تنگ نظری و انتہا پسندانہ رویوں کے خاتمہ اور دہشت گردی کے سدِّ باب کے لئے علمی و فکری سطح پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ امت مسلمہ پر لگنے والے دہشت گردی کے الزام کو دور کرنے اور اسلام کے اعتدال وتوازن (moderation)، رحمت (mercy)، محبت (love)، تحمل و برداشت (tolerance) پر مبنی چہرے کو پوری دنیا میں مشرق سے مغرب تک بھرپور قوت کے ساتھ متعارف اور اجاگر (promote) کرنے کا سہرا صرف شیخ الاسلام ہی کے سر ہے۔ دنیا کی کوئی تنظیم اورتحریک، کوئی انسٹی ٹیوشن اور یونیورسٹی اس نہج پر عالمی سطح پر خدمات بجا لانے کا دعویٰ نہیں کرسکتی۔ شیخ الاسلام کی ان کاوشوں کا عالمی سطح پر بھی برملا اعتراف کیا جارہا ہے۔ ذیل میں اس ضمن میں چند حوالہ جات بیان کئے جارہے ہیں:

۱۔ امریکہ میں World religions کے موضوع پر ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا نام THINK World Religions (By Roy R. Robson) ہے۔ یہ کتاب امریکہ کی بہت سی یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز میں شامل نصاب ہے۔ اس کتاب میں دیگر مذاہب عیسائیت، یہودیت، ہندومت، بدھ مت پر بھی مواد موجود ہے اور اسلام پر بھی ایک مکمل باب ہے۔ اسلام پر بات کرتے ہوئے مصنف اس باب کے اختتام پر لکھتے ہیں کہ اسلام کا ایک version وہ ہے جو اسامہ بن لادن کی فکر نے مسلمانوں کو دیا:

"Osama bin Laden calls for armed struggle against the "Crusaders"

اور ایک version وہ ہے جو ایک اور اسلامک سکالر ڈاکٹر طاہرالقادری نے امت مسلمہ کو دیا ہے اور اسی فکر کے ساتھ ہی دہشت گردی کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے:

"Islam must forsake terrorism because the "Muslim Umma, as well as humanity, is heading towards catastrophe."

۲۔ دہشت گردی کے موضوع پر Somali Piracy and Terrorism in the Horn of Africa امریکہ سے شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 110 سے شیخ الاسلام اور تحریک منہاج القرآن کا تذکرہ شروع ہوتا ہے کہ اسلام کا حقیقی version ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طرف سے امت کو دیا گیا ہے۔

۳۔ War and Peace in Islam کے عنوان سے شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 136 سے اسلام کی بات شروع ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اسلام کے چہرۂ عدل، انصاف، امن، توسط، اعتدال (moderation) اور امن

(peace) کے عالمی سطح پر صحیح معنی میں نکھار کا کریڈٹ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو دیا گیا۔

۴۔ Greatness-Cored Leadership کے عنوان سے امریکہ میں کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ 147 پر اسلام کے بارے شیخ الاسلام کی خدمات کا اعتراف موجود ہے کہ اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا حقیقی جواب ڈاکٹر طاہرالقادری دے رہے ہیں۔

۵۔ Why Only Islam (The Summation & Culmination) یہ کتاب بھی امریکہ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ اس صدی میں اسلام کے حقیقی چہرے کے نکھار کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کے سر ہے۔

۶۔ Islamism in the Shadow of al-Qaeda کے عنوان سے ٹیکساس امریکہ سے شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 85 پر بھی دہشت گردی کے خاتمہ اور اسلام کی اصل تعلیمات کے عالمی سطح پر فروغ کا کریڈٹ بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو دیا گیا۔

۷۔ Why We're Losing the War on Terror کے عنوان سے شائع ہونے والی کتاب میں انتہا پسندانہ عقائد کے مقابلے میں جب اسلام کے، moderation (اعتدال) اور امن پر مبنی تعلیمات کا تذکرہ کیا گیا تو وہاں اسلام کی حقیقی نمائندگی کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام اور خدمات کو بطور حوالہ درج کیا۔

۸۔ Religion and Development in the Asia-Pacific کے عنوان سے ستمبر 2016ء میں آسٹریلیا کے پروفیسرز Matthew Clarke اور Anna Halafoff نے ایک کتاب شائع کی ہے۔ یہ دونوں افراد سوشیالوجی کے پروفیسرز ہیں اور آسٹریلیا سے لے کے برطانیہ، یورپ اور امریکہ تک یونیورسٹیز میں asia pacific پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے لیکچرز دیتے ہیں۔ یہ کتاب انہوں نے بطور ٹیکسٹ تیار کی ہے۔ اس کتاب میں ایک باب Secret places as development spaces کے عنوان سے بھی قائم کیا گیا ہے یعنی وہ دینی و مذہبی مقامات اور تحریکیں و مراکز جن میں انسان کی اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے بھی باقاعدہ نظام موجود ہے۔اس کتاب میں اسلام سمیت ہر مذہب پر ایک باب ہے۔ اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے صرف Minhaj ul Quran International, charity and education کے عنوان سے باب قائم کیا ہے۔ اس باب میں انہوں نے منہاج یونیورسٹی لاہور اور منہاج القرآن کے 10 روزہ شہر اعتکاف کو بھی بیان کیا کہ کس طرح منہاج القرآن فروغِ تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار (spiritual values) کو لوگوں کی زندگیوں میں شامل کر رہا ہے۔

اس کتاب میں انہوں نے منہاج القرآن کے گوشہ درود، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کو بھی بیان کیا ہے کہ ہر چیز کے ساتھ کس طرح روحانی و اخلاقی تربیت کے لئے اسلام کی حقیقی فکر اور نظریہ متعلق ہے۔ کتاب کے آخر میں اختتامیہ کلمات لکھتے ہوئے اسلام کے ضمن میں دیئے جانے والے جملہ حوالہ جات شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن کے دیئے گئے ہیں۔

☆ محترم قارئین یہ شیخ الاسلام اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کی عالمی سطح پر پذیرائی کا ایک مظہر ہے۔ اس طرح کی بیسیوں مثالیں ہیں کہ مغربی دنیا بھی آج اسلام کی حقیقی تفہیم کے لئے شیخ الاسلام کی کتب سے استفادہ کر رہی ہے۔ چند مزید کتب کے نام یہ ہیں:

9. Dawn of Terrorism in the U.S.: Part I (By Dean Landeau)

10.Pakistan and the Emergence of Islamic Militancy in Afghanistan (by Rizwan Hussain)
11.Religion, Terror, and Error: U.S. Foreign Policy and the Challenge of Spiritual Engagement (By Douglas M. Johnston)
12.Urban Terrorism: Myths And Realities (By N. C. Asthana & Anjali Nirmal)
13.Partisans of Allah: Jihad in South Asia (By Ayesha Jalal)
14.The Judgment Against Imperialism, Fascism and Racism Against Caliphate and Islam (By Khondakar Golam Mowla)
15.Intent in Islamic Law: Motive and Meaning in Medieval Sunni Fiqh (Studies in Islamic Law & Society) (by Paul R. Powers)
16.Politics of Ethnic and Religious Minorities in Pakistan (by Savita Pandey)
17.New Muslims in the European context: the experience of Scandinavian converts (By Anne Sofie Roald)
18. Inside Al Qaeda: Global Network of Terror (By Rohan Gunaratna)

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کی عالمی سطح پر خدمات کا اعتراف بایں طور بھی سامنے آتا ہے کہ یورپ اور دیگر ممالک میں شیخ الاسلام کی خدمات پر Ph.D کرنے کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے۔ یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ مغرب کی یونیورسٹیاں کسی کی زندگی میں ہی اُس کے کام پر Ph.D دینا شروع کر دیں یہ بہت کم ہوتا ہے۔ یہ ہماری خودساختہ یونیورسٹیز کی طرح کی نہیں ہوتیں کہ پیسوں، وسائل، انڈسٹری، ٹریڈ اور بزنس کے زور پر یونیورسٹیز قائم ہو جائیں اور جو چاہیں کرتی چلی جائیں۔

یورپ کے علاوہ قم یونیورسٹی ایران، ترکی اور جامعۃ الازہر (مصر) میں بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات پر کئی ایک Ph.D، M.Phil اور ماسٹرز لیول کے مقالہ جات لکھے جاچکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

محترم قارئین! اپنے قیام کے تھوڑے سے عرصے کے اندر مشرق سے مغرب تک عالمی سطح پر اس قدر عظیم پذیرائی کسی تحریک اور اس کے بانی یا کسی فکر و نظریہ کے حصہ میں نہیں آئی۔ یہ امر ہمارے لیے باعث فخر و اعزاز ہے۔ ہمیں یہ اعزاز کبھی اپنی زندگیوں سے جدا نہیں کرنا چاہئے۔

رفقاء و کارکنان تحریک کے لئے یہ امر قابل فخر ہے کہ ہم ایک ایسی تحریک سے منسلک ہیں جس کو پوری دنیا مشرق سے مغرب تک اسلام کے moderate vision پر اتھارٹی، ریفرنس اور torch bearer کے طور پر جانتی ہے۔ شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کی خدمات کا پوری دنیا میں اعتراف کیا جا رہا ہے۔ ہمیں بھی یہ کردار اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا اور اس کردار کو پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر ایک احساس پیدا کریں، sense of belonging پیدا کریں کہ ہم ایک ایسے مشن، نظریہ اور سوچ سے تعلق رکھتے ہیں کہ جہاں سے ہم اسلام کی روشنی اور دینی و دنیاوی معاملات کے لئے حقیقی اسلامی رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ sense of engagement پیدا کریں کہ شیخ الاسلام کے دست و بازو بنیں اور منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے منعقدہ جملہ سرگرمیوں میں باقاعدہ حصہ لیں۔ اُس کی ہر activity سے فہم، فکر، شعور، علم اور معرفت کو فروغ دیں۔ سوسائٹی میں جہالت کے خلاف جنگ لڑیں اور علم کا نور پھیلائیں۔ مگر علم سے مراد وہ تخلیقی علم جس سے اس سوسائٹی میں شعور پیدا ہو۔ ہماری سوسائٹی اپنا سب کچھ کھو چکی ہے۔ ہمیں شیخ الاسلام کی قیادت میں اُن کھوئی قدروں کو پھر بازیاب کرنا ہے۔ اُن مَری اور مِٹی ہوئی قدروں کو علم کے ذریعے پھر سے زندہ کرنا ہے۔ ❁❁❁❁

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا مرتب کردہ
# فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب

## بھارت کے اہل علم و دانش کے تبصرے و جائزے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کے مرتب کردہ اسلامی نصاب کے اجراء کے سلسلہ میں دہلی (بھارت) میں ماہنامہ جام نور کے مدیرِ اعلیٰ محترم علامہ خوشتر نورانی کے زیرِ انتظام ایک عظیم الشان پروگرام منعقد ہوا جس میں دہلی اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے سو افراد کو مدعو کیا گیا، جن میں میڈیا پرسنز، علما، مختلف یونیورسٹیز کے پروفیسرز، تعلیمی ماہرین، حکومتی عہدیداران، سپریم کورٹ اور دہلی ہائی کورٹ کے وکلا شامل تھے۔ اِن احباب نے شیخ الاسلام کی اس عظیم کاوش کو بھرپور انداز سے خراجِ تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں ماہنامہ جام نور میں اس نصاب پر ان شخصیات کی آراء شائع کی گئیں تاکہ فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے سلسلے میں جو غیر معمولی قدم اٹھایا گیا ہے، اس کی قدر و قیمت متعین ہوسکے اور اس حوالے سے سوسائٹی کی علمی وفکری رہنمائی کا راستہ ہموار ہوسکے۔ ذیل میں اس شمارے سے بھارت کے ان اہل علم و دانش کے تبصروں اور آراء کو نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے۔

### دہشت گردی کے خلاف مشرق و مغرب کی ایک منفرد آواز

☆ پروفیسر اختر الواسع (کمشنر: لسانی اقلیات، حکومت ہند، نئی دہلی)

دنیا جہاں سے ہر مسلک کے علما نے دہشت گردی کے خلاف فتاویٰ جاری کئے۔ یہ تمام کوششیں بلاشبہ قابل تحسین، لیکن ساری دنیا میں ایک آواز، جو منفرد قرار پائی اور جس کی پذیرائی مغرب و مشرق میں یکساں طور پر ہوئی، وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب (سربراہ: انٹرنیشنل تحریک منہاج القرآن) کی تھی۔ ان کے مبسوط، مفصل، بے لاگ اور دو ٹوک فتوے نے دہشت گردی کے خلاف اسلامی موقف کو ساری دنیا پر واضح کردیا اور اس عہد کے خوارج نے جو عناد و فساد کا ماحول بنایا تھا اور اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ کو جس طرح داغ دار کیا تھا، اس کو ایک دفعہ پھر روز روشن کی طرح عیاں کردیا۔

مجھے خوشی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے ان حقیقی دشمنوں کی بیخ کنی اور فکری و عملی سطح پر ان کی مخالفت کے لئے تحریک منہاج القرآن ایک دفعہ پھر آگے آئی ہے اور اس کے بانی و سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی رہنمائی میں ان کے مشہور زمانہ فتوے کی بنیاد پر فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کا اسلامی نصاب تیار کیا ہے۔ یہ نصاب ریاستی سیکورٹی اداروں کے لئے، علماء و ائمہ کے لئے، طلبہ و طالبات کے لئے، سول سوسائٹی کے جملہ طبقات کے لئے اور ڈاکٹرز، دانشور اور وکلاء کے لئے الگ الگ کتابی شکل میں تیار کیا گیا ہے اور اب تک لندن، پاکستان اور دنیا کے مختلف ممالک میں انٹرنیشنل میڈیا کے

سامنے اس نصاب کی رسم اجرا کی تقریبات منعقد کی جاچکی ہیں۔ ہندوستان میں بھی مولانا خوشتر نورانی کے اشتراک و تعاون سے اس پر ایک وقیع اور سنجیدہ مجلس مذاکرہ منعقد ہوچکی ہے۔

بہت ضروری ہے کہ ہم اس وقت مسلکی مصلحتوں اور گروہی مفادات سے اوپر اٹھ کر اس نصاب کو جن جن حلقوں اور طبقات کے لئے تیار کیا گیا ہے، نہ صرف ان تک پہنچائیں بلکہ اس ملک کی غیر مسلم اکثریت کو بھی اس سے کماحقہ متعارف کروائیں۔

یاد رکھئے! یہی وہ وقت ہے جب یہ مت دیکھئے کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ صرف یہ دیکھئے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ اگر اس نے واقعی خدالگتی اور اس کے رسول ﷺ کے من کی بات کہی ہے تو ہمیں اس پر آمنا وصدقنا کہنا ہی چاہئے۔

## اسلامی نصاب کو عصری جامعات اور مدارس میں جگہ ملنی چاہئے

☆ ڈاکٹر سید شاہ شمیم منعمی (سجادہ نشین: خانقاہ منعمیہ، میتن گھاٹ، پٹنہ (بہار)

دہشت گردی کے فتنے کا دائرہ کار چونکہ پوری دنیا ہے، اس لئے ہر رنگ ونسل اور ہر ملک و مقام، ہر قسم و قماش اور ہر سن و سال کے لوگ اس کا شکار ہیں اور ان سب کو ان کے عقل و فہم کے مطابق اس فتنے سے آگاہ کرنا ہے۔ ہزاروں علما و سینکڑوں ادارے پوری دنیا کی سطح پر خدمت اسلام میں مصروف ومنہمک ہونے کے دعویدار ہیں، لیکن اس اہم ترین فریضے اور سب سے بڑی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے جو شخصیت سر فہرست نظر آئی وہ شیخ الاسلام پروفیسر طاہرالقادری کی ہے اور جو ادارہ اس کام کو انجام دینے میں باضابطہ مصروف نظر آرہا ہے وہ منہاج القرآن ہے۔

عام طور پر بڑی بڑی شخصیتیں اور ادارے اپنی ذمہ داری کو تقریر سے شروع کر کے فتوے تک پہنچا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ فتوی جاری کردینا ہی میری ذمہ داری ہے، اس کے بعد کی ساری ذمہ داری عوام کی ہے۔ اس سوچ وفکر میں دو بڑی خامیاں ہیں: ا۔ اپنے فتوے کو حرف آخر ماننا

۲۔ اور عوام وخواص کے بارے میں یہ سمجھنا کہ وہ سب کے سب میرے فتویٰ کے تابع ہیں۔ کس کی مجال کہ میرے فتوے کے خلاف جائے۔ ایسے لوگ نہ خود کو پہچان سکے ہیں اور نہ ہی عوام کو۔ یہ خود مریض ہیں اور کوئی مریض کسی کے لئے کیا اسباب صحت جٹائے گا، وہ تو چلتا پھرتا Infection ہے، جہاں جائے گا، مرض پھیلائے گا۔

پروفیسر طاہرالقادری نے اس فتنۂ عظیم کے سدباب کے لئے تحریر وتقریر کا جو سلسلہ قائم کیا ہے، اس نے نہ صرف عامۃ الناس کو صحیح صورت حال اور اصل حقیقت سمجھنے کے لائق بنایا ہے بلکہ خواص کی تربیت کا بھی سبب بنا ہے کہ وہ اس کے ذریعے اس فتنے کے شر اور فساد سے لوگوں کو اچھی طرح واقف کراسکیں اور بچاسکیں۔

پروفیسر طاہرالقادری کی موجودہ کوشش تحریر اور تقریر سے آگے بڑھ کر اس فتنے کے سدباب کے لئے تدریس کو بھی آلہ کار بنانے کی ہے۔ پڑھنے اور سننے والی چیز جب تک پڑھانے کے لائق نہ ہوجائے اہم نہیں ہوتی۔ تحریر کا کمال یہ ہے کہ وہ داخل نصاب ہوجائے۔ تقریر کا کمال بھی یہی ہے کہ وہ سننے کے بعد ختم نہ ہو بلکہ موضوعِ مطالعہ اور ملاحظہ بن جائے اور کیا عجب کہ وجہ انقلاب ہوجائے۔

پروفیسر طاہرالقادری کی یہ کوشش ان کی اس عظیم دور اندیشی کا پتہ دیتی ہے، جس کے نتیجے میں فتنۂ معتزلہ کے دفاع کے لئے ہمارے لائق صد احترام اسلاف نے جو طریقہ اختیار کیا تھا، وہی طریقہ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف اختیار فرمایا۔

فتنۂ اعتزال کے رد و دفاع کے لئے نصاب میں جس طرح بیضاوی لائی گئی، اسی طرح فتنۂ دہشت گردی کے دفاع کے لئے پروفیسر طاہرالقادری کے ذریعے لائے گئے نصاب کو جامعات و مدارس اور یونیورسٹیوں میں جگہ ملنی چاہئے۔ یہ طریقہ یقینی طور پر اعتزال ہی کی طرح دہشت گردی کے لئے (معالجہ) Curative بھی ہوگا اور (محافظہ) Preventive بھی۔

عام طور پر فتنۂ دہشت گردی جس طبقے کو اپنا آلہ کار بناتی ہے وہ نوجوان اور طلبہ ہوتے ہیں، اس لئے اس نصاب کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جو طلبہ کے لئے مرتب کیا گیا ہے اور چونکہ اس نصاب کو اچھی طرح طلبہ تک پہنچانا اساتذہ، علما اور خطبا کا فریضہ ہے، اس لئے ان کے لئے مرتب ہونے والا نصاب بھی بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

پروفیسر طاہرالقادری صاحب کی تحریروں کا ایک بڑا کمال یہ ہے کہ وہ حوالہ جات اور ماخذات سے بہرخوبی پر ہوتی ہیں، اس سے دعویٰ مضبوط اور لب و لہجہ معیاری ہوتا ہے۔ اشکال دور ہوتے ہیں اور رد و تنکیر کا مادہ دم توڑتا ہے، اس لئے اس نصاب کا مفید و کارگر ہونا طے ہے۔

## اسلامی نصاب دہشت گردی کے فریب و طلسم کو توڑ دے گا

☆مولانا عبیداللہ خان اعظمی (سابق ممبر آف پارلیمنٹ، نئی دہلی)

جہاں دہشت گردوں اور تشدد پسندوں کے خلاف دست و بازو کا استعمال کرتے ہوئے جنگ کی جائے وہیں یہ امر بھی لازمی تھا کہ فکری و علمی سطح پر اصلاح کی کاوشیں کی جائیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرا کے ہی معاشرے میں امن و امان کی ترویج، صالح فکر و عمل کا فروغ، اعلیٰ انسانی اقدار کی اشاعت اور انتہا پسندانہ اور دہشت گردانہ رویوں کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے۔ قرآن و احادیث میں پائے جانے والے تکریم انسانیت اور امن و آشتی کے بے بہا موتیوں کو فکری اور علمی مواد کے طور پر پیش کر کے معاصر دنیا کے تشویشناک حالات کو خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔ یہ ایک ایسی عملی ذمہ داری ہے جس سے عہدہ برآ ہونا ہر ایک کے بس کا نہیں ہے۔ علمی بیکرانی اور فکر و نظر کے وسیع ترافق سے ہی اس اہم مرحلے کو سر کیا جاسکتا ہے۔ ایک ایسا سچا اور بے باک عالم دین جس کے ایک ہاتھ میں قرآن و احادیث کی شمع فروزاں ہو تو دوسرے ہاتھ میں عالمی حالات و رجحانات کی تصویر، تبھی جا کے وہ اس کا حق ادا کرسکتا ہے۔ ایسے میں اگر قرعۂ فال عالمِ جلیل اور عالمِ سنیت کی معتبر ترین شخصیت حضرت علامہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے نام نکلتا ہے تو یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے۔

علامہ کی ہر تصنیف ہی اپنے باب میں مکمل اور جامع ہوتی ہے۔ فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب بھی علامہ کے علمی سحر کاری، فکری نکتہ ریزی اور سرپرستی سے لبالب ہے اور اس کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ یہ سارے ہی شعبوں کے افراد اور نوجوانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے اور ہر ایک کے لئے اس کے دائرۂ عمل کا تعین بھی کر دیا گیا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ علامہ طاہرالقادری کے اس شاہکار نصاب سے عالمی سطح پر اسلام کے حوالے سے دہشت گردی کا فریب و طلسم ٹوٹے گا اور اپنوں اور غیروں دونوں کو صحیح طور پر اس انسان دشمن اور مفسدانہ طرزِ فکر و نظر کا احساس ہوگا اور اس سے تائب ہونے کی توفیق بھی حاصل ہوگی۔ خدائے بالا و برتر علامہ موصوف کی عمر میں برکت عطا فرمائے تاکہ وہ یونہی ہماری اور پوری دنیا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں اور عنداللہ اور عندالرسول ﷺ ان کے مراتب و درجات لگاتار بلند ہوتے رہیں۔ آمین

## اسلامی نصاب کی بھرپور تائید کرتا ہوں

☆ سید محمد اشرف کچھوچھوی (بانی وصدر: علماء ومشائخ بورڈ، جوہری فارم، اوکھلا، نئی دہلی)

دنیائے اسلام کے باصلاحیت وممتاز عالم دین اور عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالر پروفیسر ڈاکٹر طاہرالقادری نے دہشت گردی سے متعلقہ سنگین صورت حال کا بہت پہلے ادراک کرکے پوری حوصلہ مندی اور بے باکی کے ساتھ پہلے تو دہشت گردی کے خلاف ایک ضخیم اور مبسوط فتویٰ جاری کیا، جس کی پوری دنیا میں پذیرائی ہوئی۔ اس فتوے کو مستند اسلامی بنیادوں پر داعش کو بے نقاب کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آج علمائے کرام کو دنیا کے سامنے واضح پیغام دینے کی اشد ضرورت ہے کہ داعش اسلام کی نہیں بلکہ جدید خارجیت کی نمائندگی کررہا ہے اور اب اس جانب ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے ڈاکٹر قادری نے جہاد کے نام پر مسلم معاشرے کو فکری سطح پر گمراہ کرنے والے انتہا پسندوں کا قلع قمع کرنے کے لئے متعدد جلدوں میں اپنی زیرنگرانی ایک جامع اور مؤثر نصاب مرتب کروایا ہے۔ اس اسلامی نصاب کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس نصاب کے ذریعے مسلم سماج میں مثبت تبدیلی آئے گی اور لوگوں کی فکری اصلاح میں یہ نصاب غیر معمولی کردار ادا کرے گا۔

## فروغِ امن کا اسلامی نصاب۔ ایک غیر معمولی کارنامہ

☆ ڈاکٹر محمد کاظم (ڈپٹی پراکٹر: دہلی یونیورسٹی، نئی دہلی)

اسلام کی صحیح تفہیم اور مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے عالمی سطح پر ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کی تحریک نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کے لئے بھی انہوں نے عالمی سطح پر غیر معمولی کام کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ انفرادی طور پر یہ سعادت ان کے علاوہ کسی بھی مسلم تنظیم اور عالم دین کے حصے میں نہیں آئی ہے۔

فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی نصاب مرتب کرکے انہوں نے ایک بار پھر دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل یہ نصاب تمام عالم میں فروغ امن کے لئے معاون اور انسانی دماغ میں موجود اسلام کے خلاف زہر کو قند میں بدلنے میں معاون ثابت ہوگا۔ اس نصاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ معاشرے کے تمام طبقوں کو ذہن میں رکھ کر اسے بنایا گیا ہے اور ہر ایک جلد ایک الگ طبقے کے لئے ہے۔ اس نصاب کا مقصد صرف اسلام مخالف لوگوں کے ذہن کو صاف کرنا ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے مختلف طبقات کو بھی معلومات پہنچانا ہے کہ اصل میں اسلام کیا ہے اور امن و دہشت کے حوالے سے اس کی تعلیمات و پیغام کیا ہے اور ہم نے اسے کیا بنادیا ہے؟ ہم اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کتنی کوشش کرتے ہیں؟

گویا یہ ایک ایسا نصاب ہے جو دنیا، دنیا میں رہنے والے لوگ، سماج اور ان کے حقوق اور ہماری ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہم تمام عالم کے انسانوں کا احترام کریں، ان کے ساتھ اخلاق و محبت سے پیش آئیں، سوسائٹی میں رواداری کا ماحول بنائیں اور ہم اسلام کے سچے ماننے والوں کی طرح اس پر عمل کریں کہ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والاتم پر رحم کرے گا۔

## ملتِ اسلامیہ کی طرف سے فرضِ کفایہ کی ادائیگی

☆ مولانا ذیشان احمد مصباحی (استاذ: جامعہ عارفیہ، سید سراواں، کوشامبی، الہ آباد (یوپی))

دہشت گردی وانتہاء پسندی کے خلاف مسلم علما اور دانشوران نے بڑھ چڑھ کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی

کوششیں کی ہیں، یہ اور بات ہے کہ ابھی یہ کوششیں ناتمام ہیں اور ان کے جو نتائج آنے چاہئے تھے وہ اب تک نہیں آسکے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سیاق میں ارباب علم ونظر کی بعض کوششیں خود تشدد آمیز رہی ہیں، نتیجے کے طور پر ان کا وہ اثر نہیں ہوسکا جو ہونا چاہئے تھا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل اور اس کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس حوالے سے جو کام کیا ہے اس کے اثرات واضح طور پر عالمی سطح پر محسوس کئے گئے ہیں۔ انہوں نے برصغیر کی سطح تک علی الاقل فرضِ کفایہ ادا کردیا ہے۔ دہشت گردی کے حوالے سے اسلام اور مسلمانوں کے موقف کو جس صفائی کے ساتھ رکھا ہے، یہ انہیں کا حصہ ہے۔ یقیناً وہ اس کے لئے پوری ملت کی طرف سے مبارک بادیوں کے مستحق ہیں۔ مسلمانوں کی تفہیم کو مسلسل آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے انسداد دہشت گردی کا اسلامی نصاب پیش کیا ہے، اس نے ان کے کام کی قدر و قیمت اور انفرادیت کو بڑھادیا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے تئیں تشدد کا جو ذہن پیدا ہورہا ہے، اس کے پیچھے اسلام کی غلط تعبیر وتشریح پر مشتمل لٹریچر ہے، ایسے میں ایک ایسے نصاب کی پیشکش زمانی اور ملی ضرورت تھی جس کو آگے بڑھ کر ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے پورا کیا۔ پوری امت میں وہ خاص سعادت مند ہیں کہ یہ توفیق ان کے حصے میں آئی۔ البتہ اس کے صحیح نتائج جب ہی برآمد ہوں گے کہ اس نصاب کی خوب خوب تشہیر ہو اور جن مختلف طبقات کے لئے علیحدہ علیحدہ یہ نصاب تیار ہوا ہے ان تک یہ پہنچے۔ اس سے مسلم ذہن کی صحیح تشکیل کے ساتھ غیر مسلم ذہن میں پیدا اسلام مخالف شبہات کا بھی بڑی حد تک ازالہ ہوگا۔ اس لئے ہمیں اس کی برقی اور مطبوعہ اشاعت کی خوب خوب کوشش کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر قادری صاحب کا کام ایک مثال ہے، ایسی مثالیں سب کو پیش کرنی چاہئے، ساتھ ہی ایسی تقریر وتحریر سے کلیۃً احتیاط برتنے کی ضرورت ہے جس سے اسلام اور مسلمانوں پر تشدد پسندی کی تہمت کو جواز اور دلیل فراہم ہو۔

## معاشرتی امن و رواداری کی ایک مستحکم کوشش

☆سہیل انجم (نامور مضمون نگار، سینئر صحافی، کالم نگار)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو عناصر دہشت و بربریت کے مرکز ومنبع بنے ہوئے ہیں ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ قلیل تعداد کثیر تعداد پر بھاری پڑ رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے منظر، پس منظر اور پیش منظر پر گفتگو کی جائے اور عالم انسانیت کو اس سے کیسے نجات دلائی جاسکتی ہے اس پر کھل کر بحث ہو۔ شیخ الاسلام علامہ طاہرالقادری کے ادارے ''تحریک منہاج القرآن'' نے اس سلسلے میں ایک انتہائی اہم، بروقت اور ضروری قدم اٹھایا ہے اور پوری دنیا کے امن پسندوں کے سامنے ایک ایسا نصاب پیش کیا کہ اگر اس کو پڑھا جائے، اس کی روح کو سمجھا جائے اور اس روح کے مطابق یا اس نصاب کی اسپرٹ کے مطابق اپنے شب و روز کی سرگرمیوں میں تبدیلی لائی جائے اور اس نصاب پر پوری طرح عمل کیا جائے تو یہ بات دعوے کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ عہدِ حاضر کے اس فتنے پر قابو پانا مشکل نہیں ہوگا۔

قابل مبارک باد ہے تحریک منہاج القرآن جس نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا ہے اور اس سلسلے میں ایک انتہائی مبسوط، جامع اور مثبت نصاب تیار کیا ہے۔ یہ نصاب انگریزی میں بھی ہے اور دوسری زبانوں میں بھی ہے۔ اس نصاب کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ انسانی آبادی کے ایسے دو طبقات سے مخاطب ہے جن پر دہشت گردی کے قلع قمع کے بارے میں سب

سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی سول سوسائٹی کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ حقیقی اسلام کیا ہے؟ اسی کے ساتھ مسلمانوں اور بالخصوص ائمہ اور علمائے کرام کو بھی یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام کا تصور امن وسلامتی کیا ہے؟ سول سوسائٹی اگر یہ جان لے کہ فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے سلسلے میں اسلام کا کیا موقف ہے اور مسلمان یہ جان لیں کہ اسلام دہشت گردی کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے تو یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ دنیا کی صورت بدل جائے گی۔

یہ نصاب انتہائی جامع اور مکمل ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوا کہ اسے ہر جگہ نافذ تو کیا ہی جائے اسے دینی مدارس میں، عصری تعلیم گاہوں میں اور اسی کے ساتھ ساتھ سیاسی اداروں میں بھی اسے رائج کیا جائے۔ اس کے علاوہ عام مسلمانوں کو یہ ترغیب دی جائے کہ وہ اس کا مطالعہ کریں۔

آج عالمی برادری کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلام کے بارے میں وہ از سرنو غور کریں اور اگر انہوں نے کوئی غلط رائے قائم کرلی ہے تو اس میں اصلاح کریں۔ اگر مذکورہ نصاب لوگوں کو پڑھایا جائے اور اسے عوام کی تمام سطحوں پر رائج کیا جائے تو کوئی تعجب نہیں کہ دنیا اسلام کے حوالے سے مثبت رائے قائم کرنے پر مجبور ہو۔

## یہ نصاب پوری انسانیت کے لئے کارآمد ہے

☆ ڈاکٹر نازیہ بیگم جفو (لیکچرار: مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، موریشس)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ذریعے فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کا جو اسلامی نصاب، طلبہ و طالبات اور سول سوسائٹی کے جملہ طبقات کے لئے مرتب کیا گیا ہے، وہ موجودہ دور کی ایک اہم ضرورت بن گیا ہے، حالانکہ موریشس ایک پرامن جزیرہ ہے، لیکن وہ دنیا میں ہونے والی جنگ و جدال، دہشت گردی، قتل و غارت اور فسادات وغیرہ سے یقیناً متاثر ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر عوام کو صحیح اور ایسی تعلیم دی جائے جس سے وہ اپنی اور دوسروں کی حفاظت کرسکے تو یہ پوری انسانیت کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہوگا۔ اس نصاب میں اسلام اور اسلام کے بنیادی تقاضوں کو ایسی شستگی سے سمجھایا گیا ہے کہ اگر کسی کے ذہن میں کسی طرح کے شک وشبہات بھی ہوں تو وہ فوراً دور ہوجائیں گے۔ اس شارٹ ٹائم کورس کی اہمیت کا اندازہ تب ہوگا جب اس پر عمل کیا جائے گا پھر ان شاء اللہ یہ کائنات زندگی بسر کرنے کے لئے خوش گوار لگنے لگے گی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب برصغیر کے ایسے واحد عالم اور اسلامی اسکالر ہیں جنہوں نے انسداد دہشت گردی اور فروغ امن کے حوالے سے ان خطوں اور ممالک تک اسلام کی تعلیمات اور نظریات پہنچائے ہیں، جہاں ہم تصور نہیں کرسکتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں آپ کو ''سفیر امن'' کی حیثیت سے جانا جاتا ہے اور آپ اس موضوع پر اتھارٹی بھی رکھتے ہیں۔ اس بات کی دلیل ان کا یہ تیار کردہ اسلامی نصاب بھی ہے۔ دہشت گردی کے جو مفاہیم ہماری سوسائٹی میں گردش کررہے ہیں، ان مفاہیم کا بغور جائزہ لینا اور ان پر سوال قائم کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے صحیح جواب تلاش کرنا یہ نئی عہد کی سب سے بڑی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس نصاب کے تعلق سے میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ انہوں نے دنیا میں جس طرح کی پھیلتی ہوئی دہشت گردی کا جائزہ لیا ہے اور خاص طور سے جہاد کے نام پر پھیلنے والی دہشت گردی کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھا ہے، اس کے حاصل کے طور پر یہ نصاب ان کے مشاہدات کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتا ہے۔

نئی دنیا کے اس سب سے بڑے مسئلے سے نمٹنے کے لئے میری دانست کی حد تک یہ نصاب صرف ایک مسلم قوم کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے بہت کارآمد ہے۔ میں اس نصاب کے زبان و بیان کے تعلق سے بھی یہ کہنا

چاہتی ہوں کہ خوشتر نورانی صاحب کے حوالے سے جب اس نصاب کے مطالعے کا موقع ملا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ڈاکٹر صاحب نے اس کو نہایت ہی سلیس اور سادہ زبان میں ترتیب دیا ہے، جس میں انہوں نے سادہ اور آسان اصطلاحات کے ذریعے اپنی بات عوام الناس کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ میں چونکہ بنیادی طور پر زبان و ادب کی طالب علم ہوں، اس لئے اس کام کو اس حوالے سے بھی دیکھ کر مجھے ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا اعتراف کرنا پڑا۔ میں تحریک منہاج القرآن کو مبارک باد دیتی ہوں کہ اس پلیٹ فارم سے دنیا اور انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کے لئے اس طرح کے اہم کام انجام دیئے جارہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلکی اور مذہبی تنازعات سے اوپر اٹھ کر اس نصاب کا والہانہ استقبال کیا جائے اور اس کے ذریعے اسلام کی تعلیمات کو معاشرے میں پھیلانے میں تعاون کیا جائے۔

## اسلامی نصاب انتہا پسندانہ فکر کا خاتمہ کرے گا

☆ مولانا سید سیف الدین اصدق (جانشین خانقاہ بشیریہ اصدقیہ، نالندہ (بہار) بانی تحریک پیغام اسلام، جمشید پور (جھاڑ کھنڈ)

آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ امت مسلمہ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کو سماجی سطح پر جہاد اور دہشت گردی کے فرق کو سمجھایا جائے اور اسلام کی امن و شانتی بھری تعلیمات اور محبت و مودت آمیز موقف کو خوب واضح انداز میں قرآن و حدیث، عقائد و فقہ اور فتاویٰ و اقوال سلف صالحین کی روشنی میں پیش کیا جائے۔ پھر مختلف زبانوں میں ہر ملک، ہر قوم اور سماج کے ہر طبقے تک اس کے تراجم پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

الحمدللہ! اس خدمت جلیلہ کے لئے قرعہ فال شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری زید مجدہ اور ان کی آفاقی تحریک منہاج القرآن کے نام نکلا اور انہوں نے ''فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کا اسلامی نصاب'' (Islamic curriculum on peace & counter Terrorism) تیار کیا، جو اردو اور انگریزی کے بعد تقریباً ایک درجن دنیا کی مختلف زبانوں میں زیر اشاعت ہے۔

بلاشبہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ علمی و عملی شخصیات کے ساتھ ساتھ اس نصاب کو باضابطہ مدارس، اسکولز، کالجز، جامعات اور یونیورسٹیز کے طلبہ و طالبات تک پہنچایا جائے۔ ان کے ذمہ داران سے گفت وشنید کرکے اسے تعلیمی نصاب کا حصہ بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس نصاب کے حوالے سے سیمینارز منعقد کئے جائیں، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اس کی تشہیر ہو۔ حکومت کے ذریعے اس نصاب کو لاگو کرانے کی کوشش کی جائے۔

اس کام میں کچھ اڑچنیں بھی آسکتی ہیں اور وہ اڑچن غیر مسلموں کی طرف سے نہیں بلکہ مسلمانوں ہی کی طرف سے ہوں گی۔ اس کی چند وجوہات ہیں:

۱۔ مسلک ومشرب ۲۔ انا وحسد ۳۔ کسی کی قیادت تسلیم نہ کرنے کا مرضِ پارینہ

لیکن قیامِ امن، تکریمِ انسانیت اور اسلام کے رخِ زیبا سے تاریک دلوں کو جگمگانے کا بیڑہ اٹھانے والوں کو بڑی مضبوطی کے ساتھ یہ سمجھانا اور بتانا ہوگا کہ ان تمام امراضِ روحانی اور سوئے عمل سے دامن جھاڑنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اپنے تمام تر اختلافات کے باوجود ہمیں اس طرح کے کومن مسلم ایشوز پر ایک زبان، ایک آواز اور ایک فکر ہونا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب سے آپ مکمل اتفاق نہ رکھتے ہوں۔ جی ہاں! آپ کو علمی و

فکری اختلاف کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے مگر اختلاف ایسی مخالفت کی شکل اختیار نہ کرے، جس سے پوری قوم تباہی کی دہلیز پر پہنچ جائے۔ اگر ایسا ہوا تو قوم و تاریخ آپ کو کبھی معاف نہ کرے گی۔ ساتھ ہی ساتھ اس حقیقت کو بھی نہیں جھٹلایا جاسکتا کہ عالمی پیمانے پر مسلمانوں کی دینی و ملی قیادت کا فریضہ اگر کوئی ادا کررہا ہے تو وہ ڈاکٹر قادری ہیں اور اگر کوئی کرسکتا ہے تو وہ ڈاکٹر قادری ہی ہیں۔

## اسلامی نصاب کو ہندوستان کے ہر فرد تک پہنچنا چاہیے ( سدھیندر کلکرنی ( آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن، ممبئی مہاراشٹر )

مسلم دنیا اس وقت دو بالکل متضاد قسم کی صورت حال سے گزر رہی ہے۔ جہاں ایک طرف، کئی شدت پسند تنظیمیں اپنے غلط اقدامات کو اسلام کے نام پر صحیح ٹھہرا کر دنیا میں فساد پھیلا رہی ہیں، وہیں دوسری طرف وہ نہ صرف غیر مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنا رہی ہیں بلکہ کئی ہزار معصوم مسلمانوں کی بھی جان لے چکی ہیں۔ آئی ایس آئی ایس نوجوانوں کو لفظ جہاد کا غلط مفہوم سمجھا رہی ہے۔

خوش قسمتی سے ہمارے پاس اس مشکل سے بچاؤ کی صورت بھی موجود ہے۔ کئی ممتاز اسلامی اسکالرز نہ صرف دہشت گردی کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے اسلامی نظریے کے تحت اس کو غلط بھی ٹھہرایا ہے۔ ان تمام شخصیات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ممتاز اہمیت کے حامل ہیں اور اسلامی دنیا کی ایک ممتاز شخصیت ہیں۔ 2010ء میں چھ سو صفحات پر مشتمل شائع ہونے والی ان کی کتاب (فتویٰ) Fatwa on terrorism and suicide bombings کی وجہ سے ان کی پوری دنیا میں پذیرائی ہوئی۔ انہوں نے اس کتاب میں قرآن شریف اور دوسری معتبر اسلامی کتابوں میں سے کئی ایسے حوالے دیئے جن کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں دہشت گردی کا وجود اور بلا جواز عام غیر مسلموں کا قتل کرنا کہیں سے ثابت نہیں ہے۔

اب اس فتویٰ کے پانچ سال کے بعد ڈاکٹر قادری نے ایک دوسرا اہم قدم اٹھایا ہے اور کئی جلدوں پر مشتمل Islamic Curriculum on peace and counter- Terrorism نامی کتاب لکھی، جس میں انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہمیں اپنی باتوں کے ذریعے آئی ایس آئی ایس (داعش) کے مہلک نظریات کو پہنچنے سے روکنا ہوگا اور یہ تب ہی ممکن ہے، جب مسجدوں، مدرسوں اور اسکولوں میں ہم اس بات کی تعلیم مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو دے کر نہ صرف بیچ کی دوریاں ختم کریں بلکہ سب ایک ساتھ مل کر دہشت گردی اور شدت پسندی سے لڑیں اور یہ جانیں کہ ایسی تنظیمیں کسی بھی عقیدے سے منسلک نہیں ہیں اور نہ ان کا کوئی مذہب ہوتا ہے۔ میں پورے دل سے ڈاکٹر قادری کی اس مہم کی تائید کرتا ہوں جو کہ امن اور بین المذاہب ہم آہنگی اور اسلام کے صحیح معنی کو پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ان کے اس اسلامی نصاب کو ہندوستان میں ہر ایک فرد تک پہنچنا چاہئے تاکہ انتہا پسندی کا خاتمہ ممکن ہوسکے۔

## اسلامی نصاب فروغِ امن میں سنگ میل ثابت ہوگا ( ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی (رحمت عالم نیشنل پیس فاؤنڈیشن علی گڑھ۔ یوپی)

تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے بانی و سربراہ شیخ الاسلام، ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت عالمی سطح پر محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ ڈاکٹر قادری علمی، فکری، سماجی، مذہبی خدمات اور غیر معمولی کارناموں کی وجہ سے پوری دنیا میں قائدانہ حیثیت کے مالک ہیں۔

اس پرفتن دور میں امن عامہ کی بقا ایک عالمی مسئلہ بنا ہوا ہے اور پوری دنیا کسی نہ کسی اعتبار سے دہشت گردی، تشدد پسندی اور انتہا پرستی سے متاثر ہے۔ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی مذہبی دہشت گردی، بقائے امن عالم کے لئے بشکل عفریت چیلنج بنی ہوئی ہے۔ وحشت ناک ماحول، خودکش حملے، اپنے تمام مخالفین کا خاتمہ، دہشت گردوں کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے، اور یہ سب کچھ دین کے نام پر ہورہا ہے، جس کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اسلام کے نام پر ہونے والی ان دہشت گردانہ کارروائیوں سے عالمی سطح پر اسلام کے ''تصور امن و رحمت'' کو دھچکا لگا ہے۔ اسلام کے خلاف کی جانے والی اس سازش کے خلاف ڈاکٹر طاہرالقادری نے نوٹس لیتے ہوئے تین بڑے ہی اہم کام کئے ہیں:

ا۔ آپ کا پہلا کام تو یہ ہے کہ آپ نے ان تمام دہشت گردانہ کارروائیوں کو انجام دینے والوں کے متعلق ایک مربوط و

مبسوط فتویٰ دیا ہے، جو دنیا کے مختلف زبانوں میں کئی سو صفحات پر کتابی شکل میں موجود ہے۔ اس فتوے میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ دہشت گرد اس دور کے خوارج ہیں۔ ان کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں ان تمام اسلام مخالف حرکتوں کا علمی وتحقیقی جائزہ لیتے ہوئے پوری دنیا پر واضح کردیا کہ ان دہشت گرد خوارج کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ دہشت گرد، دہشت پسندوں کے خلاف اور اسلام کی انسان پروری پر مشتمل عربی، اردو اور انگریزی میں درجنوں کتابیں لکھی ہیں، جن کے ذریعے اسلام مخالف پروپیگنڈہ کمزور ہوا ہے۔

۳۔ آپ کا جو تیسرا بہت اہم کام اس ضمن میں سامنے آیا ہے، وہ ہے دہشت گردی اور انتہا پسندی کے انسداد اور امن کے فروغ کے لئے کئی جلدوں میں اسلامی نصاب کی تشکیل وتدوین۔

تمام جلدوں کے نصاب کی تفصیلی فہرست کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسانی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو دھیان میں رکھ کر اسے ترتیب دیا گیا ہے، اسے بہت حد تک ایک جامع نصاب کہا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نصاب کی ترتیب میں بڑی محنت کی گئی ہے، جس کے لئے حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری اور منہاج القرآن پوری دنیائے انسانیت کی طرف سے قابل مبارک باد ہیں۔ ڈاکٹر قادری نے اسلام کے خلاف کی جانے والی خوارج کی سازش کو جس طرح بے نقاب کیا ہے اور پوری دنیا کو یہ پیغام دینے میں جس طرح کامیاب ہوئے ہیں کہ دہشت پسندی کا کوئی بھی تعلق اسلام سے نہیں ہے، وہ انہی کا حصہ ہے۔ امید ہے کہ یہ نصاب فروغ امن میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

## امت مسلمہ کی ترقی کا غیر معمولی ویژن (سید صبیح الدین صبیح رحمانی (مدیر: مجلّہ، نعت رنگ، کراچی (پاکستان)

انسداد دہشت گردی اور فروغ امن کے حوالے سے دنیا کی بہت سی شخصیتوں، تحریکوں اور تنظیموں نے کام کیا ہے اور اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے کر بھی رہے ہیں لیکن مشرق ومغرب کے ان تمام کاموں میں جو کام سب سے نمایاں اور جو آواز سب سے منفرد تھی، وہ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی تھی۔ انہوں نے جس جرات رندانہ کے ساتھ دنیا کے سامنے اسلام کا نظریہ امن ورواداری اور غیر مشروط محبت واخلاق کو پیش کیا ہے اس کے لئے وہ پوری امت مسلمہ کی جانب سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کینیڈا میں مجھے دو بار ان سے تفصیلی ملاقات کا شرف حاصل رہا ہے۔ امت مسلمہ کے لئے ان کا ویژن اور درد دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ مجھے محسوس ہوا کہ اس وقت اسلام کے نمائندگان میں وہ ہی واحد شخص ہیں جو عالمی سطح پر قائدانہ کردار ادا کرسکتے ہیں اور انہوں نے کیا بھی۔ امت کی ترقی وتوسیع کا عالمی سطح پر شعور وادراک رکھنا ہی بڑی بات ہے، انہوں نے تو اس شعور کو ڈیلیور بھی کیا ہے۔

عملی اور نظریاتی انتہا پسندی کے انسداد کے لئے حضرت شیخ الاسلام نے اپنی نگرانی میں متعدد جلدوں پر مشتمل جو اسلامی نصاب مرتب کروایا ہے، وہ ان کا غیر معمولی کارنامہ ہے۔ دنیا کے لاتعداد مفکرین اور اہل علم ان کے اس بروقت علمی اقدام کی حیرت کے ساتھ ستائش کررہے ہیں مگر مجھے ان کے اس اہم کارنامے پر کوئی تعجب نہیں کہ یہ ان کے وسیع علم وفن اور فکر ونظر کا ادنی مظاہرہ ہے۔ دور حاضر کے ایسے عالمی فتنے کی سرکوبی کے لئے اس طرح کی منظم علمی وفکری کوشش کی توقع ان کے علاوہ اور کس سے کی جاسکتی تھی؟

اس نصاب کی ترتیب وتدوین کے پس پردہ بنیادی فکر یہ ہے کہ دنیا میں امن کا فروغ اور دہشت گردی کا سد باب، معاشرے کو اس حوالے سے ایجوکیٹ کرکے ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس فکر سے میں سو فی صد اتفاق رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ نصاب مسلم معاشرے میں مثبت تبدیلی کو لانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

برصغیر پاک وہند کے مقبول رسالہ ماہنامہ جامِ نور نے امت کو جو فکری ویژن دیا ہے، وہ قابلِ تقلید ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ مذکورہ اسلامی نصاب پر جامِ نور نے خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا۔ علمی دنیا میں یہ پذیرائی پروفیسر قادری صاحب کا حق تھا اور یہ حق بھی انہیں اس اہل طبقے کی طرف سے مل رہا ہے جو اس وقت عالم اسلام کے سنجیدہ فکری رجحانات کو سمجھ رہا ہے۔

**پروفیسر طاہرالقادری نے اسلامی اخوت کا حق ادا کردیا** (احمد جاوید (انچارج ایڈیٹر: روزنامہ انقلاب، پٹنہ۔ بہار)

دہشت گردی کے بڑھتے رجحان کا علاج کیا ہے؟ اور اس سے نوجوانوں کو بچانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟ اس ذمہ داری کو آج اگر کسی نے صحیح معنوں میں محسوس کیا اور اسلام کی آڑ میں معصوم ذہنوں میں زہر بھرنے والوں کے فریب کا پردہ چاک کرنے کی بروقت اور سچی جدوجہد کی تو وہ تحریک منہاج القرآن (انٹرنیشنل) کے بانی و رہنما شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کے رفقاء ہیں، جنہوں نے پہلے تو دہشت گردی کے تعلق سے تقریباً سات سو صفحات پر مشتمل مبسوط فتویٰ جاری کیا جو ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی اور ترسیل و ابلاغ کے جملہ ذرائع استعمال میں لاکر دور دور تک پہنچائی گئی اور اب منہاج القرآن یونیورسٹی کے اسکالرز نے اس کی مدد اور پروفیسر قادری صاحب کی نگرانی میں پانچ جلدوں میں ایک درسی کتب مرتب کی ہے جو اس موضوع پر ایک جامع نصاب ہے۔ اگر ایک جملے میں کہا جائے تو یہ نصاب دراصل اپنے پڑھنے والوں پر واضح کرتا ہے کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں ہے یا یہ کہ قرآن اپنے ماننے والوں سے کیا کیا مطالبات کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسا شخص جو علم رکھتا ہو کہ اسلام کیا ہے، اسلام کے نام پر کسی فتنے کا شکار نہیں ہوسکتا۔

کیا ہمارے صرف یہ کہتے رہنے سے ذمہ داری ادا ہوجائے گی کہ اسلام میں کسی بھی نوعیت کی دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں ہے؟ جو اس راہ پر چل رہے ہیں وہ مسلمان نہیں ہوسکتے یا یہ کہ جو دہشت گرد ہیں وہ کسی اور مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، ہم یا ہمارے بچے نہیں ہیں؟ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے یہ نہیں کیا۔ تحریک منہاج القرآن نے اس طرز فکر وعمل کے برعکس اپنی ذمہ داری محسوس کی اور اس کے بانی ومحرک نے ہر اس نوجوان کو خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم، سنی ہو یا شیعہ، وہابی ہو یا غیر وہابی، سلفی ہو یا صوفی اپنے ہی ریوڑ کی بچھڑی ہوئی کالی بھیڑ سمجھا، جس کے ذہن کے کسی بھی گوشے میں تشدد یا انتقام کا کوئی زہر پل رہا ہو اور انہوں نے اپنی بساط بھر انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کا سچا حق ادا کرنے کی جدوجہد کی۔ ضرورت ہے کہ ان کی کوشش اور اس نصاب کو ہر اس ہاتھ تک پہنچایا جائے جس کو آج کے دہشت گرد اپنا شکار بنا سکتے ہیں۔

**اسلامی نصاب کی تشکیل ایک جرأت مندانہ قدم** (مولانا سید تنویر ہاشمی (سجادہ نشین: خانقاہ ہاشمیہ، بیجاپور۔ کرناٹک)

دہشت گردی کے فروغ وتوسیع میں جہاں بہت سے اسباب وعوامل کارفرما ہیں، وہیں ایک اہم سبب سادہ لوح افراد کی جہاد کے نام پر غلط ذہن سازی بھی ہے، جس کی وجہ سے عام افراد بھی اس فتنے کا شکار ہورہے ہیں۔ مذہب اور قوم کے نام پر اس طرح کی غلط ذہن سازی اور پروپیگنڈے کا دروازہ بند کرنے کے لئے اور پڑھے لکھے خصوصاً سول سوسائٹی کی صحیح اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مثبت ذہن سازی کے لئے ادارہ منہاج القرآن انٹرنیشنل نے اسلامی نصاب تیار کیا ہے۔ انسداد دہشت گردی کا یہ اسلامی نصاب جس عالمی رہ نما اور مبلغ کی زیرنگرانی عمل میں آیا ہے، اس کے پیش نظر یقین ہے کہ یہ نصاب وسیع پیمانے پر اثر انداز ہوگا، کیونکہ بڑے پیمانے پر اس کی تشہیر واشاعت کے لئے جس قدر وسائل کی ضرورت ہے وہ سب بحمدہ تعالیٰ ادارہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پاس موجود ہے۔

شیخ الاسلام پروفیسر طاہرالقادری صاحب نے جس اخلاص، للّٰہیت اور جدوجہد کے ساتھ عالمی سطح پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے نمایاں کام کیا ہے، وہ ان کی بصیرت اور اجتماعی و ملی درد کا غماز ہے۔ عشق مصطفیٰ ﷺ کی عالمگیر تحریک ''ادارہ منہاج القرآن انٹرنیشنل'' نے اسلام اور مسلمانوں کی تعمیر وترقی اور بلند اقبالی کے لئے جو بھی کام کیا ہے اس میں وہ خاطرخواہ اور غیر معمولی کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے۔ اس لئے یہ امید کیا جانا غلط نہیں ہوگا کہ انسداد دہشت گردی کے لئے متعدد جلدوں پر مشتمل یہ اسلامی نصاب بھی عالمی سطح پر مقبول ہوگا، مختلف ممالک میں اس کی اعلیٰ سطح پر تبلیغ وتشہیر ہوگی اور اداریاتی نصاب میں اپنی شمولیت کی راہ بنائے گا۔ ضرورت ہے کہ ہم سبھی حضرات اس نصاب کی تشہیر اور موجودہ عہد میں اس کی افادیت ومعنویت کو اخلاص کے ساتھ قبول کریں۔ اگر قادری صاحب کا یہ نصاب تعلیمی اداروں اور سماجی سطح پر نافذ ہوجاتا ہے تو عالمی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کی جو غلط شبیہ ہے اس کا خود بہ خود خاتمہ ہوجائے گا اور صحیح اسلام اور مسلمانوں کی امن پسندی، رواداری اور خیر سگالی کی حقیقی تصویر عالمی

برادران کے ذہن وفکر پر ابھر کر سامنے آئے گی۔

انسداد دہشت گردی کے حوالے سے عہد حاضر کی ممتاز اور نمایاں عالمی شخصیات میں شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر طاہرالقادری کا مقام بہت بلند اور ان کا ادارہ بہت فعال ہے، جس کا اعتراف اپنے اور غیر سبھی دل کھول کر کررہے ہیں۔ بس اب ضرورت ہے کہ انہوں نے انسداد دہشت گردی کے تعلق سے جس علمی اور فکری مشن کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے ہم لوگ جس لائق ہیں ان کے مشن کا حصہ بنتے جائیں اور ان کی اعلیٰ فکری بصیرت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ قادری صاحب کی عالمی مقبولیت ان کے لئے خداداد دولت ہے۔ موجودہ عہد میں اسلام کی صحیح تصویر کی عالمی سطح پر تبلیغ، ان کا اہم کارنامہ ہے۔ دہشت گردی کی روک تھام کے لئے انہوں نے جس حوصلے سے کام کیا ہے وہ ان کی جرات و بے باکی اور بلند حوصلگی کا شاہکار ہے۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے متعدد جلدوں پر مشتمل اسلامی نصاب ان کا ایک جرات مندانہ قدم ہے، جس کی ہر سطح پر پذیرائی کی جانی چاہئے۔ ویسے بھی انہوں نے چند سال قبل نظریاتی تشدد کے خاتمے کے لئے دہشت گردی کے خلاف جو مبسوط فتویٰ جاری کیا اس کی وجہ سے وہ شدت پسند طبقے کی آنکھوں کا شہتیر بنے ہوئے ہیں لیکن اللہ و رسول کی ذات پر قادری صاحب کا یقین اس قدر پختہ ہے کہ انہیں کسی بات کا خوف نہیں ہے۔

حقانیت کا برملا اظہار ان کی شخصیت کا اہم پہلو ہے۔ وہ اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں کہ موت و حیات بس اللہ کے ہاتھ میں ہے، کوئی شرپسند ان کا بال بیکا نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے جب قوم کی جیسی ضرورت ہوتی ہے قادری صاحب اس کی رہنمائی کے لئے پیش پیش نظر آتے ہیں۔ دہشت گردی سے نجات آج قوم کی بڑی ضرورت ہے لیکن اس کی روک تھام کے لئے آگے بڑھنا بڑے جگر کی بات ہے۔ یہ قادری صاحب ہی کا حوصلہ ہے کہ وہ اس نظریاتی و عملی تشدد کے خلاف منظم طور پر برسر پیکار ہیں۔

## اسلامی نصاب اور دینی مدارس۔ پس منظر و پیش منظر

☆ غلام رسول دہلوی (استاذ انگریزی: جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء، ذاکر نگر، نئی دہلی)

عالمی اسلامی درسگاہ جامعہ ازہر کے سربراہ اور صوفی مسلم رہنما شیخ الازہر احمد الطیب نے مسلم ممالک میں بڑھتی ہوئی مذہبی انتہا پسندی پر قدغن لگانے کے لئے اسلامی درسیات میں بنیادی اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے علمائے دین کو اس امر کی جانب متوجہ کیا کہ قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ کی از سر نو تشریح اور وضاحت کرتے ہوئے امنِ عالم، عالمی بھائی چارے اور ایک دوسرے کو قبول کرنے کے جذبے کے پیغام کو عام کریں۔

عالمی سطح پر علمائے دین اور اسلامی اسکالرز کے مابین شیخ الازہر احمد الطیب کی اس دعوت نے اس حوالے سے کم از کم ایک فکری تحریک کو ضرور جلا بخشی ہے تاہم اس کی عملی تصویر اب تک ندارد تھی۔ وقت کا یہ جبری تقاضا ایک عرصے سے اہل علم و دانش کو دعوت فکر وعمل دے رہا تھا مگر اب تک یہ اس لئے مجسم حقیقت نہیں ہوسکا تھا کیونکہ مضبوط اور مستند علمی و دینی بنیادوں پر کوئی تحقیقی نصابی منشور کم از کم ہندو پاک اور مغربی ایشیا کی حد تک سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ سعادت عالم اسلام کے عظیم مبلغ، اسکالر اور داعی شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کے حصے میں آئی۔ انہوں نے اپنی نگرانی میں فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کا اسلامی نصاب تیار کرکے دنیا کے سامنے رکھ دیا تاکہ زمینی سطح پر مسلم سماج کا ہر طبقہ اس حوالے سے اسلامی تعلیمات از بر کرلے اور پھر انتہا پسندی کے خلاف ہر علمی و فکری محاذ پر ڈٹ جائے۔

اس نصاب کی ترتیب سے پہلے بھی فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح پر ڈاکٹر طاہرالقادری مہم چلارہے تھے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ان کی زندگی کا نصب العین ہی یہ ہے کہ پوری دنیا میں اسلام کی جو اصل شبیہ ہے اس کو پیش کیا جائے اور لوگوں کو اس آفاقی مذہب سے جوڑا جائے اور ان کو قریب کیا جائے۔ اس حوالے سے ان کی سینکڑوں کتابیں، خطابات، دروس اور لیکچرز گواہ ہیں۔ وہ عالمی سطح پر امت مسلمہ کی نمائندگی کررہے ہیں، اس حیثیت سے ان کی آواز بہت مستحکم ہے، اس لئے اسلامی نصاب کی افادیت اور اثر پذیری بھی مسلّم ہے۔ انہوں نے ہمیشہ انتہا پسندانہ مذہبی افکار ونظریات کے خلاف آواز بلند کی ہے، جن کی جڑیں دنیا بھر میں متشدد جماعتوں اور ان کے مدارس و اسکولز کے نصابوں میں موجود ہیں۔ ❁❁❁❁❁

# 2016ء --- شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی و فکری مصروفیات

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا دورۂ بھارت (مارچ 2016ء)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ''آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ'' کی خصوصی دعوت پر عالمی صوفی کانفرنس میں شرکت کے لئے 13 مارچ 2016ء کو محترم صاحبزادہ حماد مصطفی المدنی کے ہمراہ بھارت تشریف لے گئے۔ اس دورۂ کے دوران آپ نے متعدد دعوتی و تنظیمی پروگرامز میں شرکت کی اور اولیاءؒ کے مزارات پر خصوصی حاضری دی۔ اس دورہ کے دوران متعدد انڈین نیوز چینلز ANI، اردو چینل، ABP نیوز، BBC ہندی، DD نیوز اور دیگر چینلز نے آپ کے خصوصی انٹرویوز براہ راست نشر کئے جن میں شیخ الاسلام نے دہشت گردی و انتہاء پسندی کے سدباب، پاک بھارت تعلقات میں بہتری اور کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور پر مذاکرات کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ اس دورہ کے دوران شیخ الاسلام نے محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور محترم صاحبزادہ حماد مصطفی العربی کے ہمراہ منہاج القرآن انٹرنیشنل انڈیا ویسٹ زون، MQI دہلی تنظیم، MQI ساؤتھ زون، MQI ایسٹ زون اور MQI نارتھ زون کے کارکنان کے الگ الگ ورکرز کنونشنز میں خصوصی شرکت کی۔ ان کنونشنز میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام بھارت میں دعوتی، تربیتی، علمی، فکری اور فلاحی خدمات کے فروغ کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا گیا۔

☆ شیخ الاسلام نے نئی دہلی میں انسٹی ٹیوٹ فار ڈیفنس سٹڈیز اینڈ اینلسز (IDSA) میں Importance of Moderate Islam for south Asia کے موضوع پر خصوصی لیکچر دیا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔

☆ ورلڈ صوفی فورم کی چار روزہ تقریبات کا اختتامی سیشن ''عالمی صوفی کانفرنس'' کے عنوان سے 20 مارچ کو رام لیلا میدان نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ شیخ الاسلام بالخصوص اس سیشن کے لئے مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے جہاں آپ نے اس کانفرنس کا ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل مرکزی خطاب ارشاد فرمایا۔ آپ کا یہ خطاب انڈین نیشنل چینلز نے خصوصی طور پر براہ راست نشر کیا اور تمام انڈین میڈیا کی ہیڈ لائنز کے طور پر پیش کیا گیا اور تمام بڑے بھارتی اخبارات اور نیوز چینلز نے دہشت گردی و انتہاء پسندی کے خلاف اور اسلام کی حقیقی تعلیمات تک رسائی اور آشنائی کے حوالے سے شیخ الاسلام کے افکار و خدمات کو سراہا اور اسے عالمی امن کے لئے ایک مضبوط و توانا آواز قرار دیا۔

## یوم شہداء کے موقع پر مال روڈ پر دھرنا سے خطاب

شہداء ماڈل ٹاؤن کی دوسری برسی کے موقع پر 17 جون 2016ء کو مال روڈ لاہور پر پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں عظیم الشان احتجاجی دھرنا دیا گیا۔ 17 جون، 14 خون، کہاں ہے قانون؟ کے سلوگن کے تحت منعقدہ اس احتجاجی دھرنے میں لاکھوں لوگوں نے بھرپور شرکت کی۔ اس احتجاجی دھرنا میں تحریک انصاف، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ قائداعظم، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ، آل پاکستان مسلم لیگ، مجلس وحدت المسلمین، جماعت اسلامی کے قائدین اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ دھرنے میں شریک جملہ سیاسی جماعتوں کے نمائندہ وفود نے شہداء ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے لواحقین اور تحریک کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ہمارے 14 شہداء کے قاتل، اعلیٰ پولیس افسران بھی ہیں اور اس قتل کے ذمہ دار وفاقی اور صوبائی حکومت کے کئی وزرا بھی ہیں۔ سب سے بڑے منصوبہ ساز شریف برادران ہیں جو اس

ریاستی دہشت گردی کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے حکم پر بربریت ہوئی اور پولیس نے گولیاں چلائیں کیونکہ ان کے حکم کے بغیر پولیس کو لاشیں گرانے کی جرأت نہیں تھی۔ دیت کو شہداء کے لواحقین اول روز سے مسترد کر چکے ہیں لہذا اب ہمارا صرف ایک ہی مطالبہ ہے اور وہ یہ کہ ہمیں فوجی عدالتوں کے ذریعے انصاف اور قصاص چاہئے۔ خون کا بدلہ خون ہے۔

## سالانہ شہرِ اعتکاف 2016ء

26 جون 2016ء سے تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 25 واں سالانہ اجتماعی اعتکاف کا انعقاد کیا گیا جس میں اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ معتکفین کی علمی وفکری اور ذہنی استعداد کو مزید اجاگر کرنے کے لئے شہر اعتکاف میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے معمول کے خطابات کے علاوہ بھی علمی وفکری نشستوں میں اظہار خیال فرمایا۔ علاوہ ازیں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری اور تحریک کی اعلیٰ قیادت نے بھی مختلف حوالوں سے فکری، نظریاتی اور تربیتی امور پر اظہار خیال کیا۔ شیخ الاسلام نے معتکفین کی علمی و روحانی آبیاری کے لئے ''حسنِ اخلاق'' کے موضوع پر مبنی درج ذیل عنوانات پر اظہار خیال فرمایا:

۱۔علوم نبوت کے امین سیدنا علی المرتضیٰ ۲۔توفیق الٰہی، تقویٰ اور حسن خلق ۳۔اخوت، رفاقت اور حسن خلق

۴۔تعلق مع اللہ کی حقیقت اور حسن خلق ۵۔ہمارا مشرب وصل ہے، فصل نہیں (حسن رفاقت اور حسن خلق)

۶۔تعلق باللہ اور معرفتِ الٰہیہ ۷۔حسنِ ادب اور حسنِ خلق ۸۔اخلاق کیسے سنواریں؟

☆ تحریک منہاج القرآن کے شہر اعتکاف میں رمضان المبارک کی 27 ویں شب عالمی روحانی اجتماع منعقد ہوا اس عالمی روحانی اجتماع کی صدارت جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ روحانی اجتماع میں شہر اعتکاف کے ہزاروں معتکفین ومعتکفات سمیت لاکھوں عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ مرد وخواتین نے شرکت کی۔ عالمی روحانی اجتماع میں دنیا بھر کے علاوہ انڈیا کے 200 سے زائد مقامات سے لوگوں نے اجتماعات کی صورت منہاج TV کے ذریعے شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عالمی روحانی اجتماع کے شرکاء سے تعلق باللہ اور معرفتِ الٰہیہ کے موضوع پر خطاب کیا۔

☆ مثالی انتظامات پر شیخ الاسلام نے سیکرٹری شہر اعتکاف وعالمی میلاد کانفرنس 2016ء محترم جواد حامد کے لئے گولڈ میڈل کا اعلان کرتے ہوئے مبارکباد دی۔

## قائد انقلاب کی زیرِ صدارت اپوزیشن کا قومی مشاورتی اجلاس

پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام 31 جولائی 2016ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک پر پاکستان بھر کی 25 اپوزیشن جماعتوں پیپلز پارٹی، عوامی مسلم لیگ، تحریک انصاف، ق لیگ، سنی اتحاد کونسل، جمعیت علمائے پاکستان نورانی گروپ، ایم کیو ایم، مجلس وحدت المسلمین، جماعت اسلامی، عوامی مسیحی پارٹی، جمعیت علمائے پاکستان نیازی گروپ، تحریک ہزارہ، سندھ ترقی پسند پارٹی، پاک سرزمین پارٹی کا مشترکہ قومی مشاورتی اجلاس قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں حکومت کے خلاف سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قصاص اور پانامہ لیکس کی تحقیقات کیلئے ملک گیر احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر تحریک قصاص پر اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے اتفاق اور مل کر اس جدوجہد کو جاری رکھنے کا عزم کیا گیا ہے۔ اجلاس کے اختتام پر ایک اعلامیہ بھی جاری کیا گیا۔

## تحریکِ قصاص و احتساب کا آغاز (ملک گیر احتجاجی مظاہرے اور دھرنے)

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لئے تحریک قصاص و احتساب کے پہلے مرحلے میں 6 اگست 2016ء کو لاہور، اسلام آباد، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور کراچی میں احتجاجی ریلیاں و دھرنے منعقد ہوئے۔ ان احتجاجی مارچ اور دھرنوں میں جملہ سیاسی و سماجی جماعتوں کے قائدین و کارکنان نے شرکت کی اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف اور قصاص کیلئے عوامی تحریک اور قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مطالبہ کی حمایت کی۔ قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عوامی تحریک کے زیراہتمام منعقدہ ان قصاص مارچ اور دھرنوں سے ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے خون کا قصاص لینے اور پانامہ لیکس کے کرپٹ کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی تحریک کا باضابطہ آغاز کر دیا ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کا قصاص صرف عوامی تحریک کا مطالبہ نہیں ہے، اب اس مطالبہ میں تمام اپوزیشن جماعتیں اور عوامی حلقے بھی شامل ہو چکے ہیں۔

## شہدائے ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے قصاص اور سالمیتِ پاکستان تحریک

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں سے قصاص لینے، سلامتی پاکستان کو یقینی بنانے اور پاکستان کو معاشی وعسکری دہشت گردوں سے نجات دلانے کے لئے 20 اگست تا 03 ستمبر 2016ء ملک بھر کے 175 سے زائد شہروں میں قصاص اور سلامتی پاکستان کے عنوان کے تحت قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہدایات پر پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرے و دھرنے ہوئے۔ اس سلسلہ میں 20 اگست کو 105 شہروں، 21 اگست کو 46 شہروں، 25 اگست کو 15 شہروں، 28 اگست کو 11 شہروں، 28 اگست کو 7 شہروں میں عظیم الشان احتجاجی مظاہرے، مارچ اور دھرنے منعقد ہوئے۔ ان دھرنوں میں جملہ اپوزیشن جماعتوں سمیت ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ ان احتجاجی دھرنوں کے شرکاء سے ویڈیو لنک سے خطاب کرتے ہوئے قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ ہمارا مطالبہ صرف قصاص ہے۔ ہم سڑکوں پر آنے پر اس لئے مجبور ہوئے کہ ہمیں ایف آئی آر کے اندراج کا حق نہیں دیا گیا۔ ہمیں غیر جانبدار جے آئی ٹی کی تشکیل کا حق نہیں دیا گیا، ہمیں قانون کے مطابق فیئر ٹرائل نہیں ملا، جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کی کاپی نہیں ملی، ہم پر انصاف کے دروازے بند کیے گئے کیونکہ جنہوں نے قتل کیے وہ حکومت میں بیٹھے ہیں۔

☆ قصاص اور سلامتی پاکستان تحریک کے پہلے فیز کے آخری مرحلہ میں راولپنڈی میں 3 ستمبر 2016ء کو قصاص اور سلامتی پاکستان مارچ ہوا۔ لاکھوں شرکا نے لیاقت باغ سے چاندنی چوک تک ریلی نکالی۔ اس احتجاجی مظاہرہ اور دھرنے میں قائد انقلاب ڈاکٹر طاہرالقادری نے بنفسِ نفیس شرکت کی اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قصاص کے حوالے سے خصوصی خطاب کیا۔

## عالمی سیرت کانفرنس (اردن) میں شیخ الاسلام کی خصوصی شرکت اور شاہ عبداللہ دوئم سے ملاقات

انٹرنیشنل سیرت کانفرنس اردن کے دارالخلافہ عمان میں 23 اکتوبر سے 25 اکتوبر 2016ء تک منعقد ہوئی۔ اس تین روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد ''رائل آل البیت انسٹی ٹیوٹ برائے فکر اسلامی'' Royal Aal al Bayt Institute for Islamic Thought نے کیا تھا۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے عالم اسلام کے جید علماء و مشائخ، مفتیان کرام اور اسکالرز نے اس کانفرنس کے مختلف سیشنز میں شرکت کی اور اپنی اپنی تحقیقات و مقالات پیش کیے۔ عالمی سیرت کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی شرکت کی۔ کانفرنس کا افتتاحی سیشن 23 اکتوبر 2016ء کو منعقد ہوا، جہاں شرکاء نے عالم اسلام کو درپیش مقامی و بین الاقوامی چیلنجز اور حالات و مشکلات پر تبادلہ خیال کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 'نفاذ احکام میں قرآن و

سنت کی متوازی حیثیت (التسوية بين الكتاب والسنة فى الافتراض والحجية) کے موضوع پر کلیدی خطاب کیا۔

اس اہم کانفرنس میں مفتی اعظم یروشلم شیخ محمد احمد حسین، محدث شام شیخ محمد الیعقوبی کے علاوہ عالم اسلام کی ممتاز شخصیات عبداللہ بن بایا، مفتی مصر شیخ علی جمعہ، مفتی یمن شیخ محمد بن الحافظ، شیخ حبیب علی الجفری سمیت نامور شیوخ نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے متعدد امور زیر بحث آئے۔

☆ اردن میں عالمی سیرت کانفرنس کے دوران 25 اکتوبر 2016ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور اردن کے شاہ عبداللہ دوئم کی ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر شاہ عبداللہ نے شیخ الاسلام کی دہشت گردی کے خاتمے اور عالمی فروغ امن کے حوالے سے علمی و تحقیقی کاوشوں کو سراہا۔ اس ملاقات میں مشرق وسطی کے حالات اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔

## متفرق مصروفیات

علاوہ ازیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے درج ذیل پروگرامز میں بھی خصوصی شرکت کی اور خطابات فرمائے۔

۱۔ 33 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس (2016ء)

۲۔ سیرت النبی ﷺ اور قیامِ امن کانفرنس (کراچی)

۳۔ کانووکیشن 2016ء منہاج یونیورسٹی لاہور

۴۔ اجتماعی شادیوں کی مرکزی تقریب

۵۔ پاکستان عوامی تحریک کے اجلاسز سے اظہار خیال

۶۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کے پروگرامز میں شرکت

۷۔ MYL اور MSM کے عہدیداران سے ملاقاتیں

۸۔ منہاج القرآن علماء کونسل کے زیر اہتمام علماء سے علمی و فکری نشستیں

۹۔ شریعہ کالج اور منہاج یونیورسٹی کے طلباء سے نشستیں

۱۰۔ فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سکالرز سے خصوصی نشستیں

❁❁❁❁❁

## 2016ء۔۔۔شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی و فکری مصروفیات (تصویری جھلکیاں)

عالمی سیرت کانفرنس (اردن) میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خصوصی شرکت اور شاہ عبداللہ دوئم سے ملاقات

عالمی میلاد کانفرنس 2016ء

کانووکیشن منہاج یونیورسٹی 2016ء

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اجتماعی شادیوں کی مرکزی تقریب

سیرت النبی ﷺ اور قیام امن کانفرنس (کراچی)

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
FEB-2017
LAHORE
Regd CPL No.41

ظلم اور جہل کے تیرہ ماحول میں علم کی روشنی طاہرالقادری
بے گماں بالیقیں، رہبر و راہنما، مردِ کامل ولی طاہرالقادری
دانش عہدِ موجود و حاضر وہی، داعئ دینِ پاک پیمبرؐ وہی
دینِ مصطفویؐ کی ہے ہر حال میں کر رہا چاکری طاہرالقادری

عالمی امن کے قیام، حقوق انسانی کی بحالی اور اسلام کی حقیقی تعلیمات
کے فروغ کے لئے ایک معتدل آواز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان کے
66 ویں یوم پیدائش
کے موقع پر مبارکباد
پیش کرتے ہیں

دعاگو ہیں کہ علم و حکمت کا یہ عظیم سرچشمہ قیامت تک
مخلوق خدا میں امن و محبت کی شمعیں یونہی روشن کرتا رہے

MINHAJ UL QURAN INTERNATIONAL CANADA